

بکریہ

Checked 1968-69

41-2 257 (2) 10/2/27

257-2 10/2/27

طبع می نمشی نو کشتور بخور شایستی چھی

RECEIVED 2008

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U249



	<p>گورو جی سہاسی ہو سری کنیش آئینہ</p>	
<p>سری گیسو کی سون کی کاسے مراد دل ٹاڈ کی دعا سے</p>		



<p>است سری دیوی جی کی</p>		
<p>کرین پن من جن جن کو نہا کھسے نوک زبان خابیان سے حربان پر نام ہو برکتی من</p>	<p>نواؤں میں اپنا التجا سے سوہ میں نہ ترسوں چو وہ ہن چنچے سری دیوی یا کروں صینٹ کیا لالہ بن سے نظر کر اسے دیر چ سو من</p>	<p>پہو کست سری ہی آوے کھل ایک ہاتھ کھڑو حسا سے سے چاہیں دیکھن میں سراج</p>
<p>ملی بائے بہا سری لال آسا سری کالی سے رنسا یہ باسا</p>		

۱۱



است سری حرکت کی

میں سب پر ہوا سب کو عقل میں علم پہنچا جو کس نام و نگاہ سے خد میں کو کس میں اک توان ہو براکا کی نام ہو غرت	سری حرکت کی جی پر کہ کوئی دن سواخت گھنٹ سر رجا والی اس کے کمال دل جان میں اکا وصف ہو ملی اونکی دھلے جاہ لکھی کے بھاری لال شہت	سری حرکت کی جی پر کہ کوئی دن سواخت گھنٹ سر رجا والی اس کے کمال دل جان میں اکا وصف ہو ملی اونکی دھلے جاہ لکھی کے بھاری لال شہت	سری حرکت کی جی پر کہ کوئی دن سواخت گھنٹ سر رجا والی اس کے کمال دل جان میں اکا وصف ہو ملی اونکی دھلے جاہ لکھی کے بھاری لال شہت
---	--	--	--

ورتا لیت کتاب

مرا بکے بھاری لال جو نام سوم و بد کی ہو خواہ پنجاہ اُدا انا صبح حب الوطن ہے وکالت میں مغز نامور ہے مخاطب و فتری کا تھا اور کلام	میں بن سکینہ کا لیت مہر سکان ہلہ راہی شہر دلی پہر نشی قصبیلے رام نامی چچا سی کے بہادر سنگہ نامی پیارے لال جی اونکے بہتر ہے	میں بن سکینہ کا لیت مہر سکان ہلہ راہی شہر دلی پہر نشی قصبیلے رام نامی چچا سی کے بہادر سنگہ نامی پیارے لال جی اونکے بہتر ہے	میں بن سکینہ کا لیت مہر سکان ہلہ راہی شہر دلی پہر نشی قصبیلے رام نامی چچا سی کے بہادر سنگہ نامی پیارے لال جی اونکے بہتر ہے
---	--	--	--

برہمچری پرست و نامی برادر خاص میں ہفت میں شو خلف میں تین اونکے نیک نبیا وگراہوں جو موجود زمان ہیں پیشکش سے اودھ میں جوتی ہیں دراکھیاں میں بارہا می روشن جو خالو زاد بھائی شچن ہیں برادر زادہ بدہ سین ٹھن	راما خوشدل مرا اونکے نامی ہو بس جگر می محبت اونکی بھر پور وہ رام جاکئی او شیشو بر پشاد وہ گوری سہا نامی بکمان ہیں وہ پوکھراس جی شیریں سچن ہیں سعاد سے بہن ہزل کے گھن گل ہفت کے وہ بل چن ہیں لیاقت لگی سبقت کبہ	اودھ میں تھے وہ ناطال فی الحال موسے جو خاص مون کے پسر تھے نکوہورت نکوسیرت نکونام پیشکش تین ہفت ایک ہیں برادر نکا ہو دھیت انی می قدیمی اونکا پٹیاں وطن ہے جو میں اونکے پسر طہین بر پشاد یکانہ خاص ششی رام بھائی لیاقت میں دواہ نامہ درنا	وہ سیتا پور میں تھے میں شحال وہ سبھی ہر جہاں میں نامہ گھر سعاد سے بہن ہر خوش کام گرامی حوصلہ خوشاں ہیں سبے ہر کی دیا سے خوش می عجب قصہ خیالان چمن سے سعاد تہنہ میں اوزنیک شاد دلی ہفت ہے اونکو باصفائی برادر ہمد گھر شمس و تہ میں
عزیز از جان پیتم رامی نامی جیشٹ انیری اور دکالت برادر خود کا پر ختم پسر ہو وگر جو روپ ناراین ہی بالو دکلیون میں معتر میں وہ شہنشاہ چرن میں ام کے شب کی پین برادر انکے چھوٹے لال نامی پیشکش کے جہاں ہر چار تین ہیں بارہا می باہر گوری پیشکش سعاد تہنہ اسکے وہ پسر ہیں بزرگوں کے میں یہ میں خوشدل کلام رام میں تحریک ہر دم تہنہ داستان میں جو بائی جہاں میں نام خوش رانا میں جو	مودب میں بہر شیریں کلامی خطابی ہو با شان و شکوت ہفت ہر دون جان جگر ہو بغزندی ٹہسے چا کا دلجو سے اونکے لطف کارا کیش کو اجی تھار وہ عینے نکو ہیں مودب میں بزرگوں سے نامی لیاقت خلق میں شیریں سچن ہیں سعاد کے میں ل شاد خوشتر پر خوش خلق کو جان بکمان چنے گلزار کے گل ہمد گرل برای مختصر کرتے تھے ہمیں کتھارا نامی لکھ کر سنائی سری لچھمن با سے دانی ہو دلی الفت جسے ہر کس کھتا	پیشکش نامی میں جکت با بیک گل میں اسکے دور پسر اسکے پیار سے ساد ہو جا جو چو کھ لال ہنواں اور جوا میں پٹی منصر میں پر ختم پور وہ پٹی منصر میں گلہ ستر لکھا کیا خوش جو ہر سامع مر مے خواش	کھم پو خاص می کے بندہ وان جہاں گناہ کی چہ چا عیان میں ساد میں

وجہ تصنیف راما بن

غلام رام کے عزیز ندین وہ ہیں پرچم دار کا پر سادہ شاد پسر نجیم ہیں موسیٰ لہجہ بناوین رام لیل سال در سال سرفتر ہری ہرین پر سادہ مجھے آنے قدیمی ہو محبت پسر آنکا ہو گنگا جی کا پر سادہ مرے سکھ دیو ہیں ہر یو بھائی شفیق حال ہیں کاشی پر سادہ کھنیا نام گردھاری وہی ہو انھیں الفت ہریرے دل غلو ہزاری لال مصری لال شہو ہیں مشفق ایشری پر سادہ نامی جگت کے ناتھ سے پر سادہ پاوہ ہوئے خوش یہ کتھیا میں نے سنائی ہوئے ہیں دیوتا چندی سہائی ولی الفت جو دیکھی سن کتھیا پڑھ لکھ جو رام بن کتھیا میں	سعادت کے بہت پابند ہیں وہ دو ہیں رام باسینا نکو زار ششمین شام سندھ خوش کلا اسی چرچا سے رہتے ہیں وہ خوشی ل دیا سے ہر کے وہ دائم ہیں شام دو جانب سے بڑھی الفت میں بزرگون کے رہے سایہ میں با قدیمی دوستی دل سے تھائی نظارہ باطن یکساں ہیں شاد ہر بانکے نام نبواری وہی ہو ہوئے شاکر خود طبیعت سے شہو ہوئیں پور قدامت اب لکھ پو انھیں ہر رام سے الفت ملے ہوئے ہر جگت سے خوش دل لگا کلام نیک میں اصلاح پائی تو نام نیک نے رونق بھی پائی کیا ظاہر انھیں اس بد سے	پسر آنکے عیب شیرین سخن ہیں سوم ہیں نام نلسی رام جانو ہجاری برج ہیں بالال مشہور وہ ہیں سے اس کتھالی ابد اسہ عجب خوش خلق عالی خاندان میں چرن کالی کے گوری کے پسر ہیں جو پاک رام کو جگ میں بکھانو پسر ہیں نندراستھرا پر سادہ پسر ہیں چار جیون اربع غما سرتھ دار حباؤ لال صاحب بخوش خلاق اور شیرین کلام برادر ہمد گرو سے چار تن ہیں ہیں گوری لال پر پھوٹیاں دپو ہیں نشی کے پسر شہ خوش کونرا لکھا میں نام ہر کی التجا سے پسر ایک آنکا سیوک لکھ کاہو ہوئی تحریک سب کی ہر کتھیا	برادر ہمد گروہ بہت تن ہیں گیا پر سادہ چوتھے جگ بکھانو پسر مقم وہ ہیں شاد دوسرے ہوئی انجام اب ہر کی دیا سہ لیاقت میں وہ کیتائی زبان ہیں لقب بابو خواد پر ہند ہیں مرے محسن کو با پر سادہ جانو نکو صورت نکو طینت نکو زار محبت اور لیاقت میں برابر ہر اک دل کے ہیں محسن اسی کتھیا ہیں کر با سے رکھو برکے داسی لیاقت علم میں دانائی حق میں رہیں ہر کی دیا سے شاد دوسرے لیاقت علم میں یک کیت سے ازاد رہے ہر کی دیا آتہ وقاسے دوم پر سادہ نام کاہو کلام ابتدا سے انتہا میں ہوئے خوش دل بھی شکر ہیں
--	---	--	--

برات جانا شکر جی کا



وہ چھ دھرم نرا اور ناری سو کہ ساتی تہہ کالا | اسنا رشت نام شیشہ کا گیتن من والا |
 بابائے واس کتے جو رے اکیاں من کیان کیو
 آغاز بال کاٹ
 پیدا ہونا راجپوت درجی کا



<p>وہ درست صاحب نام ہیم صحبت میں تھیں کتنا کھانی وفا کیں نہیں نازنین تھی اودھ میں اس جگہ تر تھیں رکھوں سے تھی شکایتیں ہر ایک تھا مقدس غائبانہ بعد نظیر عزت سے چھایا</p>	<p>کھوں نصیحت تاد بفت الیم پیہ تھیں ان کی تہج انی سونتر نام سوہم حسین تھی پڑی ہر شکہ باغ جنان جو تمنا اوئی دل میں تھی لہر کی رکھی سنگی جو عابد تھے زانہ زن مکار سے رکھ کو لپایا</p>	<p>لکھا مطلب رت میں کمی کی شہنشاہ تسلطین جنان کا وہم میں کیلی لفت گزین تھی سلف سے راج درست مکان جو تو نگر داد سے خوشدل رہا گئے لاپرواہش دلوں کے عودے وہ متفرد دل سے ہیش</p>	<p>ہو تھی کرت ملشی اس جی کی اودھ کے راج میں نامی تھا راج کو سلا نام بانو اولین تھی اودھیا جانی تیر تھہ ہندوان جو رعایا زیر حکم اوئی تھی اودھ بہشت میں گروشد تھے کہیں گرو سے حال سنگی رکھ مناجب</p>
---	---	---	--

<p>بمیزان خرد مقصد کو تو لا اوس سے نصف لیکر دیکھی کہ خوشی سکھو بھامین تھی بڑا ہوم نے بھی بدل لیکر پائی محبت میں گویا وہ ایک تن عبادت گاہ صبحہ امین بنایا یکایک اسکے جی میں یہ مائی رکھیں لنگ کے ہر دھن کو تہ شمشیر ہو گا وہ ستم کار پرائے اوس جگہ خوش نشین گرا نکا میں جا کر بار کھا کر ہوئے مشتاق فرام کھن</p>	<p>پکائی کھیر شہ کو سکے بولا دیا پر ساد بانو اولین کو ہوئے جب ام کو سلا سی پیدا مراد دل و بانو کی برائی بھرتھ اور تیر بن ام و کھن تھے جو لبوافز کو صوا خوش آیا رکھی نے جیت تکلیف پائی وہ راجا پائس رام و کھن کو جو اوگیا بھان پر دلو خوشوار سو باہو تار کا مارچ دیوان لگا مارچ کے جو بان جا کر سکھائے دل سے پھر علم ستر</p>	<p>ہوا اوس جگہ میں اکہ پڑیا یہ جو پر ساد لیجا کر اوسے دم کھلایا تیسری کہ کیکے طلب سو ستر تھیلین سلیت میں تم دیا انعام زر را جا گن تھے عبادت کے لیے تمہا بن میں کیا کہ تہ ہمیشہ جگہ میں گنگ تو مکہ جگہ کرنا ہو سیر کر دم جگہ اس جا بھڑاب گندہ اوس دم ہو پھر تار کا سو باہو تار کا مارا بیک ان خوشی سے رام کی الفت تھی دم</p>	<p>کیا کہ جی نے جسم جگہ چلا کھا شہ سے کہ خواہش ل چہ وہ حصہ پر دبانو سے لیے جی ہوئے تھے کیکے سے جہنم سو ستر سے لکھن پر ستر چہ بیان نکات ہیں ہو رکھی کا دراکھا تار کا مارچ کا ڈھنگ اکہ راجا رام مارین انکو اگر اکھن پر رام نے کیکے سے کہا اکھن شہ سے کیا جب جگہ چلا وہیں ام و کھن نے پھر بیک ان ہوئے بچوں سو اتھیدم</p>
---	---	---	---

پیدا ہونا راون کا



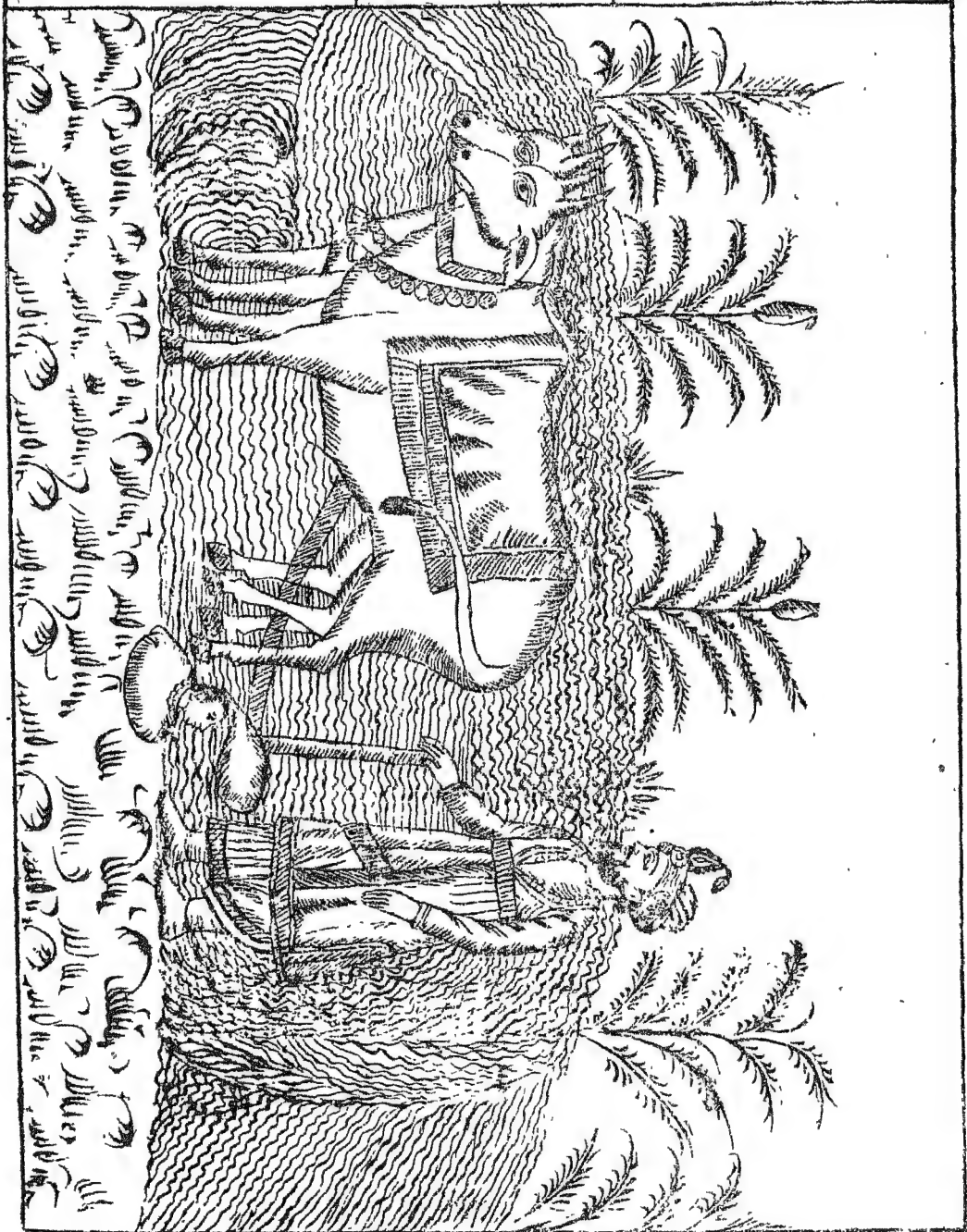
شبیہ آہیں میں تھا وہ پر فرما
 تم اس کا دل سے دے دے یا
 وہ تھے غم و رنج و پریشانی
 زبانی جو کہ چاہتا تھا کہ
 گھٹی میں میں ہی اس میں
 عدم کو پہنچا دیا تھا
 وہ کہتا تھا تو اس کے نام کی
 زبان پر نام تو اس کے
 وہ ہی راقیوت فرشتہ
 جگر میں ہیں سلوک و شہد
 جی تھے رام پرستہ
 و یا بلادی کو تاج اور
 وہ کہتا تھا بھی تہہ
 وہ تھیں ہی کہیں میں
 تو مر گئے اس کے
 ہر ایک نے اپنا دل
 کامیاب شہزادہ زمان
 ملا کہ یہ طلب کی جنگ
 رعایا کا ہوا خوش از خوش
 لگا کر اس کے
 کیا آگاہ اس زمان
 لے دیا یہ دنیا اس کا
 وہ کہتا تھا

دو کشتی پاسبان خطہ بریں کے
 ہوئی دنیا میں اس شخص شیطانی
 تیشہ شیعوی کی شرارت بلایا
 رہا اور قور سے قرآن کریم
 بنایا اس کی تیر وند آنا
 جو پیر کا سب پہلا دھاکو
 بدست حال سن پہلا دست
 کیا پہلا دو شخصیں ہر شخص
 اس کی فتنہ میں ہر شخص
 جو ان کی عورتوں کا عیان کر
 تہ تہا نرات کی لیکن شرم
 عین کبھک اور براور
 قور کی تو ان کے مالک
 ہر شخص کی تہ تہا نرات
 جسکے تہ تہا نرات کا
 پہلا دھاکو اور گرا
 رہا اور اس کے تہ تہا نرات
 گرا اور اس کے تہ تہا نرات
 نجات زشتی کا گرا
 اور کیوں راوہ میں لایا
 رکھا اور اس کے تہ تہا نرات
 نکالا اور اس کے تہ تہا نرات
 تہ تہا نرات کے تہ تہا نرات

[illegible]

جنگل میں جنگ جاتھا تھا صبح دم جانب صواٹھے راجا نچوی پنڈتوں نے التجا ہے جلایا بل جنگ نے گیت میں	رعیت دار سے خوشدل امی ہر ایک نے کی شکایت فیدہ کی جا کہا راجہ سے باہم شہور سے سب و چرخن کا شکل سیاتھا	جنگل بہت رکھ کے جوناگا شکایت فیدہ سن راجہ گھر کے چلاوین اچ بل کیت میں سیا پیدا ہوئین میں غیت ہے	سب و چر سے کیا راجہ کو لگا نچوی اور سب پنڈت بلکا نہوگی پھر شکایت فیدہ میں محبت دل جنگ جی ہوئی
---	---	--	--

پیدا اہوتا سیاتجا کا



<p>جنگ کی کمانی دخت کی بیٹی دھنش تھوڑے سا کا وہ بتا ہو وہ پرنیوں کی بھی پناہ دل دیا ہو لما اٹھا رہے ہیں ایک تھوڑے کہ یہ تھوڑے ہی انسان ہیں پانی جسے دیکھتا تو دیکھتا بھول کر گیا وہ عابد کو بھی سنتے تھے وہ بچہ</p>	<p>دھنش تھوڑے سا کا وہ بتا ہو سنا تھوڑے کو قاتل جان کے جو بسوا انترینڈت تھے گروڑا جو تھوڑے زیر پا کے رام آیا اہلیا نام زن کو تم رکھی تھی کہ لنگا لے جا دیکھو تاشا مفصل رام سن حال اُسکا</p>	<p>جنگ کی کمانی دخت کی بیٹی دھنش تھوڑے سا کا وہ بتا ہو وہ پرنیوں کی بھی پناہ دل دیا ہو لما اٹھا رہے ہیں ایک تھوڑے کہ یہ تھوڑے ہی انسان ہیں پانی جسے دیکھتا تو دیکھتا بھول کر گیا وہ عابد کو بھی سنتے تھے وہ بچہ</p>	<p>لے آئی گھر سیا خوشدل ہوئے جسے جو دھا ہو کر شاہ و گدا ہو لگے ہر اک جنگ پر کی سجا کو چلے رام و لکھن کو ساتھ لکھا اگر سے رام لے لو بچھا کہا جا گئے گنگا رکھی مہول کے ساتھ وہ کو لنگ سے غصہ نہن پر</p>
---	---	---	---

حال سری گنگا جی و باغیچہ جنگ پر

<p>مفصل حال بھاگ کر تھوڑے جنگ مفصل ہوئے چمن کے تو بچھا حال ان دنوں گنگا سرایا تو وفا ہو چمن سے جنگ میں کب چمن وہ فرین جو دیکھا ایک نظر ہو کر غش گروئے چمن ہوئے چمن امان سے کی تنایہ ملین بر</p>	<p>اگر دے حال گنگا کہ سنایا اگر دے ساتھ میں ام کو چمن لے پہلے جو بسوا انترینڈت یہ ہر دیکھ میں اس شک پر اگر دے ساجازت رام چمن وہاں تھوڑے ہی چمن وہ فرین وہاں سے کو لنگا لے چمن میں سیا موچ دیکھے رام خد تم رام بھی لے اور زبان</p>	<p>نظر آیا بھرا اور بالیا لب کیا اٹھاں پھر رام و لکھن خوئے بہر استقبال سجا شہنشاہ زبان جاہ و حمت مکان تھا شک و گنگا سارا وہ صفت و کان سے تھوڑے گنگا سیا پہلے جنگ لکھو بجا ہو وہ چمن میں لکھی مانع سمجھ پھر چمن میں ان خوشدل ہوئے</p>	<p>اگر رام و لکھن کے چاہے تسلی رام کو دی گنگا چمن جنگ جی ام و چمن کی غمنا رکھیں شہرے بتایا نام و سرت وہ چمن کے شہرے آتا را ہو اچو شہر کے اندر نمودا لکھن کے کہ بر لکھن سناسو چنے امیک گل جا چمن میں</p>
---	---	--	---

دھنش جنگ میں اجا و نکا جمع ہونا



بیان حال سیر و منش جبک

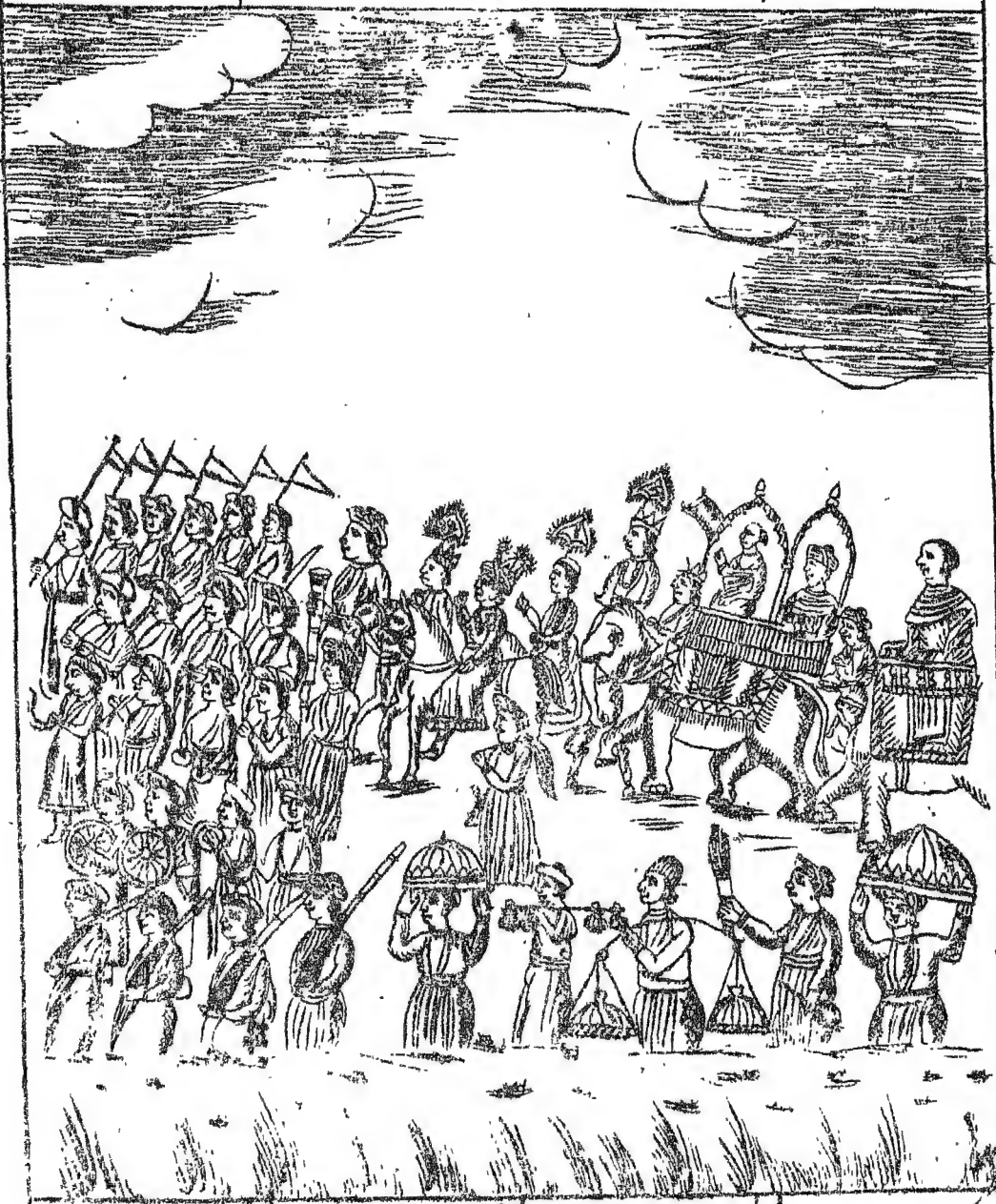
<p>ہو گشتی سی صبح اسد آئی کما سب نے منش تو رہیں گے کمان تو رہتے تھے اور کئی طاقت جبک جی وہاں سے اٹھ کر جبک سچے سچا پس بچن کو کمان کو نو کاغذ برائے تھا کر زمین سے آساچی کر کے بکیت ہر طاقت تھے تیری بدولت لکھن گانچین رگہ کو بھایا جگم گور و منش توڑا بیک آن لباس سحر زیا سحر تر سے مسطر ناز سے پھولوں کی مالا وہاں نہ تھے تھا مطرب سیر سے کمان ٹٹی ہی کہتے تھے سب کمان کا ٹوٹا سکر پسر ام پر تھیں عجیب نام پسر ام کمان ٹوٹی جبکہ سیر تیار سوے نرم طرح پاشانی نکل آوے جدا ہو کر کہ صف ٹپ کر یک بیک نہ چاچا گر و جکی کمان تو رہی خطا کی یہ سوا متر جی نے دکھا کمال وہاں دیکر ہرے خوشدل سپر ام</p>	<p>دینے گلشن میں گلزار نہ کھا تہا دل براوے دور ہو غم لکھی تیریں میں سچا بھی غیرت وہاں طبع تھا ہو کر سچو پیر نہ آئی تابی اسد گھن کو زمین سے پھینک چس تر تاشا سیکو کھلا وہاں سرد کمان کہنے کو کیا حقیقت اشارہ کر کے ہیلو من بھایا جبک رجا کی خوشدل ہونے عروسانہ کیا لعل گھر سے گلے میں رام کے سینا نے ملا یک تھے گل افشان چرخ سیا کا ہاتھ لیجا ناہو شکل چلے غصے میں چھوڑے جبک پر تیش سے سے وقت تھا ہوا عابد کو اسد تم شکار چچا یا شور و غل باج تابی وگرنہ قتل ہو جان ایک سے وے رمغم سے بولا کہ میں تو وقت میں کیا وفا کی جنت میں ہی کے تھیں کمال زبان شیریں کہے اسے نام</p>	<p>جو تھی کوش خجندہ وہاں اٹھانے کو منش حیدر گشت نہ ٹوٹی جیانی کر کے دیکر نہ تھی طاقت تو کیوں اسے تھا کہا یہ ام چدر جی سے اسد وہاں کو ملی تو منش ع کر زمین سے آساچی کر کے بکیت جبکہ نام چرخ میں کج گروئے بیک شاہ دو عالم تاشا کی جہاں تھے شاد و نیم تن سیٹا میں ملے پرین جیاسے جبکہ اکین انجمن میں شہنشاہ تھے تاشا کی وہاں ہزار ہا سدی شور و غل میں شکفتہ رنگ چھرا تھا وہاں عیان رخ سے جلال تو تھا ہوا ایماں لے لے میں کمان تو رہی سحر کہہ کہان برہمن کا جب غضب تباہ جلد تھا وہ کون ایسا کلام تر سے گستاخھی آہ برہمن کے کلام شاد آ کر برہمن خود ہی بد عیان ہی</p> <p>جمع ہوا دیکر اتھے سچا میں ہوا حاصل کسی پر نہ مطلب کمان کا کی جانب صورت تیر چچا کو رخ کو ایک وہاں جواں کون حکم دل دور ہو غم کروں شکر وہاں تو نونابر سے ہی دین ارض سوا ہو وہاں سیتا نے دھی شون گھن کمان کو رو کر دیتا کو خرم سیا کی خوش ہو گئیں ہر ازہم گو یا گلزار میں بلبل سن بھنا ہوئے خوش ام کمان میں کمان فوسل رشک کھا کر نیا گل وز پھول لاچمن میں پر تیش کہ بہا پاکر خوش تر بظاہر عابد پاکر صورت تیر لیکر چلا چھرا سے بیاک بلی ہی پاکر اشام زمان ہے ہوئے تصور سحر شون کسر دانش توڑا میں کھون پھوڑا گو یا تیغ و تبر کی دھار تھی آہ ہوئے رام لکھن پوس جا کر خوشکے اسے ہر کمان ہو</p>
--	---	--

کمان کشتی توئی چار نامہ کمان توڑی نہیں کچھ کشتی کمان توڑی ہے جسے جو خطا کمان ای پر بار بند کمان بھی کمان تیر کیلئے طفل بن میں کرا ب دہر و مرشد کے کیت میں جسم چتری ہوں طفل ناں کمان لکھنے سن اے عابد پر نہیں ڈرنا ہوں بیت تیر سے یہ بسو انتر سے بولا غصے سے ہر دم جو کوئی لکب محل امان ہر چند ہی اسکو خطا تھمارا پاس ہے خیر برہن کمان لکھنے یہ اسے پیرانا گریختے ابر سے بر سے نہ پانی کمان غصے سے اس سر پائے جو چاہے ابر سے مگر کو جانا کمان عابد نے یہ دونوں لہو نہیں سید کا پر اسد ہم جو کی شوخی کھنٹے ہی خطا برہن بزرگی ہے جان میں مجھے لازم ہے کرنا جو رضا ہو ہوے خوش ہے کمان لکھ کر کمان ہاتھ تھا شاہ جہاں جگر اور جان سے ہو عاشق ہا	میں چھوڑے تھے اسد گنگا وہ توئی خود بخود پس کھنٹی سے غصے کے تیر کا ہو وہ ملا لگا جو ہاتھ توئی ناتوان بھی دھنویان بہت تویر بن نہ میں برادر کا نہ ڈر ہے جگر ہیات نہ کچھ فہمی سے کہہ رہا اس تو کیوں بہر کمان اتنا ہو دگر غصے سے اور سے اش روڑے لکھنے کنگو سے پر غصے نہیکھے چال کی ہو مشکل سے مجبور ہے اپنی فضا سے وہ اپنی جان کا پوچھ نہیں اتھمارے زور و قوت کو جانا بیان زور تیرا ہی کہانی عجب دان ہے تیرا ابرادر بسا دے رو بردار کو نہ لانا تیرے میرے جو وین کے جانبر مزاج تند سے ڈر سے ہانا لطفت سے کردا کو فراموش بیابوسی بہن ہم ہر دم امان غضب کی اک حسین منظر ہو کمان کھینچو در اسب دہر و غم ہوا غم خود بخود گوشہ کمان خوشی ل سے ہو خست ہر دم	خطا اس میں نہیں جا چکا ہوے چپکے اتنا جس کی آ لکھنے جب سنی سخت گفتار نہو نا شاد اسکے ٹوٹنے سے برہن سنی جسم بہ گفتار غصے سے حق میں غصے سے تیر اور تیرا اور یہ سبھا ہو تو ہر نازک طبع متب بیان لکھنے جب سنی عابد نے یہا عجب طفل نا وین ادب ہے عدو کش بلہر میرا تیر ہے سرو سکا اور یہ میرا تیر ہے مرا گرا پس ہے منظور ہم دلدار جو کہ زور و جنگ میں ہوا بیتاب ہو عابد پاک نہ ڈر دل میں کچھ کو سکھو لکھنے لکھنے لکھ کر اب سخت گفتار کہا لکھنے لکھنے لکھنے نکا و غم کو جسم آج کل سے تیر فقت دل نہیں ہر دم برہن است کو ہر جا عیان ہو لکھنے لکھنے لکھنے مرا دل پاک ہو ہم دگماں کیا دل سے جہاں خام عا بہت سی عذر خواہی کہ چاک	سنا نا بگتے کا کہوں ہر طور عقاب بنا دکھا ہوں ہر طور نہ آئی تاب لکھ ہوں کے ناچار تجھے حاصل ہو کیا اسکے سے کہا اسے شوق گستاخانہ ہر نہ وقت بل سے میرے ایک گردن جو گوشمالی وہ بجا ہو کہا مار سیکھ مہربان ہے پناہ میں نہ ہو غصے سے نہ کی تعلیم اسکو کیا سب سے نہیں اسکو خطرہ نہ خیال ہے خطا میری نہیں انا مودت نظر سے میری کر دو ہر دم نہیں کہیں میں ہر دم ہر دم نظر لکھنے کی اسد غصے عجب لکھنے لکھنے لکھنے جھپٹا لکھنے لکھنے لکھنے خطا لکھنے لکھنے لکھنے جو دیا گروں میں جان دل سے خطا خور دان رکھو سے سرا دار ہے تیرا ہر زمان لکھ بنایا موم سب لکھنے لکھنے تیرا ہوں جو ہر لکھنے ہوا ہر مومش میں خوراک لکھنے کو چاہئے سے
---	---	---	--

ہوسے دلشاد ہوشاہ جنگ پیر	دل بانوی شہسہ غم موادور	راو دل سیاہی کی برائی	خوشی سے دھوم شادی کی چا
دردم رنجہ ہوسے بار دلی شون	چمن بن بسوا مقرر رام لچمن		
<p>لکھا نامہ حبیب جی نے پڑھت</p> <p>منفصل حال شادی کا بوجھت</p>			
ظہر ہر انجمن میں نغمہ رور	بکا غدر و شنائی زیبہ سہ	بر قاصی ہر ایک سے قصہ گزار	ہوسے اگر جمع محفل میں ساز
مبارک تھی زبان شادی نام	جنگ ش تھے کہ ملی تھی ہر نام	طلب کے خاندان سے کہا اب	کرد طیار سامان بیاہ کا سب
مہیا سے ہم کا ہو سکنا مان	ضرورت پر نہو مشکل ہو آسان	لیا الفت سے اوسد غم غایت شون	لکھا نامہ شہسہ مرست کو باذوق
کہ اتنی ج شربان دولت	انگہیاں جہان باجان ملت	بر فیاضی شہنشاہان ہر	کرم سب ترا ہر دم عیان ہر
ترا ہر مرت شاموں سے تر	نہے روز نہیں شاموں سے تر	تو ہی بنا میں تل غریبان ہر	دگر شہ مثل تہہ بیکمان ہر
بلی بود حاضر کشادہ جان میں	جمع اگر ہوسے ہر دم کمان میں	شکستہ دل گئے ناوک نشان	زانی کام بازی کمان سے
جنگ پور میں تھے کہ لکھن	مذخو کی طرح تھے سایہ فکن	بڑے فرزندہ عالی ہم میں	اوجھوں کے مرتبہ میں شام ہر
خوشی ل سے کمان کو توڑا	بیر شمشاد ہوں کو نکالا	زبس تھی انیس ایک خوش دل	مجھے ہر سنج رو کی اوسے حاصل
قدیم ہوسے کی اب ہر انتظاری	ہو بس ری میں لکھو تیری	لطیف سے کرو ای شاد متنا	کرو اپنی غلامی میں سرفراز
برائی مردوزن آہن نیاں	دلی ایک حاصل ہو طلب	دیا نامہ ہوا قاصد روٹ	اودھ میں تھے جہاں شاد زمانہ
ہوا غل غل دھوا قاصد کو نام	دیا دربان کو شہسہ کے دریاں	شہنشاہ کو کیا دربان آگاہ	کہ ہر قاصد جنگ جی ہر شہنشاہ
بہت لطاف قاصد کو بلایا	پیش شہسہ اوسے پیش کیا	کیا نام نسب سے پہلے آگاہ	ادب سے پھر دیا وہ ناز شہنشاہ
ہوا غم غم غم سے جیت جیت	شہسہ کے شہسہ سے جیت	دیا قاصد کو بس ندامت میں	کیا اوسکو روانہ شادمان کر
بشش پیر کو کھر سے بلایا	جنگ نامہ شادی سے ملایا	گوشہ کے ہوسے سکھ کے شاد	دعا دی ہو مبارکباد دل چاہ
کہا چارون پسر شہسہ تخت	نہیں لی ہر تیرا صدا تخت	کہ سادہ گیت ہو اور نیک نام	کرو جلدی سے شادی کا انجام
چو پایا غل غل ناز سے راز	وہ گلکب دربان ہر نغمہ راز	بہرت لکھتے ہیں ہر نغمہ راز	ہوسے خوش شہسہ سکھ حال شہسہ
بکشت شادی کا سر انجام	کیا ہر مرد بردار سے خود انجام	رہیں شاد و شیر خاں عام	لکھا نامہ نویدی شادی نام
ہر ایک کی طرف سے باغ و کھر	دیش خیر سے شہسہ شون	وہاں نہیں لی ان قصہ گزار	بجوش لمان طرب شہسہ راز
دیش شہسہ کو پیش طرب	شہسہ کے لکھتے دی ادب	جلوس شاد ہر میں شاد	رہ تھا موجود سب ہی شاد
تھے ہر جہاں شہسہ شاد	کچا وہ زیبہ شہسہ گھر سے	لکھا جوتہ رول پادشہ	بکشت شاد دھان شاد و شہسہ

کہیں بنائی نہ کی تھی دان نہ کیمہ کتا ہوں رایش کی تھوڑ بے جہدم پرانی شہر کے باہر بیشہ پروانا شاہ دست	رباب چنگے رو دکھائی سنا کنول اور تخت تھے گنتی ایسے تماشا دیکھتا تھا ایک عالم زرین تھیں چاہاں کی گنت	نیکے بایج وہاں پر شاہ دین برائی ساتھ لیکر شاہ دست سواری اسپینان بھی ہمار شہار پیادہ را سواران کمر	مرد عمو و بریط کا ترانہ چنگ پور کو پیلے با جاہ و ہو کہ مثل تھی اور نہ کو تیار نہ لکھنے سے ادا ہوئے اندر
--	--	--	--

راہبر دست کا مع سامان پر انت بہتک پڑ آنا



اودھ کے شاہ بھی پہنچے بنگال پور	ہلو سنا کر چنگی شاہ دست	گاسا شہر سے بٹیش برادر	دیکھیں جو کہ تھے دانا ضرور
---------------------------------	-------------------------	------------------------	----------------------------

پاؤں سے مہو سی میں پھونکے لشٹ پیڑ کے پاؤں کے روشن برین زربا رفتار دوپ کیے روشن اوسیدہ نچنا ہے سارے ہاتھ سے جس چھٹے دھوپ میں چن خان کی نچوٹی برائی شاہ دست نخت بدار اوسیدہ بندہ ان پٹ بلار جہاں پر خیر رنگین نصب تھا جنگ جی سے خوشی مہو طافت گوئی ننگ کھلا سے اس طرح قرین جیہا کے آیات تند لشٹ طرام لچھن مہو انتر سہمی خیل ملک چرخ و اختر لگن نیک فی حسب لخوا بنام کس کتب شبہ کا برادر طفیل رام سے شاہ جنگ لور جنگ جی میں سپہ و لشاد خوشتر جنگ جی سے کہا اسی نیک کن جو تھا سامان جہیزی برادر سیا خست ہوئی نادر سے خست ہوا اسوار خباہیرون ہار ہوئے زخمت جنگ سے اور ہار گئے اندھ کان جادون ہار	لہاس نین نین نین نین نین جھجھکی میں شمع رام لچھن سنگالے شاہ نے جالاک لچھن انار و چلچلہری جھوٹے پٹانے زمین سے آسمان پر لگے کوٹے جنگ جلی کی بادل میں جھوٹی کے درجہ جنگ کے لکے کنار ادا کی رسم درازدہ کی ان اوتار اشاد دست کو اوسی جا کیا طیار سب سامان دعوت برائی شاہ دست اور لشکر ہوئے شاہ جہاں سوخت سحر بھوت اور ترین و سلیم کہ مے تھے میدخان ہر جا دانیہ سیا کا رام سے شہ نے کہا با تھیں وکی نخت و جہون ہر سکد و شہی سے تھے دشا مہو شہ سے دست سے ہم آخوش ہو کر شہ دست میں خص کے طلبگار زمین تھ ہا سے پہل دست شہ گلے میں بانہ تھا با خست ہم سیا جی لگی میں تھیں زار لکھنے اپنے خوشی جاہ دست ہو دیکھا خوشی جہاں دن کی بست ہر اما تھے خوش ترند	ہوئے حاضر ادب رام لچھن سے دست کو اگر عالم پیر لکھنے درام تھے اسوار لچھن ہوا لی کیا ہوا سے مہو شہ کنول کے پھول تھے مالک شہ خوشی دل سے چائی و شامی جنگ جی ہر استقبال آ کر خوشی سے شاہ دست کے دیان ہوا اوس جا مہو در قہص آواز خوشی زمین سے شہ نے کیا کو بسعادت شہ دی روز سن کہا شہ ہر ساعت نیک روز بارشاد برین شہ کو روز پریش کی برین کی خوشی جنگ کی تھی حقیقی اور دختر ہوئی شادی بھرت و بھرت جو تھے حاضر و باطن خج شہ آواز لشٹ پیر وانا اور ستانہ جنگ جی نے دیا سامان ہر ظروف تقری زیسا کو تر بہیالت تھی درجانی کی جنگ شہ طر خدمت کی ادا بھرت اور ترین درام لچھن ویا خست میں شہ مال و زر ہوئے نصت سامان شاد و شہ	قدم چڑھے در کے ہاکے ترن دعاوی شہ کی از بس کی تویر وہ زمین شہ شہ مہو انتر زمین سے ہوا ہی خج بر شہ شہتاب میں متاب و شہ کہہ شہ مبارک کی صدا دی سے شہ کو اوشیں جہاں بنا کر لٹا یا ز ریت اور غسل گوہر ہوئے مطر خشی سے نغمہ داز ہوئے اوش آف سے خوشتر جنگ لکھن شہ جہاں لکھن مکان میں شہ رونق افروز ہوا محل جنگ میں جلوہ افروز لٹا اگر کے حق خوشیدہ شہ سیا جی لکھن جی کو خوشی کہ جنگ شہل تھے دشا مہو شہ مبارک ہا سے تھے نغمہ داز گئے راجا جنگ کے پاس خست شہ شہ کو کیا با شان خست بال شہ زمرہ غسل گوہر یہ کار جہا جو تھے حقیقی خوشی سے شہ شہ فاک مراد دل سے پر گوہر بد اس کیا ہر ایک دل شاد و خوشتر
--	--	--	---

راچندر کا بن باس ہونا

ایجوہیا کا نڈ



ازل سے تھا لکھا کبھی کہ بن جو تو دست
دو کھی ہوئے پھر تے کئے چرن لاسے ہو کا

خوشی میں رچ کرے کی ماں پر و عالی
سر و عیش سے خوش کا نام و
کما تب ام سے برجا کا پیغام
گروں دیویشیاں پر نشہ
قلم جو چشم نم اسکے بیان سے
بالباس رین تھے جلوہ فرز
پیام مرگ نے دکھ خبر دی
نڈیا سر پہ جو قلع امیری

جوشادی رام کی ہو کر گئی
برای دید ستی رام نارو
جویشیاں کے دل سے سر را
کما کبیر نے سیتا سے خد گور
سنار زنجان جو راویان سے
شہنشاہ اوہم ناگاہ گیر دن
سفیدی بالی ستہ نے نظر کی
خیال آلا کہ اب جو وقت پیری

خوشی میں رچ کرے کو پلار
مکان پاک میں تھے جلوہ افروز
بٹھا یا رام نے تعلیم سے لا
سیاہ وقت ہوین از نہاں سے
تفرقہ ہو تفرقہ ہوا تفرقہ
خوشی کا ایک دم بھی نہ ہوا
لیا اٹھنے پیش دی انور
ہوئے عیش و طرب سے دستار

عجبت پیر کردون ہی تھا کا
خوشی سے رام اور ستیا جی کی رو
قدم رنج ہوئے جس وقت اسجا
تشنہ پائے نارو وہاں سے
جہان رو کے آنے کا ہو چڑھا
عجب گردون وں کو حقہ پران
رکھتا تاج شہی شہ نے جو سر پر
ہمار زندگی کا دیکھت چھاڑ

<p>امان بنی گدی میں گئی ہے ہو ایشورہ جی لین حکم گرد کو ساتھ لائے شاہ شاد گرو نے جو کیا ارشاد اُسد کیا سامان سننے سازوائی ہوئی گدی نشینی کی خبر عام نہ آیا خوش نظر گرد و دیون کو کہا رہا نے ناروجی سے بھر کرین گردہ جہانین بادشاہی بجز تیرے نہیں لیا کوئی اور وہیں نارو نے کی تو اُسد اودھ میں بھر چکا ہو گھر جو دیکھا ایک ہی تن میں سب کا جو لوئی منتر ابسٹیش کا کر بھرت کو پاس سے اپنے کیا دور تری ہو شاہ کو ظاہر میں آفت اگر رکھنا نہ جی شاہی کر نیلے خوشی ہو رام کی شاہی نشین کہا منتر اے شہ کوئی ہو نیلے بھلائی کے لیے میں نے کہا تھا سنے جیتر اے ایسے کلمات کیا ہو شہ نے وہ تو لو کا اقرا پھر بن بن جی پاورن ام بن فسانہ کیلنی بانو عجیب ہو پریشان کر غم سے نہ نکال</p>	<p>وگر نہ آخر شہر مندگی ہے کیا ظاہر گورو سے جا کے اُسد کیا پھر خانسا مان کے ارشاد وزیر و خانسا مان ملے باہم پھر کل رام کی عروہ پائی امیران جہان شاد و شکر کام حکیم پر کیا چشمہ نین کو جو تھے تخت پر ہو کام اتبر تو ہو گی دیو توں پر پھر شاہی کرے جو انتظام سکا بھو کہا یہ سار داسے ہو کے پر غم کہ شاہ اودھ ہو نیلے بھر محل میں تھانہ کوئی اپنے بھگ کہا کیلنی سے منہ بنا کر شہی بھیر کی ہو شہ کو منظور ہو کو سلا کی باطن میں محبت بھرت اُس وقت میں کیلنی بھرت فخر ہو ہو میں جو سوک بنو لگی میں نہ بانو ہوں کنیرک وگر نہ کیا میرا مطلب پڑھا پھر کیلنی کی عقل میں وفا میں آگے ہو تب طلب کا نے سکام چون کی ملی ازل سے وہ بھرتی تو ہے بچھا یا گردن کی پالی کا چال</p>	<p>ہو ادمین شاہی ام کو ہے کہا شہ گرو نے شاد ہو کر بخت میں سمیت خانسا مان ہر یک تیرے سے جی فی کو کا ہوئے حاضر وہاں باغیت محل شاہی نشین ہی کی ہو ہو اودھ رخنہ انداز شاہی کئے دیامین چھو را چھی توئی زو اگر جوئی پوشطیان کرا تب ہر ایسی آشکارا زبان پر جا بھو منتر کی جو تھی وہ سار داسہ بھو گئی تھی منتر ابر تماش ہر جی خافل تو ایسی بانو نے محبت شاہ ہو کر تو شاد یہ کو سلا کے سب لین تھی کہا یہ کیلنی نے پھر عجب ہے نہ ہر گز ہو گی اسے جدائی نہ خیراری سے تھا کلمہ پان اُسد م سار دھانے کیا کا کہا یہ منتر اے ہونہ و گھر کہا ہو کیلنی سے بھرتی سنی جی کیلنی نے کر جی جی عوسی پیرین کو چاک کر کر محل میں کیلنی کے شاہ نے جا</p>	<p>نے عزت گزین ہر نام کو لے کہ یہ تجویز ہو خوش اور نکو مہیا کن ہو شاہی سامان شہر سے پھول اور تپے منگلے مہیا تھا سبھی باب عشت خوشی ہو ہو خوشی میں بھو کہ اسکی ذات میں ہو کج شاہ خبر لینا مقدم ہو اسیکو فلکت ہو نیلے نابھن ہر ان نہو سے رام کو شاہی گوارا پہر او کیلنی کی عقل کو بھی ہوئے عازم اودھ کو ہر اغوا کہا بے عقل پا کر اسکو اغوا ملی بھیر کو گدی ہوئی شاہ خیال خام پر ہو اپنے ناز حسد ست کی دشمن بنی ہو یہ نکلا کیا زبان نے اوسے وہ میں کیان غالب ہو گیا نہ تھا مطلب اکو اسکیان سے زبان پر جا کے بھو عقل کی غام ترے ادمین گرو کر تیرے لے گدی تو لین شاہ سے بھرت پھر جی عقل امی منہ لکائی ہوئی غلطان میں خاک پر پریشان حال کیا دھاکاٹ</p>
--	--	--	---

جو تھے بیات ل شہ کباب	نہوشہ فاطمہ دلبر باب	دل نازک کیونک الم ہو	ستم کی کہ غم سے چشم نم ہو
ستا کئے تجا اوجان بن	دہ کشن کن و ایسا زبان بن	کے توجہ کو تخت و تخت ادباج	کردن بین سلطنت کے سکوا خاتم
یوں کی لکھی شیرین بان سے	مجھے امید ہو الفت عیان سے	سلف سے تھا جو دو ٹوکا اور	کر و ممتاز اب مجھ کو شہر بار
کہا شہ کو شیرین زبان سے	کو کا گاہ اُس از زبان سے	بجا لاؤں اگر ارشاد اہم	دل بیات و دلشاد اہم
اچھی وہ حسین و رش زین سے	وہ تھی نازک بدن نازک زین سے	نراکت نازمین خوش و خوش	حضور شہ عجیب عمرہ خاتمی
کہا اس دم جو بہن سیر مطاب	وہ نے عہد ہو شہ کو مطاب	بھرتہ کو راج ہو داس حین	رہیں حج و عمرہ برین گھبر برین
یہ سنکر راجہ دست پر کے بہو	گر سرفش زین برادل جو	جو بیوشی سے یکدم مویشی	تو پھر نازک بدن دل لگایا
کہا دوں کیکٹی سے بھر کو راج	کھینچے ہر جدائی رام کی آج	مساد کے نہیں لاق سر رام	نہو رسوا ابد کی گل اندام
جد اخت جگر کو راج صبا سے	تراقت کا ہٹ نے سیت	کہا زیا نہ پیش ہو کو انکار	کر بن اپنی زبان جھکا کر
ہی ہٹ نہ وہ زما زما رہا	شہ اپنے قول پر دم تھے بڑا	رہے خاموش شہ غلطان بن	نہ تھا افسوس تاج زین
بکین نہ ہنسنے ہو رہا ہمار	فرج حور سے بچنا ہو بڑا کار	ہی ناز نازینان کو وزیر نگ	ہوے براد اس کے تاج اوک
سیر جہد مت آیا مکانین	پریشان شہ تھے ناز بستان بن	ادب سے یہ کہا ای شاہ والا	پڑا کیون نہ پراقت لا
کہا او بن سا رکھا تھ اہم	تو اس دم پوچھنا احوال عجم	سنی سنو جو کہ کہ گفار	کہا رکھا تھی سے بادل
گئے سنکر کے جب بھر شتابان	پدر کا حال دیکھا ہی پریشان	عجالت بنی تھی زرا مضطر	خبر تن کی نہ ہی نہ تاج سر پر
کہا رکھنے اوج صبا تاج	بھلا کیون اترم اٹا ہو لے آج	خطا میری جو ہو اسکو عطا کر	بجا لاؤں ضامن حکم پاکر
نہیں رنگ فسر ہو کو کار	رخصا و الدین سے ہو سر کار	زبان شیرین سے سن تقریر گھر	اچھی اس دم زمین کشا لکھ
جو صحت رام کی دیکھی ہو بن	ہوئے لیس لکھاری کر عجم بن	زبں شہ ہوے خاموش رہا	زبان پھٹانہ کچر خزاہ حیرت
یہ دیکھا رام نے پیشہ خاموش	ہوے رنج و الم سے خود فراموش	کہا لکھائی نے خیک کردار	رہا زیادہ بھرتے اب پرپا
دیے تھے قول دراجہ نے کیا	دفا کو نہیں ہو اب انکو انکار	بھرتہ کو راج ہو اور اکو بن	رمو جو دھ رش کسری تن
کہا قول پدر ہو ہو منظور	نکوئی ہو سہاری سمین بھر پور	ہوئی خصیت سے لکھا رنگ	بھرتہ کو مبارک تاج و اوک
گئے جب پاس کو سلا کی رکھ	گلے لگ کر ملن کے مادر	جدائی تھی لیس کی شاق پر	گر بن سجا ہو بن بیات و مضطر
خبر سننے ہو بیات حال	پریشان مثل سنبل کے بال	محبت میں لبس ہو کر کے مضطر	ہو بن غلام سفر سبتا رہ رکھ
زبان رام بن بیات دل	اُسے صبا تھانے رکھ کر شکر	گھین مت میں شل در رام	محبت دلی کر ظاہر گل اندام
بخوش دامن لین رنج و توبہ	ہو رنج امان خصیت پھر دہے	جو خوش دامن ہو تین بالغ کیا	نہانا پھر کپاروئے وفا سے
محبت سیاحی کو بھایا	سفر کا رنج اور محنت سنایا	ہو بن بالغ دے سبتا نہ ملی	محبت رام کی لبس بھلائی

<p>کہا دنیا میں ہر عورت کو دولت وطن سے دونوں نکلے اس طرح ازل سے ہمدرد تھا رام لکھن کے مجھے بھی حکم دے صاحب گنج کے لکھن بھی سدھ لیکے خفت کہا دستور شدہ نے بل کر چلا لیکر کے رکھ میں ام کو بن خبر ام کی سن دل جو سن اودھ میں شگباری کی تھا سیات اودھ میں تھا برکت بدہ تر شک ہے ہوئی راون کو تھی تشتی رام نے دی سب کو اچھا وطن میں جا کر بادشاہ وانی سٹی رکھ سے جسم نصرت جو ہمراہ رام کے پیرو جو ان تھا سو منٹ رام سینا او لکھن پھر صحرابو ابادل زار</p>	<p>کرے شوہر کی مدد دل سے اٹھ چپ سے جا گل و بلبل کل کر دفا واجب بھی کرنا وقت بن کر نہو اٹھا رہ میں ام کو رنج ہو میں نورنگویشاں دہرست لے اور ام کو بن میں پھر کر سیاچی تھ میں است میں لکھن جدائی میں کی تھا خود زاموش بھرسے جا نہ روجی تالاب لکھے گل نشان ام لکھن پر لکھن رام کو تھی یہ لکھن کہا جاو اودھ میں کولاسا بسر اپنی کر دم زندگانی جو ان پر ہمراہی تھے دگر تلفٹ رام کا سب پر عیان تھا ہوئے صحرابی جانب طور لکھن پنا کے رام لکھن کے ناچار</p>	<p>جو کی شیریں کلامی ہر نصرت ہوا جس وقت لکھن کو روشن کہا اودھ لکھن آدب سے کرے خدمت برادر وقت سختی لکھن داسے پیش رکھ لے آیا رتھ و میں ستور جا کر بسر دونوں جھپی چھوئے پردے رعایا ساتھ میں گئے ہوئی سب اودھ میں ان تھے بن میں بھلا اودھ کے چلے رکھ کر یکے ہوئی وار لکھن رکھ رہا پر کہا رکھ کر بدو سے غریبی سفر میں ہر جگہ غارالم ہو بفرقت رام دل تھا سکا بیت شابی میں رہے لکھن رام صبح کو سب تھے بادیدہ تر گئے سو اودھ حال مضطر</p>	<p>تو خدشہ ام سے پھر بائی اجاڑ کہا تے میں یا اور رام جی بن پدر شاہ اودھ جان بلب ہو اسکی دو جہان میں سختی ہوئے کیجا ہم دونوں برادر لکھن بیتا بھائی بن اور رکھ بہا خون جگر اس شہر سے خوشی میں نچ عالم گیر تھا بجائے خا صحرابین کھلے گل بہ لکنا نچ راون تھا بن پر تھے سب ہمراہ مرد و زن ناچار وطن میں رہی جو خوش پی وطن ہو گل اگر چھوئے شہر بخرم کے نہ تھا اچھا خود خواہ رہے شبش سب کیجا باہم پنا یا رام لکھن کو دمان پر زبان پر تھا برادر کم نام رکھ</p>
---	---	---	--

بشر صورت اسیرت و حسیان تھا نکھا نام جنگل میں مکان تھا

<p>نکھا نام تھا وہ نیات چلے آئے اودھ جانب اسے نزدیک رکھ کر بٹھا اودھ لیجا یہ آستو شریف فراق رام سے تھا دیدہ تر</p>	<p>رہا کرتا تھا بن میں آدمی اد خبر بائی کہ رکھ رہا جنگل گشت اوپے رام کے جب پیش یا کہا دستور کیجے نہ تکلف ہو اگلین دستور سنگھ</p>	<p>وکر نہ جنگلی تھا نام کم نام ولکین ام کی ہر بار بھی یاد بلانے اپنے سب ایش برادر خوشی سدھ ہوئی دلو فرات وطن میں پھر کے لکھن</p>	<p>ہوا مشہور رام سے عام سے تھا و شہر میں گھڑی جائے اس جگہ یوس ہو کر جو یا شاہ نے ہمراہ رہا اگر جو زندگی بن پھر نیکی</p>
--	--	--	---

کہا دستور نے مین کے مفضل دیا تھا حکم شہ نے اسطرح مین پھر دن سر پر حکم سے کر بنایا اس بجگہ فاکسری تن ہوئے اگر جمع اس ج برہمن جو کشتی بان سے کشتی کو نکالیا قدم کا محو ہو گا امتحان آپ کھا خوش ہو اپنا جی بھرتو قدم دھو کر پیے خود اور لپٹا فلک سے پھول جب گھر پر ہے	کہا گھر کو چلو اس شاہ گھر کر مین بن چار دن پھر اوکھ رہوں مین تا اب بد نام آخر سیارام لکھیں تہہ بن بن کر پنا شان اسدم ام پھر کیا ابکار وہ کشتی نہ لایا اُتر آیا کیا بھی ہو گیات صفائی دہلی اب حاصل کروم گنہ سے خاندانی پاک ہے بھری کشتی دہن گل ہائے سینے کی بنگلہ کی تنظیم	عصا سے پیر ہو بیٹا غضب ہو کہا رکھیرے شکر یہ گفتار ہو اجب ام سے دستوریت لباس بن برتن تھا زعفران کس دیا اس سب کو مکمل دگوہر کہا اس سمت کو جانا جو چاہو مجھ سے کہا ملح نے جب اشارہ پا کے کشتی بان آیا ہوئے اسوار جب کشتی مین گھر لگی کشتی کنارے پر جو جا کر پریش کی شاپر ہل کر تیکم	چھٹے جب آپ کا جان پہنچے نہ ہو حکم بد پر سے بھا گیا بکر مین سوز تھا سے لہر مسافت کر کے طرہ پہنچے ایک برہمن پھول شاہ و خوشتر قدم پہنچے سدم دھولا ہوئی دریا دی رکھیرے کو ت بر طرف پاک پانی بھر کے لایا اُڑی دریا مین کشتی رکھا کر تو ریکستان مین اس شاہ گھر
---	---	--	---

است سری گنگا جی

پڑھو سنت سری گنگا ہونی پڑھو کیا وصف تیرا لب لب دیا ہے اپنی رکھیے ای لاج تمنا ہو مری پر ام و لچھمن نسا پر مین جو دنیا مین ہی تن کھا دھنیک باطن راہ پرتھا وہ تھوٹن دن نکلے کہ ہی تن سنازل کر کے طرہ پہنچے برابر جو جیت عیان ہو جہان مین وہاں ٹاڈ بھرت دوا عیان تھا وہاں جو دھکا عابد مسکان پر مشال کبک و دھون برادر	تو ہو گیا گھر میں مین کھانی کہ ہو گلزار عالم تھے شاد لے آسارے جی کی بنے کاج پھر مین گھر فریسیک دیکھ کر فتح پاوین اسے رام و لچھمن اگرچہ جنگلی صورت بتر تھا سیا جی انہیں تھیں کلشن لے یامی تریہی کے جا کر لے تیرتھ نرک سے ہوا مین مکان گنگا گویا جنت نشان تھا تواضع انکی کی مہمان بنا کر ہرام ناز سے پونچے مین پر	تو ہو گل تری جب نے جانی گنہ کو بخش گنگا بر شے کے نظر کر پاپے ہو دھرم مین ہوئی آواز گنگا جی سے اسدم سیارام لکھن چال پا کر لکھن رام مین تھیں لچھمن سکرو رام سینا اور لچھمن ملین گنگا جی جو سستی سے نہ لے اس جگہ پر رام لچھمن گئے اسجا لکھن ورام ورام صبح کو جیت انور شد روشن کیا خست کھا دھنکی کو	تری مہر مین مین کھانی دھرمین باب کر پائی نظر دل میں رہے برہم مین کہ رکھ خاطر جمع باشا دھرم سوئے صوچا لکھا سے شتر دوپکڑ مین سیکھان جی ہلے نزل بہ نزل لکھن سہہ ہارا نام تریہی اسھی ہوئے لعل کر سے خوش مین کیا قدموں کے جا کے گھر کو آباد ہلے آگے وہاں سے لچھمن کہا رام لکھن سے اسے رو
--	--	--	--

<p>غم وقت نہیں ل کو گوارا ملے رکھ بالکٹ م اُسد ہوئے خوش و کھیا اُشد و ریت گل لار و نسین پسترن ہو کو دم کوہ پر آرام جا کر وہیں لی چتر کوٹ و حلیم کی عجب تھی سیر و بیا کا کنار کین بل کین قمری کی آواز بیان کج کتھا تھی کہستانی بیان ککٹ ل زار و دست پیش شہر گیا با حال مضطر فراق رام سے ناچار دست لیسر کے غم سے ہواں زار مضطر اٹھا شو آب سے یا سے مانیر لگا جو تر اسے فخر زمانہ تڑپا تھا زمین پر کہ بھر کو مرے مارید پرانہ ہے پل شاہ مرا میرٹان پیانے مرے دیما پی جو میں نے انکو جا کر کرو مت رنج اچھ لو کہ دم آخر کہا امیر شاہ عالم الم تھا دل میں شاہ جہان گرین بالیشہ پتھڑ حال کسنی لہ الم کی سل و ہر بدتا درتھو و لون ہر</p>	<p>بجھ قدون میں بچہ ہمارا جو تھے واقف کیا پر نام ہم برتھیں کیے رگبہر کے پیش وہاں یا جو نام مندا گن ہو شکار و سیر گلشن ہر ہاں دعا دے رام ہو بچے خوش چمن چشم تر کس کا زلف لار کہیں طاقس تھے فضا نہ بچھ اصغر آجانی کچھ کو غم رگبہر سے تھے ناچار دست بیابان کا شنایا حال یکسر زمین پر لڑتے تھے زار دست بٹھائیں پاس کو نسل بکا کر کہاں تھیں کہیں نے کیا سر قضا کا بنگیا اُسد نشان لہو میں ترتر تھا زار مضطر وہ تھیں میں بیان کے پیر شاہ تھے دم مرگ وہ نفیر کو صد اغیر میں ہو کر کے مضطر قضا سے ہر نہیں رہا شر کو تھے ہو ایسے ہی فرزند کا ہوئے عازم سفر باغ جان ہو میں ہر جگہ سے لکھا ہا اکن غم کی کسنی لہو میں تھی نہیں تھے بیان وہ نام کے کچھ</p>	<p>کیا خست اُسے لطف و عطا کر سیارام لکھن ساتھ لے کہا کجہ ہو یاں سے ہو دور وہ لکھا جی ہو کپتہ صفا بہت ہیں کچھ لکھ یا دہاں جو لہو بچہ چتر کوٹ و حلیم ہر کجی کھل سے ہر کجی و گل ہو اور کو صحر اشل گلشن سویت عم زدہ باہ و زاری ہوا دست کو جیت خالی و لبویر سوز و لہو سے آہ زاری کہا رو رو گدشتہ حال و زاری نہ تھا آہو یاں آہو آہو نزع میں تھا جو کچھ میں جا کر کھلی تھی غم سے اسکی چشم پسر انکا ہوں بہر آب آیا پلا پانی تو اپنا ہوا مان جو کہا میں نہیں ہو کوں جو غم سینے ہی ہوئے بیہوش بیتام یہ کہہ ہو گئے بیہوش کیا جو کو نسلانے دیکھا کا حال محل شامی میں سنکر رُغل بران لانی ہو باہ و زاری لہو میں نے بسد نام حال</p>	<p>جیلے آگے کو بھر سجا سے کچھ بہت تھیم سے کچھ بچھانے ہما میں چتر کوٹ نام مشہور مثال لنگ بین اسکے اٹھا مکان میں ملک پاکر و شہر ملے ہر یک سے پایا جی میں ام عشق میں کر دھا شہر و بل گئے جسم قدوم رام و لکھن جو گدرا حال دست یادانی اور کو لکھیا خالی سواری رہے بن میں آئے رام میں نکلتی تھی صدا جاکھ ہاں گیا اگدن میں ہر جید گن فغان برب تھی کرا وید ہاں عجب و لیش تھا کامل مل سر مجھے بھان کو لہو لاکہ دست کہ نافع تھینے نو نے ستا یا ہی کہہ گیا باغ جان کو کہا میں نے کو پانی ہو تم ہوے رامی غم تھو نے آب پرا کوہ الم و لہر کران بار فغان سے کھوئے زلف گان لہو میں و الم و زرخ و گل کرے تھے اس طرحی آشکری شہر دست کے رشتہ کنی الحال</p>
---	---	--	---

<p>دہن اگر کے پہونچے بی عاقل لکنا نہ بھرت آوین وطن کو بہ بالیش گئے ہوزار مضطر کہا یہ ام لچھمن گلگشت قضا نے شہ کو گیر ایک بیکٹے خبر مرگ بدیان نے سنائی قیامت تھی عجب پادبان پر کرو جلدی کفن کی اب تیار انجے چوب صندل کو لٹکایا ادا فیض سے بانو ہوین برب سر شاہ پرمانند خورشید بھرت جی نے کہا اسے پروانا ہوئی شہ ظانی بہر شاہی یہی بہتر نہ رکھون تاج سر کلھن رام کو دیکھون میں جاگر تنہا ہی اس نے ندگی میں ہوئے چوٹے بڑے طیار اسیم</p>	<p>محل شہ میں گئے درویش کا مل رکھا روغن لگا بجان تن کو تو پونچھا حال مان سے آہ بیکر گئے بہین سید افکن جانب پشت سوسخت ہوا اوکا گد رگاہ مرن پر خاک رو رو کر اڑا جو تھے دونوں ہزارا مضطر کہ روح شہ کو سبے امیداری بھرتے قاعب شہ کو جلایا ہوا محلوں سے یہ دریافت طلب تھیں چلوہ فکین ہو یہ سید بجا پر نہ ہو اسد نہ مانا طمع نے کی یہ سب کی تباہی پھیر بن بن سر دنگ اور بلا کر اوکے رکھون تاج سر مری غرت ہوا کی بندگی میں بھرت کے ساتھ لاوین ام کو کم</p>	<p>نصیت کر کے سمجھایا جو ہر بار چلے نمانے کھر سے خط کو چکر نہیں ام لکھن تیا کمان ہے پرنے تجکو تخت تاج اور نگ سنا حیل اور ہر مان سے گریبان چاک کر پرزے قبائی کہا عابد نے ناحق پیو زاری کلام پسینگر ہوش آ یا غرضل تم کی سب نہیں اگر زبان شیریں سے بولے عابد رعیت شاد ہو لطف و عطا سے سر تاج جو سر رہا نہ ولت تمنا ہو کروں میں مل متہ ام صبح کے وقت میرا بیو ہو بجا سے باپ کی سب طنت پر یہ پھر اندھوہ چلے کے بن میں غرض تمہارے وہ طیاری نہیں کیا</p>	<p>ہوئے صابر وہ سب خبر کو ناچار ہوئے داخل وہ ہر دو بار تن بجان شہ کیو کر عیان ہے دگر گون ہو گیا طالع کا خٹک بھرت کو غم ہوا افز و تن تاج پریشان ہو کر ہونہ دنا تکی نہ ہو کچھ فائدہ با اشکباری کفن کو شے سبایں لٹکایا ہوئے سب گ جب فانی ہو گیا بھرت حلی کے دشا ہی کی برب جن گل گل کھیلے بولے جاسے ہوا براد گھر اسکی بدلت جو دیکھون خ تو ہو کر صبر آرا مقصود میں اب ہنما ہو غلامی میں ہو نہیں شاد خوشتر لے آوین ام کو ٹھٹھن میں مثالہ بیداری میں گذری</p>
--	---	---	--

منانے کو چلے رام و لکھن کے
 وطن سے بھرت بھائی ترہن



مہوے ہر دیکھ کر مہر روشن چڑھیں سکھ پال پر بادِ سرِ رام بھرت اور ترشہن نزل نزل بھرت کی فوج جیہی نچ لنگ یہ سجھا رام کا اور نک انسر بھرت اور ترشہن دھن برادر سنا لشکر نے جیہی شادِ سروا گیا لشکر بھرت کا جبکہ نزدیک ظفر ہوا پیامِ راستی ہو کہ آئے زمین بھرت چھوڑا ملک نہیں چھٹی بھرت دل کسی کی گیا پیش بھرت جسدِ مہر بھرت اوس سے ہو کر لنگیر خبر لو بھی بھرت سے بھرت نے اوتر کر لنگ پہونے کوہِ جب پیادہ پاؤں سے دونوں کاٹی ہوئے یہ بات سن بنیاب بھرت وہ شمع نکاہے شاہِ عالم اگر ہو حکم تیرا شاہِ عالم بھرت اور ترشہن کو پاشکستہ گیا ہنسکر بھرت دل سے خدا خبر نکو لکھن اب تک نہیں ہے لکھن چ لکھن یہ لکھن دیکر لے رکھنا تھجی کو دونوں کاٹی سیانے دہی عاودم دیکر	مہوے عازم سفرِ مہر اور سو ترا کیلکی سے صبرِ آرام مع لشکر چلے ہو غم سے بید وہاں بڑا لکھا و نام بزرگ لیا گھر سے نکالا ہی سنگ بنے بین رام کے دشمن سہرا کہ بستی ہو سنا ہر تیار ہوئی بائیں طرف کو اوتھن یقین ہو ہو کہ ہم کشتی ہو منانے کے لیے رام دھن بدی پر ہو طبع مایل کسی کی محبت سے لے دونوں برادر لے چھ ترشہن بھی نیک بھرت کیا ممتاز الفت سے بھرت گل ولا لکھلا دیکھا دہان چلے کرنے وہاں سے جیہی سائی کہا بھائی سے ہو بھرت بین وگر نہ کیا ہمارا تھا اوسے غم کردن یک تیرے سبج ہج بھلاؤں تیرے آگے دست نہ بھرت کی کچھ نہیں خطا ہو بھرت کو ہو بھرت شک نہیں ہے بھجیا رام نے پہلو میں لیکر قدم پر کی ادب سے چھ سائی ہو شہرام کے دل میں ہج	غزیر و خوشی اور جھٹکے گا لبشٹ پر ہوا سوار رتھر جیہی ہو ہو بھرت صبرِ امین بھرت کو رام کا دشمن سمجھ کر بلا یا بھرت کو بھرت بین کہ میدان میں ہو رام کر لنگ کہاں تیر ترشہن پاندہ لشکر کہا ایک پیرے اوسوقت جا کر قریب سے دھتھا اونکا اشد لکھا اور ہنکا لولا اوسیدم لکھا و نامور یہ کہ سدھارا کہا عابد نے ہو رام کا ہے لکھا و نہما دل شاد و خوشتر کہاں بدولی اوسکا ہوا دور بھارت گل سے ہر گل گل چھٹا خبر دی رام کو ہو پیرے جا کر گیا اخراج ہو ملک لیکر محبت اگر وہ پیش آتا نجاوے تیرے خالی کوئی سنی رکھیر نے لکھن کی تقریر بھرت اور ترشہن سب بھرت لکھن سمجھے ہے وہ گلزار کا گل گئے جیہی ہر پردہ دونوں برادر گرسیتا کہ قدم پر وہ جا کر سیا رام لکھن خوش ہو بھرت	مہوے ہر دیکھ کر بھرت لکھنا چلے دل شاد ہو رام چند جنگ جیہی اوند کو دہان پر ہوا بھرت لکھا و نام بھرت کہا کوشش کرو اوسوقت اگر لے جنت بلا شک لکھ لنگ ہوئے کیا رگی سچا اور کہا بین جیہی ہو فال کو تر ہوا دریافت اوسدم حال سا بجی ہو کر مہر یافت باہم کہ ہو دے راز نہما انشکارا سیانے اوپر سب کام کا ہے گرام ہو برادر کے قدم پر مع لشکر چلا دل شاد و خوشتر ہر ایک بسل مان پر چھڑا کہ آئے بین بھرت جی لکھ لنگ اب یا جنگ کرنے کے لکھ لنگ تو لکھ لکھ لکھ وہ ساتھ لکھ کردن ترشہن سے سپر ہوئے خوش شہ لکھ لکھ کر لکھ شان بسل و گل ہر گونہ ہر طالب و کا اندہ بسل بھرت اور ترشہن لکھ لکھ ادب سے چھ برادر دونوں برادر قدم چھ ہو خوش عابد پر
--	--	--	--

قدم کرکھی کے دونوں بھائی جمن کرکھی جینک بھائی سوئرا سے لے دشاؤ شتر ہوے فارغ جو سب رام ملکر کہا اوشاد عالم عالم وحیر اودہ میں چلکے انسانی کرکھی کہا رو رو چلو بھائی بھاک کہا عابد سے یوں آپرانا اگر آؤنگا پھر بن کا سفر کر تمنا ہو اگر ارشاد پاؤں وے قول بدایا کر سینگے وفا سے عہد کی کر انتظار بھرت بولے نشانی لیکر جاؤں ہوئے اپنی انکھ کو آئے	اگرے جا کر خوشی سے باصفائی رہو خوشی جات جاودانی رکھا رام لکھن نے سرت دم پر تواضع میں ہو مروت کھر جدائی میں تیک عالم کو پھر پدر کا تاج زر سر پر دھروم پنا کے جا کو دل کو پیاری پدر کا قول ہو مجھ کو نبھانا بجائو لگا تیرا حکم سر غلامی اگر تیری خدمت بچاؤں اگر جیتے رہے اگر طینگے رہے الفت سے میری یاد گار ہو خوش ام دن آپ گھراؤں سبھی اپنے پگلے ساتھ لائے سپہ سالار کر فرما زواری	لے اودہ سے جگا کرکھی ام مہ فرکو روان چرخ برین پر جنگ جی سے ملے دونوں برادر شب گھیر تھائی میں پائے تیرے اندوہ غم میں شاہ دست پدر کے بعد گرسر ہو بھائی سنا حال پدر غم نے ستایا زروا رنگ لکھن کی نہ ہو جا بھرت بولے اُسیدم شاہ عالم کہا مجھ کو نہ سمجھو دور دل سے اجو دھیا میں وجہ کھکھوت کیا خدمت بھرتا اور تیرے بن قدم چھو پھر بادل زار جنگت کو گئے راجہ جنگت دھرتی میں یاد کا کی منزلی	کہا ننگ لکھن فرخندہ فرجام رہو فران اردو کھیت کشور ملے سب درک شادمان تر بھرت ہمارا عابد لیکے آئے ہوے جنت کو وہ راہی جہت لی کوئین کی فرما زواری برادر کو گلے رو رو لگایا بہر عہدی سے نہیں بہر شای جدائی میں غم مجھ کو پر دم محبت ہو تری بھو لو دل سے رہا خوش کر باد اودہ عت پھر سے مایوس ہوئے چلن کو ہوے خدمت کھراؤں لکھن طلب کے سوئی نام دستور
---	---	--	--

آغاز آرن کاٹھ ہوئے تیر کوٹ میں گھیر نہادہ نکھیا کاگا - تو مرگا بھیج راہی سیارنگ مائی

جو تکیست دنیا نہیں گنجھار بہار بارخ میں سات آئی لباس سرخ کینا گلبدن تھا جو دیکھا اندر شے رتکھا یا لگی منقار کاگا کی خط سے کہاں سے تیر گھرنے کیا سر شفاعت تیر میں پا جو باکر ہوے برکھا کی رت جنتی آخر	خلاصہ ہا اسکا لکھا ہو سیارام لکھن کی لکھ بھائی وہی سیارام کا پیر میں تھا وہ کا کا بن جاکے پاس آیا یہاں تک خون ہا سیتا کے پاس عقبت زانغ کے پران ہلے یہ اگر گھیر کے قد موئین آکر چلے تیر کوٹ سے پردہ برادر	سیارام لکھن جو گورہ میں گلے زبوں میں میاں شہنشاہ سیارام گھرتا آرام زبیا گلون سے نرم پاستیا کا پا سیا کو چین سے بھینچن پایا وہاں زانغ پران ہو خطرناک دشمنقت نفع پر پھر بھائی ان کی قلم لکھ حال اب ہر دو برادر	وے دشاؤ دیکھے سیرچین بجن ہنر سیمتا ریب تن جی لکھن زبیا ہی کرتی ہو سوا دھنن قمار کو اُسے لگایا دل رکھ گورہ دیکھ نے ستایا کیا تیر کوٹ کے پاس غمناک کر پھوڑی لکھا دیکھ لکھائی ہوئی چوہا رت برکھا کی آخر
---	---	---	---

ہوئے خضرت سے چھوڑ دیا جو گھر ہی ایک آرام پایا پھر آیا دیکر عفت بد کنش قوی و راور و بازو توانا تو اتر تر جو بہ لکھن کے گئے رام و لکھن عفت کے ہم نے دیا کر نظر دی جو گھر آسجا پر رام پھر قلم تحریر کر لکھن فسانہ دیا ایک یونی سکین کی گذر اکدن ہوا اسکا دیا پر بت کا فر عاشق دیو توں کی بنی نازک بدن ہ کوہ پیکر گئی گھیر کی منت میں بچن نزارون جن انسان پر زور بندائی مجھے صورت تمھاری جو دیکھا رام ہو بسکہ مخور وے وزن جان ہو مرن ہو اشارہ رام سے جا پیش چن ہوا جب شت تازہ دوا سے مرا بھائی ہو شب ہو نکار نزارون زین حبان جو میسر ہو اسکو سیر گلشن میں ہنہ آسکا کفش بڑا لکھن سے دیونی دایوس ہو کر	تو پونچے جا کن نہیں لکھن رام وین عفت نے اگر ستایا لکھن و رام تھے اسجا پر شکار انس کا باندھے تھا بانا ہوے پہلو شکر عفت کیجے جو ڈھونڈھا باگے ستا دیا سیا کو پارچہ انکو عمر کی وہ بن تھا سیرین نگلش زبانی حال از پیر زمانہ وہی شیر اون زین تھی لکھن و رام تھے دونوں لور ہوئی شیدا عجیب لکھن کی لباس سنخ زیبا تن میں کیا قربان پنا جان ورت نزارون خج بڑیاں یک نیاد مرنے لکھن ہوئی الفت تھا دل اسکا ہر نشہ عشق کی رکھن میں ہر بد و نیک دل جانے ہوئی اکل وہ فنا کیا اظہار مطلب نہ رہے امیر شاہ ہیں اس کے قلع ہو جا ہے وہ کرن ل نکا سر رو و مطربان بالطف حسن انھیں ہے ہو مجھے خدمت نزار حصو رام آئی بسکہ مظهر	نظر آیا وہاں سایا شجر کا اور استیا کو لے ہو پنا مگن جو آگے دیکھ کر لے کا اسناک یہی سمجھا کہ انسان تو ان جو رکھنے جگر پر شیر مارا تو پونچے ڈنڈ کے نہیں جا کر وہاں بچ بن میں ہ جا کر پر پی پکڑی جو سکا تھی لکھن و رام تھے جیسا کہ بن وہاں پر ٹپٹ تھا نام مشہور نظر اسکی پر پی شمش و قمر پر بیر عشق دل بیتا تھا دوا بنی صورت مثال ماہ پیکر کہا ہر شیر اون کی عیاں ہوئے عاشق مرے بکونیا زبان میر سے جیسا سہارا کہا گھیرنے بان سچ کین ہی لکھن کی مرانا لکھا ہے رنج روشن نظر آیا لکھن کا کہا لکھن نے امیر نازک بدن جمال حسن شمس قمر ہی بناوین ہ بانو بسکول ہو زبے طالع ہو ڈانکے سچا مرے بالفرض قبضے میں آو کہا شمس کہ امیر شاہ زمانہ	گذر اسجا ہو شمس قمر کا وہاں کھا اسی جائے نہان ہو رام لکھن سے طالع کسک نریا کات میں آسمان ہی گر عفت ہو کر دل و پا رہے شمس دیاں ہر لور لے پر رکھ سے الفت دیا چا کر سیا رام لکھن سے جی جھانکی وہاں گلزار تھا گل گلچین وہ ہر ناز میں تھی شاہ سرد ولی عاشق ہوئی دیکھا نظر ٹرک لکھن تھی آہ راہ ملی نزارون میں سچا کھانکر جن انسان میں علی نزارون مرے دلیکھن کوئی سما یا کیا راز نہان کو آشکارا نراکت میں ہی کو سخن ہی وہ ہو راضی تو میری بھی تھا ہوئے غش میں تھا کہ ہوش نہ حال ہوگا مجھے تیر مطلب نہیں مطلق کیا اسکو جو ہی جو امیر سچا گر آئے گل مو خوشاگرد انھیں کی ہو تینا کیز کر شاہ بانو کی کہا و نکر ہم بستی سے اب بہانہ
--	--	--	---

نہ مجھے جو پری تجھ نہ شہ اور اُسے ہر زینہ اور نگاہ جو ابام سے ہو کر کے مضطر کہا نہتے ہو چکے طفل ہیں سے قیامت تھی مجھ زشت کو در	نرا کت اور میری رت پر غور جوان کے خوب و سیرت نکو تر کئی پیش کھن بادیدہ تر ہوئی نام دم میں تیرے کو در کیا سیتا پہ اگر حملہ کیا	کہا پھر رام نے شیریں سنج سے نکر گزرا وہ تو مے سے وہاں سے پھر پھر پائی یوں سن کئی غصہ میں آئے مضطر حال ہنسے رگڑ کر کیا اس دم سارا	نہو گرا وہ بھسکانے کھن سے مرا اب ہو گیا بیاں در کے ہاتھ کئی بازشت رو کر اک ہم پاس قد بالاد کھایا کو ہمال لا چھن کو جب حکمی سہارا
--	---	--	--

ناک کُٹنا سب نکھا کا



لکھنے لیکے کار دھڑا سنی لہو میں تر تر تھی زار نیرا یہ لشکر وہاں عز و شرف سے کہا بھائی سے اسی ہزار ہو نہ دیکھا آنکھ سے ایسے لشکر لکھن رام میں نون اور ہو اسی گد میرا قضا را نہ تھی خبر ای میرے بھائی	جب پاس کلئی ناک اور کان کئی ناکہ کُٹا سو کُٹا عمل کتے تھے راوَن کی طرح سنی میری نہ کچھ فریاد ہو وہ صورت میں برکت شمشیر زمان پہر ہو انھیں کا نام زبر مجھے ملکر کے بے نقص را خرابی میری ملک خوش تی	جو مہر رام تھے کان خالی کہم و دو کھن برا اور اُسکے مشہور ہریدہ کُٹ دیکھے کان زناک مجا یا شو و غل لکھن کے فر کرم سے جسکو بھجیا نظر بھر زن کلفام کو رکھتے ہیں ہمراہ ہوئی فریاد کُٹا وہ وزاری چلو جلدی سے اسی بھائی دلاور	مناسبتا جو پائی گوشمالی یہ تھے اسکا دلشاد و ہر بچشم نم ہو بیتا بیباک برادر دو دین بن میں فریاد کہ میں ہمارا دم بھر میں مقرر ملک دل سے پالوسی کی جاؤ برکت شمشیر کی رو و کرکاری یہ جو قلع عوض تم ہو ملکر
--	---	---	---

	رہو گئے تا ابد افسوس کر کر	سنو کی نازین ایسی مسیر	
	<p>جنگ کھردوین انرام خیدر</p> <p>کھردو کھنچن لڑائی + تہنہائی ظفر رکھنے پائی</p>		
<p>خردمند زمانہ سے ملاراز</p> <p>دیایہ حکم ہو سب فوج تیار</p> <p>تیر تیر و کمان ہر ایک لیکر</p> <p>نظر کر رام نے دیو نکا لشکر</p> <p>لیسکو کو تم ستیا کو لیکر</p> <p>بہتر آتشیں جسد ام آرمو</p>	<p>بختی لجان قلم سچ غمہ بردار</p> <p>تیر گرز گر ان سب باندھ تیار</p> <p>کھردو کھنچن تھا ہر لشکر</p> <p>کہا اُس دم لکھن سے ای برادر</p> <p>کرو اسجا حفاظت ہو یہ بہتر</p> <p>اگرین چلکر کے خود بیدار پڑو</p>	<p>سنا جسد کھردو کھنچن چار</p> <p>جمع جسد ہو اسجا ناسار</p> <p>وہ دنگ بن میں سے اڑی پھر</p> <p>خروشان عدسی یوون کی فوج</p> <p>بجگ کھنچن تیت جیتا ان میں ان</p> <p>لکھن کیر ساجی کو سوئے کوہ</p>	<p>تسا دید میں تھیں حال سجال</p> <p>کینے خودہ نزار آئے وہاں</p> <p>چلے گلشن میں جیسے بادھرم</p> <p>مثال سیل دریا موج در موج</p> <p>رہن گئے نام جتو نکا مشاؤن</p> <p>غرض اُس دم گئے بیچ و اندو</p>

اکھردو کھنچن چودہ ہزار اچھسو کو لیکر مقابل نا اور مارا جانا سب کارام لکھن کے ہاتھ سے



اوجھ سے فوج لوان جھکے آئی وہ تھے لشکری دیوان بھند ان نگہ غیبی سے تو دیکھے کھویر رام اور چھین سے جا کر بھلا کیوں بنے اس دشمنی کی نزائی کی خطا با این مرتب تھمار حق میں اب یہی ہوتا ہے جو پیار مائی کی ہر جان دیجے لکھن اور رام میں شاہ اوڈھ بھین پر مثل اسوجن بن میں ملاؤں جاگ میں ان میں ان عجب ناپاکہ طینت عیان ہو جو غرت دار ہو اگر کر جنگ جو اب ام سن و نون برابر اُسیدم شکستے دیو ان سے فام مثال اگر جسے تر شہ پر کمان تیر جو نکلا شہ ربار خندنگ اب بر سائے کمان سے سیہ و دیو ہوشم مذہ شر سے فلک اڑنے کے برائے زمین پر جو مارا تیر گھر نے وہاں پر بتر انشیں کو دوا دوا چھل کے خفہ پائی پھر دل شاہ ہو کر	دیا وہ روز روشن شب دکھائی کٹا کالی کا جیسے خرچ پر شور اطاعت میں سنگار ہی کچھ کہ ہم میں شاہ لشکار کے بود جو کالی ناک تاق دیوئی کی لے جو گوشتالی ہو وہ وہ جب کر وادوں خوش ستیا کو دیکھ نہو افسوس خرد حیان سے جہان میں مثل موم کے مشہور جو آکر رہو بروہ صید بن میں خود اسکا یک ساعت مٹا عیان ہو سب پر از زمان ہو وگرنہ منہ یہ دالو بودہ ننگ ہوئے تیار از بس تیش کھاکر بڑے میلن میں اگر جانب نام کہ ہر جانب تھا دیو و گانک جلے شیطان ہزار دن بل میں موسے کچھ دیو کو بھلے گویاں وہ آتش سیطانی ہر سے کبھی کر دھم بھی را و ارور تو بھلے چھوڑ کر میدان سنگر نشانہ بنائے جل جل جل سیا کو کوہ سے لائے بود	کے گھر پر آجنگ یوان کہا دو جن نے شہ سے ہی ہوتا ہے کہا قاصد با صد مہربانی عجب ناپاکہ طینت عیان ہو تو ہی بھلے تو انا صفت گن ہو نہو سب جنگ ہی بہتر ہی کمال نہو طالع شہنشاہ جو ان پیام قاصد دیو و نکا سنگر شہی چھوڑ سم دونوں بود ہو راون ظلم سے ظالم میں ہو ہیں دن کے کائے ناکار کا سنا بھلے نرا سے جو پائی جو قاصد سنی یہ سخت گفتا کہا اُسدم کہ لکیر تب و خیر کیا جھڑ سید دیو نے بلکہ شہ کو نین کو غصہ ہوا جب مثال بر سب عفریت کے ہزار دن کر کا تو بھل کر چھپا رتے زمین آسمان پر کبھی کرتے تھے بن میں گانک ہوئے دہنال گھر تیرا سے جو دیکھا شاہ نے آتش جا کر مظفر باکر ہو خوش ام وچھن	مثال تیر تھے نہا میدان کہ نکلے کام باجم آشتی کر بھلے شہ بہ معنوں زبانی زمانے میں تم اسکا عیان ہو اُسی دن کی سنگھیا میں ہو تھمار ہی ہر جوانی کا ہمیں خیال کہ تھے تھے بناوے صحت زبان تم سے بولے یہ گھر بصید بولائے بن میان پر ہو امغرو لنگا کے شہی کر بنے اس سم دشمن میں نادان مقابل ہو کیوں تبا کے آئی کیا جا کر کھرو دھن سے اٹھا بسھی تیار ہو دیو و گانک کھاسی کھائی خوشید خیر کمان تیر ہو پناہ بہ طلب تو نکلے شہ وہاں شل فر کے فرسہ وہ بھی جو بھاگے تھے بل کبھی اڑتے تھے وہ میدان میں کر در آغوش کی صورت وہ بن لگے جنگ کرے ہو کر دوا پر کھرو دھن میں کس میں کس سیا جی نصرت ہاں ننگشن
---	---	---	---

جاناس نکھا کاشن اول

گئی فریاد کن اوتن کی ہمشیر بدیش شاہ لکھا مگو دگر

مے دیکھے کھرو دو کھن برادر	گئی جب پکھارن میں جا کر	کہ ہر چرخ کھن کی یک نیکی	تلاخ کر کر یہ حال فی الحال
مرصع تاج سر پر طوبہ انگن	جہان بخت پرہ شاہ راون	گئی لکھا کھن کرتی نالو آہ	دکان کے پٹنی سر کو دو گراہ
مٹھل گئی بے حال مرفن	جو دیکھا حال یہ خواہر راون	نشم سے رہے تھا ہر گھر چو	شراب بخوئی سے دل تھا مٹھ
نہیں تھے کچھ خبری خود فراموش	مے گلگون سے تو ہتھیار بدوش	تری ہوا بانی اٹ بانی	کھار و رو کھم سے حال بھائی
یہ غفلت تری شاہ جہان	ستم مجھ ناتوان پر جو عیان	بجز اسکا نہیں ہو دیکھا انجام	بجز نقص تھا شاہی نہ کچھ کام
نہو جس شان پر شاہ بیدار	شہنشاہی ہر یہ گوازی کے دار	سرک کی اسکی شاہی زلف تار	رعایا سے جو حال کچھ نہ
کر دنگی ہمشیرین فریاد بھائی	پناؤ کچھ میں گرد او بھائی	بشر کاٹے ہر کچھ ناکل و کان	خبر نکو نوا ہی شاہ و نشان
بشر کی کب ہی یہ امکان تفصیر	کہا ارکان کاٹے گوش ہمشیر	ہوا چوتھے راہ پر بیدار و لکیر	بریدہ دیکھ بھنی گوش ہمشیر
کہا کی کچھ کھرو دو کھن نے تدبیر	ہوئی یہ وقت با آفت ہمشیر	ستم ہر ہرک غالب جنین پر	لکھ سے ہر رات تہ فزون تر
سہوئے دہ لون در طعنے تیر	یہ بولی شاہ لکھا یہ وہ ہمشیر	بشر جو اس کے آگے لغو تر	نہیں بنائیں ہو ایسا دلاور
ہوا دل میں الم پر دو برادر	سنا شہ کے کیوں دلی میں شاعر	ہو اجاگر کوئی کسجا نہ زہار	لکھ زخین ہزاروں یونو خواہ
اودھ کے ہیں گھن گھر برادر	وہاں پر سب لکھا بولی یہ سنکر	کہا راون دیو و کون کچھ زبرد	بتاؤ کون ہا ایسا ہمشیر
شکار و حشایین ہر وہ و	ہر ایک لکھا کھن میں ن نکھار	فراموش سے ہر نور انور	بشر سر سے آگے نہیں آتا
ملایا خال میں او لکھو دین	کھرو دو کھن کھرو فریاد سنکر	کچھ بکھارتا شہ بھنی گوش	کہا اسنے کہ کھراہ و دوش
غم غم سے تھا ہر دم طکڑو	نہ سو مارا بھکر راون یہ روز	ہوا لکھ کھن خیر کا ناچار	شہ لکھا یہ سچا دل ازار
کیا صحران بہرام و چین	کچھ کھن ہوا راون کا چاہن سحر	کچھ کھن ہوا راون کا چاہن سحر	سچ کے وقت ہا یہ چاہا و

جھارا دن اکیلا بچو اسوار	بکھار شہ ہوا رتھ جلد تبار	الم نے زرخ کی صورت بنایا	سحر راون سووی دربار آیا
کر دنگا جگتیا طانوں کے باہم	سیا جیسے کہا کھن نے اسدم	کہ لا جن پھول جا کر سو بھرا	پہاں کچھ پیر نے لکھ کو بھرا
ہر سیاہ جسم دل فدا کا	اکن میں خاصیت تاجی کو ستیا	ولی ان کے بسے ہر نام لکھ	اکن میں چند دن آرام لکھ
خلق کہ کہا مارچ سے جا	شہ لکھا ادر ہو چا بھرا	سیا جی کے گلہا و گلزار	نہ تھا معلوم یہ لکھن کو نزار
ہنگی یاد یہ امداد تری	مہر تھیں کچھ ارب و لیری	ہر کاشی طان لکھا سے توانا	قوی ہو زور میں تو پیر وانا
وہ صفت بھر میں ہن ہمشیر	اودھ کھرا ہم اودھ کھن برادر	وفا سے تاج تو اسکو ادا کر	تری شفقت قدیمی ہر کھرا
کیا ظلم میں لائق سزا کے	تر شاہ گوش میں سب کھرا	زنی شکے ہی ایک ہرا	سکار خوش میں بھرا ہر کھرا

لکھا کھن

<p>لکھا لوں شے دل سے رنج اور غم جہان میں در سہر انکا کجھا انہوں کی تیر حب مارا دیا یہ سہل لا غصہ سے شاہ لکھا مرانی نہیں جن بشر سے تجھے گرد ہر جگہ میں نہ آ توقع زندگی سے چھوڑا جو خوش جان نہ بخش سراسر جو ہونچوں ام کی خدمت میں شہ لکھا دگر بارچہ پر فن رخ روشن ہو و خود دیکھ راو مقابل رام کہے سے عید کہا راو ان کی بارچہ پر فن نہو ام لکھن و لون براد سیکہ چال میں کھا لکھا عجیب ہو بنا وہ دیو بدخت عجیب گے ہر زین خوشتر گزند اسکو نہ ہو چنانچہ جسے نہاں ہے پھر ہوا غار زمین وہ جاتا جو کڑی پھر تاجہ انا پر کی مثل وہ آرتا تھا ان نہاں لکھن سے جب ہوا ام رنج میں یہ کافن آشکارا وراو لکھن کھڑکھان میں بستر شیطاں جن میں سے</p>	<p>لکھا مارچ سے رگھو کھانا لکھن و رام کو وہ لبو افتر چلو شہ جانکے گھر بھو بہ آرام نہ ہو ہمسرا کوئی زبردست مری تیغ ستم ہم غضب ورا یارچ سن لکھن راہن تنہا سے قد سبھی لکھن ام شہنشاہ و عالم بیکمان یہی نا تھا اپنے دل میں گفرا نظر آئے جو راو کو لکھن ام ہو بیت میں شاہ لکھا جو اپنے ہمسرا میں بل کر یہاں پر بھی کہ ایسی تدبیر بنا مارچ اموشن طناز عجیب تر کا وہ دیکھا نا تھا سیدہ جی کی نظر اس پر چب برن پریرا شہ نے کھکھ شہ کو نہیں نہ مارا دگر تر کمان میں تیر حب گھر نے جو نظر آتا نہاں ہوتا کہیں شکاری ام تجھے پھر پرکھا گرام کا جو مارا تیر سہر ہو یان میں سینا ام سے لکھن لے نہ کوئی دلاور یہ کر شکار جان طلب</p>	<p>لکھا راوین چلو بھائی اسیدم نہیں میں دیر نہ کئے تو انا گرامین تیر سے لکھا میں کر نہ ہی افتر تجھے میری نہ کھا قوی چکل ہو میرا شیر خر سے تو کہہ سے مٹا مجھے ایک ہی چلا ام راوین شہ پر ہم کوین گرفت ہو تو کبھی نکوتر وہی حب میں سر سبزہ پر گئے جس دم قریب تم مجھ میں گرامینا مج رہے وہ دتر قوی تن ہو اگر گرامینا تو ہو دیو جن و دشور قوی برن سینا تو نہائی میں کر وہ سایہ دیکھ اور نا تھا رچی سبک مٹھا بھرا اور کھشت نے گام گھالا اسکا ہتر ہوا غائب نظر آیا وہین وہ آیا و بر دشمہ آچلکھ دے پار و بر دمارا قضا کا وہ تھا جادو کا تیلایا کہ شیطا ہوا اصحاب میں ہو پھر تہ دام لکھن کا نام رو رو کر کھارا شکار کہ میں کس جانان پر نڈر زندہ نہ مردہ بکھن سے</p>
--	---	---

سید نے سنی لچمن کی تقریر پیر کو چور کر بہر برادر لکھنے پہ ہوشیاری سے محبوب قدم اس کے اندر نہ لائی سیاحی جب میں صحران میں تھا تو تازک پہ زیبا جامہ پاک تجھے دیکھ کر کی ہوئی پر جتنی نے یہ کہا وہ بہت خیرات عہد کے کر کو جانا نہیں آہ سو لکھا ہوا دشمن دانہ فلک پر شہید بازی میں تھاد سچ تھا سایہ افکن خوشامتر مغرب تھا جانی طلوع و غروب وہ بڑا اون کی دیکھ کر گسٹے آواز ہو دیکھ میں شاہ او وہ پور	ہو کر اندر وہ خاطر بہر رکھ روا رکھا سفر کا رخ دل پر ادب کے یہ کیا ستیا سے مذکور جن شیطان سے تھوڑا مان ہو تھیں اپنے رات کے محفوظ اس جا جس میں پانوں کے اسنے ملی تھا جو ہو موجود وہ جھکو عطا کر نہیں لینا سب سے نکو داتا نکل مالہ سے آئی غیرت ماہ سیاروں کی فلو میں مضطر زمانہ میں بہر نئی اسے یاد رہا کرنا تھا ملک گسٹے مانیر وہ شہ کے پھینکین غور و غور شہ راون پہ کھنڈار کو باز جفا سے کیوں کیا ہو کو مجبور	کہا اس دم کچھ ایو نکو کار مصیبت میں کی کیوں کر لفت نہ با نقش کے جانا قدم بحر ہو کر خست یہ کہ ستیا سے پھر بنا شکل برہمن شاہ لکھا گیا وہ روبرو ستیا کے پر ہم غوی ہی سن تھلے پاک و امن جو با نقش کے اسنو پاوان لگی دیکھ کر نزلے برہمن لکھا یہ دیکھ کر گسٹے مانیر زبان ویاں کے نکلے تقریر تو انا تھا وہ طائر درہن تر سنا جگت یہ زاری سیا کا سیا تھ سے سیا کو اسنے ہمار عقب آہو گے نہیں ام وچمن	برادر کا نڈل سے ہو تو غنوار ملی جس کے مجھے تکلیف کلفت محافظ ہو یہی فرزند ہو کر بجانب کو وہ صحران قدم زن وہاں نہ کو شہ صحران سے ہو چکا وہاں دیکر کہا ہو چکا ہوں اس دم کہا ساکلی سے اس دم برہمن عطا مجھ کو ہو چکا ہو چکا چلا ستیا کو لے اسنو راون سیا کا غم نہ اچا وے بھانا قلم ہو دوزبان پر ہم بہر کتن سالہ تھا دوش میں خیر کہ وہ مالہ تھا راون کی جفا کا کہا راون سے اسو شیطان گمراہ سو صحران ہی صید افکن
--	--	--	---

جنانا را مجھ کا صحران سے شکار بہر کے اور لیجا را راون کا جانی جی کو بفریب برہمن کے



سیا غیبت میں لایا ہے شکر اسے شیطان یہ سو ام نہ وگرنہ ہوگی مشکل محکبہ اس آن کما غصہ سے اسی دال کر گس پناہ پر غیر کے رنج و غصہ ہے گرا دشمن بہن بنیاب ہو کر دہا کر گس تھ سے سیتا جی کو لایا لڑا راون سے جاوا کر کے منتقا نیرا راون تیر کر گس کے پون پر کیا راون کن زخمی مار منتقا رہا بیکھنوس پھر کہہ پوشش یا لڑا راون میں نہ ہمارا زور ہے گرا جہنم دہا کر گس میں پر بجرا آہ و فغان ہر بار سیتا سیا کے گریہ زوری سے مضطر وہ پیر زعفرانی تھا جو سپر بٹھائیں باغ میں بیتا نہاں ہر آن جب ماتھے آیا شاہ والا یہاں بچا ہر شیطانوں سے نہ ہو جن ہر شیطان کا ہر ایک بن جو نہ ہر خاک چھا نہ پایا کہ پستہ مجبور ہو کر کسین تھے جانو صحر سے نظر آیا او نہیں یہ انہیں گاہ کھن سچ کہ اس چار پوئی بگاہ	تراہ نام بدو دنیا میں آسے پرستش کے ہر قابل غایب لڑو نگا میں صیدان شیطانی ہو پیری میری تیج ابرام کے یہ مشت پر یہ کیوں نہ تھا زمین پر قہار میں توجہ بزر اشعیا سار میں بچھا سنبھالے شاہ نکانے شہی شہر نکانے غصہ سے کیے سر کے چنگل سے کرنا وار پوار تن کر گس یہ پھر بچھا وے لاپار تھا کر گس میں شہر نکا اور استیا کر لیکر نہ تھا ہمرہ کوئی غمخوار سیتا فلک طایران و دشمنی میں وہاں بچھیکا نشانی ہر گھبر حفاظت کو ہو میں پران مقرر پھر سے صحر سے لیکر مرگ چھا ہو اندیشہ سیا کا محکوب ہار وہاں وہ ماہ جو مالک کے اندر نہ پانی کچہ سیا جی کی نشانی بڑے آگے کو پھر دو نو بڑو پتا پایا کہ کسین سیا کو کہ ہو تیر کمان ٹوٹا سراہ نہاں خار و خس ہر اکا گل	نہ بگاہ پر جسکی نظر ہو امان چاہیے تو اپنی جاگی آہ سنی شہ نے جہاں سے پتھر نہ کر برباد اپنی جان سیتا شہر نکا کے سر پر ہر چنگل گل منتقا نہ تھا آن کر تشنہ وہ ہو سیتا کو نہ ہوس سیرا دن پر بھی منتقا کر گس بچاتا تھا جہاں تیر پرستہ کمان تیر کوٹے شاہ نکا پرستہ پر ہو کر گس کے پایا محبت راہ کو تھا و سکا دل بچھیکا اشکباری یاد کوئی وہ تھی گریہ کمان چرخ پتھر جل جالی تھی سیتا زور منتقا شہر نکا نہ تھا تھا بلکہ نیرن سیا کو خار سے رگھو جھجھا لے شاہ دو عالم کا جہنم کہا پھرنے اسی جان برباد نشانی جل کے ہو پتھر کا ہنت کمنار بن ہو نہ اندیا غم قرق سے تھے دہا زور کبھی نالان تھے ہر بل چھوٹ خود دیکھا ہر گل پر خون چھوٹ کے اسماء خود دیکھا مرغ گھا	ہو واجب قتل و سکا تھوڑ لوکا فرچھوڑے یہ جاگی آہ کہاں اس کے پانچ میں تیر کہ نہ جوڑے سے کھلی ہوئی کہا کر گس اسی کا فتر کر گس ہو ان کا ہر جہاں غم تھے قوی تھانہ وہ میں ہر کر گس کیا زخمی دے جسک سے آہ کہ تھے مضبوط اور سیکہ چھوڑ گرا غمخس کھاکے راون ملو ہوا گرا تھ خاک پر کر گس چھا رہا انکھوں میں زخمی نام کیا فراق راہ میں نہ یاد کوئی صدائے کی تھی رومی میں ابو سہان ہون پر نظر کر سیا کو لگیا انکا میں اور خس خاشاک میں ہر گھبر کہا چھوڑا کھان بے دھب کیا جھنر پر سیتا منتقا نہ پایا جاگی جی کو پسک بہ فرقت جاگی بن بن نجیا گر بیان چاک کر ہو چھوٹ گیا خبر لاو سیا کی کو رہی سے زمین پر سنج گل ہر عیان ہو جان بابک مضطر
---	---	---	--

بدن شخصی ہر بازو سے جدا عدم کی راہ میں عازم نظر تھا کہا اگر گسٹر زور و شداد وہا ہوئی راؤنچ اور سے لڑائی جو حال ار اگر گسٹر سنایا جو چاہے اب حیات باور دانی ریاضت میں کہا اہل زمانہ تمنا دل برائی دیکھ دیدار ہزاروں پرکھی کرنا ہی یہی لکھ ہوا راہی بقا کا خوشی سے لاش اگر گسٹر جہا کندہ یو طاقت میں زیر تھا لکھ کچھ یہ کہا شبہ نے براور بہت زری لکھ کچھ کی وہ جاہل لگا جو زری لکھ کا تو نا کام قدم رکھیر کے جوئے دین پر دعا ہی سے درسا کے کیدن گرم سے آپ کے اسی شاہ منظر چلے آگے وہاں سے رات و گھر وہ عیون عابدہ اور پار سنا سنا دے کہ آئے رام ادھر دخت بار دے بر صبح شام ہوئی دلشاد سوری باہر تہا محبتا و سکی دیکھی بھل گئے تہا کیا لکھیر نے سیدری کو تمنا	بجائے اشک لخت دل تہا لکھ کچھ ایہ رام کا لبس نظر تھا کیا راؤنچ بھلو آگے عبور بہت زری ہو اتنا بار کھائی لکھ کچھ رام کو ٹھگین بنایا سبے دنیا میں بخشوں نہ گائی رہیں صد سال ظاہر غایا یقین ان بات سے میرا بھوکا فنا ہو پھر فتاح شامی وہ گسٹر نیک لالہ مل تھا رہ باغ جنان او سکود کھائی یہ تیر و کمان تیغ و سپر تھا لازم لکھ گوسے پریشاں اگر زیر بھی آگیا ہر مقابل خندنگ مرگ سے بولا میرا کہا گندہ حرب تھارو زین پر بنا فوراً جہان میں رہیں ہوا روشن تارہ بخت یاور نظر آیا بیمار گل سے گلشن محبتا رام میں کدہا ہے مہمنا لکھ کیا اپنا سہر ہر شیریں لاتی سبب اوام جو دیکھے اسے لکھیر پر رام ہوئے دلشاد لبش خطا تو مذاق زندگی میں تھو ہر غرا	نہ تھی طاقت کہ وہ بولے تہا سیر و جرح پہونچے رام و طہین سیاہی کو تھارے غایا نہ لگی تھی تو مجھے دیدار کی آہ کہا رکھیر نے میں نے تجھے لٹا اگر خواہش تھی باغ جانا نزع کے وقت میں کیا انجام یہی ہوا زور و ای شاہ عالم حیات ابدی میں کیا کسکا تہا ہوئے پر غم الم سے رام و طہین چلے آگے وہاں سے رام و طہین مقابل جس گڑھی لکھیر کے کیا فریب لکھ سے دیکھو بر تو راہی رام نے دیکھی جوشل گرا جس وقت وہ کو زین پر جہان میں کدہ تھارو تہا بیابان میں کدہ تھارو تہا یہ لکھیر رام سے چوڑا جہان جو دیکھا اس جگہ یک جہو تہا وہ تھو شہر سوری صلی عا خس و خاشاک سے رہ جاکر تہا مہم خورشید سان و نور تہا ہر سے تہا کے دوسرے میں کدہ وہ سیدری تم کی تھی بسکے کدہ لکھا کہ رام کو فارغ ہو کی جب	تمنا دید تھی چشم عیان سے کہا کسے تھے مارا جو محسن ہوا لکھیر کے وہ ظالم روانہ میں تہا عبقا کا عازم بر سر جو ہو درکار مجھے انگ کر یا تو اسکی راہ میں کل مرا تہا زبان سے اس کے ٹکے ہونہ برام تیا لکھیر نہ میرا کام ہدم ترے قدموں میں آنا تہا جہا لبے یا کی کر کے آگ و شن للا و کو دمان دیو تھی تن تو اپنا قوت بازو دکھایا محبت میں نہ دشمن سے لڑیم ہوئے ناچار شیطان کے مقابل بشر کی شکل میں آیا وہین پر مرے چہرے پہ شل تھانور تھارو سیر لکھیر تھی نظار کیا گندہ حرب پہونچے باغ جہا مہمنا گم زن ماہ نقاب ہے رہے تھی منظر سے رام کا نام تمنا دید میں ہر سر سرفی ہوئے سایہ فلک سیدری لکھیر لے آئی رو برو شدہ میوہ تر محبت رام میں رتبہ تھاتہر کہا رکھیر نے اوسوقت قلب
--	--	--	---

کہا سیوی نے پنیادور میں جا	سیا کی سدھ ملی گی شاہ ۱۱	خبر کی خبریں اس کی زبان سے	قدم آگے بڑھایا اور نشان
<p>آغاز کسکند اکا ندر</p> <p>یہ سگریو کہ شاہی دودی ام پچھنے جو رابان گھبر نے خطا او بن ل کی ہا</p>			
فلم تحسیر کہ سگریو کا حال	بنا تھا دشمن کے جاگ اال	شہ ارض و سامر و درباد	کے پنیادور میں بن برجھا کر
نظر آیا لو نہیں یک سہڑ زار	بہار گل سے تھا گلزار گلزار	شہر تھے پور شیر بن تر سے	ہر کیسیہ کے پرغے شکست
ہوئے رام و لکھن محو تماشا	جن میں گل پہ تھا بس گل کا	اوس جی گل میں کیگے ہکلاں	وہاں کھڑے کو نام و سکایا تھا
تنگ عا بدوہاں ہتا تھا ہر دم	عبادت کے سوا اوسکو نہ تھا	وہاں گریو تو خوش نام بند	کئی مہیوں تھے اوس کے پور سے
وہی تھا بوز نہ سردا مہیوں	وہ تھا ہمسر میں رت و ارمیوں	برادر کے خطر سے لکھن تھا	بہم پرخ و تحب وہ گین تھا
برادر بال تھا اوسکا جو دشمن	قوی پیکل تو انا شیدائیں	نظر سگریو کی پہونچی جن پر	تو دیکھا اوس جگہ دے نور ادر
یہ جن میں مثل گل سوئے جان	جگر پر داغ اوتکے لالہ ساں	ہوئی سگریو کو دہشت پراو	کہ جاسوسی میں بھیجا ہوا
جو تھا سگریو کے خدمت میں بند	قوی بازو تو انا اور دلاو	کہا سگریو نے مہیوں کے بار	کر و دریافت کیوں ان کیان
اونہوں کے پوچھ کر احوال سارا	اگر جاسوس ہوں کر انا اشار	کیا ابن صبا بکر بہن	جہاں گلشت میں رام بھڑ
کہا نام کون ہوئے کہاں	مکان اپنا بتاؤ لا مکان سے	بتاؤ یہ مجھے کسے پسر ہو	سفر میں پہنچ سے کیوں نہ
کہا میں شاہزادہ رام دھن	جہا میں ہے ہمارا نام دشمن	اودھ میں راجہ دست لاور	اودھ میں کے پور میں دوبراد
ہوئے رخصت پر سے پسر	تو آئے میر کرتے جانیا دشت	ہوئی محبوبہ اپی گم جو بن میں	گل دگلبن جواکانا چمن میں
غم وقت سے اوسکے زاہدین	پتا ملتا نہیں لا چاہ میں ہم	پرسے صحرایہ کوہ و درکہ	نہ آیا ماتہ جز حسرت غم اندوہ
کہا کیا حال ہے تیرا جو دشمن	نوفع ہو کہ ہو بھوکھی دشمن	برجمن نے کسی فی الفوریہ	کون کیا حال اپنا ہے پتا
سنوای شاہزادی عرض کیا	برادر ہیں دو مہیوں بادیری	کہ اکانام ہو سگریو ادر	ہوئی باہم اوندو کی قبل ادر
جو ہو وہ بال دولت مند ہو	قوی بازو تو انا فی میں شہور	نکا لاکھ سے سگریو برادر	لیا سب چھین اوسکا مال
سیا کی سدھ ملے ہو و کلفت	اگر سگریو سے ہو و کی لفت	عرض یہ حال سب کی برہن	چلا آغوش میں کرام دھن
وہ لایا کوہ چرہ و برادر	تاشائی تھے ہر جانب سے بندر	تمنا شاہ بندر کی برائی	جگر ادر جان سے کی منترائی
کہا ابن صبا نے حال گھبر	ہوا پھر تہ کوہ باجم کتر	کہا سگریو نے یہ ہے ارادہ	کر وں خدمت تری و شاہزادہ
سے گر گوش و دل سے میری	انہے مطلق امین بھی ہو شاہ	کہا شاہ جہاں نے یا بھائی	ہوئی سیر اور تیرے آشتائی
کہو سب اے جو گدرا ہو پھر	نہ اوس شخص سے ہو کی سکون	کہا یوں بال سے میرا برادر	مجھے رتہ ہی تھی برابر
نہ آیا میں دل میں اور نہ آرا	نہ دیکھے تھجا مجھے کیدان کو	قضا را دیوایا لگو نسا	یرمان آیا کسی جاسوس کیا

مستقل بال کے تیارہ بغاؤ	مہوئی دونوں کشتی حسی گنج	ازل سے تھی دیکھا پورہ دیکھا	نہ دشمن بال سے لیجی گنج
رہی دسکوہ طاقت اتنی تانی	مقابل میں کرے جو زور کافی	تین دشمن سے آدھا زور پایا	بہم کشتی مہوئی دشمن بھگا
جو بھگا ایک بیکہ دشمن بال	گیا وہ بال بھی پھر آگے بھال	عقب بھاگی گیا میں بھی وید	مرد میں بال کے رہا تھا ہر
چھپا دشمن میان خنہ کوہ	زبیں بیتاب تھا بادرواندہ	یہاں ہنسا کہا یوں بال شہ	عقب دشمن کے جاتا ہوں اجمی آ
بھاری ہندوہ دن یکساں	کہ تو تم انتظار ہی اسی برادر	ظفر پاؤنگا کر دشمن سے جا کر	تو پھر دیدار سے خوش ہو گا اگر
کیسک بھی نہیں چارہ نقصا	تو سو شامی رہا کی بجگو جاسے	وہاں یکا نکشتا نظر میں	نپالی بال کی کوچ بھی خوش
مہوئی جب سے زیادہ انتظار	مہوئی خون مذہبی سے چوٹی	ہو او سو وقت میں تہ بھارا	کہ دشمن دیو نے ابیال مارا
اوٹھا کر سنگ کو وہ خنہ کوہ	کیا مسدود باصدرخ واندہ	وہاں بھگا کر گھر کو جو آیا	تو حال بال پھر سب کو سنایا
جو حال تخت دیکھا تہ بان	دیا سب مجھے اورنگ فسر	جو ٹھاقہ کر بال دلاور	تو قابض مجھ کو دیکھا سلطنت
نکالا گھر سے نکلے اورنگ فسر	زردن سب لگا دشمن سے بھگ	اسن بھگا اگر اس کوہ سے	لیکن بال کا ہر دم خطر ہے
وہاں سے نہیں اورنگ گزرا	وہاں سے ہر گھر میں پر خطر ہے	زبان سگریو سے سکر کے گھر	ہو بھگت جو دیکھا اوکو کھٹا
کہا بھگت اسی دوست بھگ	جیسے بھگت گامین آج تھا گھر	چلے ہمراہ میرے اسے گونا	بہ یک تیرا جل و سکا کر
بھگوان تخت پر بھگو بغرت	بجائے غم ملکی جاہ و شہت	یہ سکر خوش ہو سکر ہوا ہر	کہا ایک تہا تہہ ہر بھی غم
لیے جاتا تھا اوکو دیکھت	وہ تھی گریہ کنائے غم تھا دل	صدرا گردن پر بھٹی وہاں	دو ہوا سے بھگتا درد غم سے
ملا بھگو یہ دیکھو جو اوسی کا	تمہیں سے درد غم میں ان کا	جو دیکھا وہ دوپٹہ رام نے سب	کہا سگریو سے مان سے دہی سب
مہوئی رام و گھن کو بھارتی	صدرا دل سے اوٹھی باآہ و زکا	کہا سگریو نے اسی شاہ عالم	سے جس سیالان کے ابیم
دھر دھر چھ دل لگی کے سٹ	لگا زین ہم تہا تہہ کے سٹ	پتا پاوین جہاں لاوین مان	زمین آسمان جانے نہ
تہا جو مجھے غم سے ہو خوش حال	جو کہنے سے نکالوں بال کی کمال	کہاں جین جین جین سیکالی بن	لے کر ناک میں دشمن کی تن
مجھے لازم ہے کہ کرنا اوٹے گا	توی تہہ میں دشمن سے ہوا شہ	جوا اوٹے دیو دند کی کو	یہ اوٹکی ٹہیاں ہیں وکو کھ
ہا سکتا نہیں کوئی دلاور	اوٹھا دے کو گزرا بال کا گھر	ہو علاقہ سات تاروں کا کھنا	کرے یک تہہ سارو نکاشا نہ
وہی مارے دلاور بال کو با	منظر ہو بلا شکے ن میں ار	جو بھینکا استخوان دنگی کا گھر	گر سب ان سے چل فرنگ جا کر
او ایٹھم بطور دونوں کر کا	اوسی کے ماتہ سے دشمن بھگا	اوٹھا اوٹکی سے بھینکا اٹھا	چل فرنگ تہا ہونا جو ہوا
اوا کی شرط تاروں کی یہ نہ ہر	کیا سو راج ساتون میں کیتہر	دیکھا یا مجھ رگھو نے جب	یقین سگو کو کو آیا دہی سب
ارادہ جنگ کا کر بال کے سٹ	لیا رگھو کو خوش حال کے سٹ	سکان پر بال کے بنا کر کھارا	تو اگر بال نے گھوٹے سٹ
نہ طاقت تھی اسے سگریو نہ	ہٹا مجھے کو بھگا کا دم بھگا	کہا بھگت سے یہ کیا طعن	تمہارے بھگت سگریو

نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار
نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار



نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار
نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار
نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار
نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار	نہا مہا پرہار

جو تار اندر تھا دلچسپ زبان جو کل نگہ تھا بھر پور ہستی کہ وہ ہر سمت کو فائدہ دے اطاعت کے محبت و نشان دل بتیاب کو تھی وہ وزیر سیاہی سدہ دل گہ کو آئی تاکہ لکھ مال بہ سکر یو مغیر بجز قص ترانہ حشیش عشرت جو آئی یاد و گھیرنے شتابی ہوا مغرور پاک تاج شہری کروں کل و سکو میں خراج شہر کہ اس سکر یو سے جا کر لکھوں تھے کچھ یاد ہو سکی بدلت ہوا سکر یو نام شرم کھا کر کون جو چور سب اونکو کھا جو لکھن کے پیر پر انگ کو ڈالا	کیا سناج با سکر یو تو حال بنا کلزار خار و شت سکر یو اس جہ صبر میں کی سکر یو وفا کی تھی الفت حیان پڑے جو بوز تھی دیر گدا ہوا وہ خبر کچھ بھی نہ پائی نہ دولت کا پایا ہو گیا چہر تھا کچھ یاد بھولا ایک شہر کہ لکھن سے باہر پتہ چلا موسے مطلب کی سکر یو شہر سکو کل نگہ کے سر پر تاج کیا مغرور و خجگو فضل میں تو بٹھا تخت پر اجاہ و شہر کہ لکھن کے پیر و پیر میں پر مست گر کرین اونکو نہ آہ ہوے میمون لکھن گرد آہ خوشامد کر کے رگھو کو کیا تارا	بٹھا تخت پر سکر یو بند کہ اس سکر یو سے رگھو بند جو ایک سات رت برکھالی بہار گل کو کیا برسات لائی سیاہی گئی برسات بھائی جو تھی جو انسی تہ برکھالی کہ اس سکر یو کو جو دولت جاہ بنا وہ شیش شہر کا بھولا گئی یہ کھا خبر تہ نہ پائی کہ اس سکر یو نے غصہ میں آکر کہ لکھن سے گرا گاہ اس سکر گئی برسات رت خرابی آئی اون میں کلام غفلت ہو شہر کہ اس سکر یو نے بیٹا شہر لکھن کی بخت دانی ہوے لکھن کے پیر و پیر ہوا عازم سفر کو نیک آباد	لکھن کے پاس کو پہنچے تھے تاکہ پور میں ہو سیتا کہ سرور رہیں پریت بن جا کر دولہان فغان بیل سے گلشن میں بجائی جگر پر سوز اشک لکھن جاری غم و رنج دالم کھا کھا کر گدا وہ بٹھا تخت پر بند کہ شہر بجھم جانکی کو دل سے بھولا زمرہ سکر یو نے ایک سنگائی سیاہی جو بن ہو کر کے نہ چھپے مارنا گاہ اس سکر نہ سیتا کی خبر ایک سنگائی تھیں شہر شہر شہر شہر اون میں کلام غفلت ہو شہر پیر انگ کو اپنے ساتھ لائی قدم رگھو چھپے باغ و فزون
--	--	--	--

آواز سندر کا نڈ			
ہوئے چاہت و اندک کے بدلت میں نے			
کہا سکر یو نے بیٹو جا کر چھوڑے صحرایا بان قات و قات جو غصہ گھیر کو از بس نظر تیار ہوئی جھجھکی اری اشک باری سیاہی جلد جالا سے خیر کو قلم تحسیر بر کر رنگین فضا	کہا سکر یو نے بیٹو جا کر چھوڑے صحرایا بان قات و قات جو غصہ گھیر کو از بس نظر تیار ہوئی جھجھکی اری اشک باری سیاہی جلد جالا سے خیر کو قلم تحسیر بر کر رنگین فضا	کہا سکر یو نے بیٹو جا کر چھوڑے صحرایا بان قات و قات جو غصہ گھیر کو از بس نظر تیار ہوئی جھجھکی اری اشک باری سیاہی جلد جالا سے خیر کو قلم تحسیر بر کر رنگین فضا	کہا سکر یو نے بیٹو جا کر چھوڑے صحرایا بان قات و قات جو غصہ گھیر کو از بس نظر تیار ہوئی جھجھکی اری اشک باری سیاہی جلد جالا سے خیر کو قلم تحسیر بر کر رنگین فضا

ہوئے سگر نوے غصت بچوں	پرہیز جا مونت لگد اسی آن	ہوئے خوش نام با صد صریا	ہوئے ست کو انگوٹھی و لٹانی
ہوئے سگ مونت لگد و لا در	ہوئے رگھویر سے غصت تو چکر	بیابان کوہ رگیستان سارا	سیاحی کو تپا یا چچان ہارا
ہوئے لاچار ہو چنے تالاب	ہوئے سچا بنج راز لیکہ کز	وہاں کرکس دیکھا ہی نکوہ آ	برادر بچے جٹانی نام سہنیات
ضعیف پیر ہو چکے ہونے پر	ہو ہی ہو چک سے بے حال غلط	ہو اوہ دیکھ کر ہیمون کو دشا	ہر یک کی فریادی ہو چکے انرا
کہا دلیر کہ کھا جاؤں کا کچا	کہاں جاؤں میں آرتا ہو چکا	کئے تینوں سمندر کے کنار	جہاں بیٹھا تھا کرکس کو کس
دڑے کرکس یہ تینوں بچا کر	یہ گناہ خط سے جی کو مارے	کہا کرکس سے ہو کر دست بستہ	کہ ہم بھولے یہاں کرکے رستہ
فزون تر ہو ترا اقبال یاد	سے دشمن سے تو اپنے منظر	خدا شہ پر ترا بھائی ہو اے	ملا جنت مکان جسم مہو اے
ہر بن سیتا جی راون کو مارا	لڑا شیطان سے کرکس پر وہ مارا	سیاحی جس جو میں ہم پر ایک	پھر سے بن بن بھو کو دیشا
بجھ کر رام ہر جا پلٹے پھرتے	یہاں آئیں پڑنے اور پھرتے	سنا کرکس جب حال برادر	لگئی سب بھوکہ کھلا لارہ
کہا رو رو کے یوں حال برادر	رہا کرتے تھے ہم دونوں اب	اوڑے دونوں ملندگی صلا	نہ لایا تاب جب خوشید انور
وہیں آیا فلک سے وہ زمین	میں چچا چشمہ خور پر ہر شہر	جلا آتش سے پر خور تھا جو انور	کر اسن آسمان سے پھر زمین پر
تھکا اوڑنے سے عاجز دعا کی	لے جیام کا قاصد بچے جی	مسلم ہو چکے او سدھ روپاں	ہو اعاہد کا کہنا صد بچے جی
تم تھے ہو یہاں پر رہ سیتا	منصل حال سیتا کا سنو آ	اور لایا ہی سیتا کو جو رانا	وہ لنگا میں ہا کر تپو فرن
سیان باغ ہو بیتاب سیتا	وہ گھبرائی ہو ہر دم ہر سیا	نظر میں ہو وہ سیتا اور اب	جو دیکھو انکھ سے میری تھیں
کوئی جو دھا سمندر بار جاو	خبر لگائیں جو ہو چکے وہ پاک	کہا شہد حرس ہوں پر لا	کہاں ناتواںی سے برادر
کہا لگد نے جاؤں سندھ کے پا	وہ ہو والی دس چار سے د	مرانی خوف تھا او کو کھی کھو	چھوٹے غصہ سے ہوا سچاں بھار
سے خاموش رہ سکر نہ ہونا	تو او سدھ اوس بولا شاد	ہر در گھیر سے ہوا تے زہر	سمندر پھانڈ کو لاؤ جہر
کہا ٹھرو میں جاؤں سندھ پا	جو پھانڈ سندھ مان تھا دیکھو	وہ لیتا آب میں یہ سے ہر	پزند وں کا حقیقت تھیں
جو کھینچا دپونے پانی کے اندر	ہوئے ستے وہیں مارا شکر	جو مارا دیو ہو چکا سندھ پا	چڑھا چکر کوہ پر ہو کر کے مٹیا
نظر آیا اوسے لنگا کا باز	صف و کان تھی مانڈ کھرا	ہر یک تھے پہلوان تھی شین	تھا تھا دیکھتا تھا غل کا غل
سٹہری سو برک وہ مکان	کہاں پہلوان کھڑے تھے	جو دیکھا کوہ سے پون نہر کھرا	کہا دلیر میں ہو کوئی مددگار
جو ہو رہے تھے رستہ دیکھا	سیاحی کا پنا چکر تھا وے	کیا دلیر میں ہیں پر رام کو پا	چلا ہیمون طرف لنگا کے پا
ملاک نے وہاں بھیجا کہ سار	کرے وہ امتحان میں صبا کا	سرہ مار ماراں کے آئے	بھنواں کرے نقد لائی
وہیں وا کر کے بولی کھا گئی	ارے بند تھے دس دس دس	پون نے کہا اسی میری در	مجھے لنگا میں جاوے ہر بار
خبر سیتا کی اب لنگا سے لگو	کھنچ پر رام کو جا کر سناؤں	ہوئی کیوں صد وہ نہر کھرا	تو کیوں وگا پر رستہ بھرا

<p>کیا وہ روبرو رنج و غصے قدیموں کے ہت پر ہونے لگا تو جانا دوسے ہی بند پر تیار گیا انکا مین بند خوش مین چلا بند روہان کے منے عجا کرے انکا مین جان کر رام کا کام تہہ پایا نہ سینا کا پھر سے بنا وہ کتا رام جو تھا ستران کہا صدرام آیا ہر سینا وہین جا کر مین کی بھانپنا بنا چھوٹا مینانک تن کو اٹھا اوا اور ناز مین غمرہ ناھین تری ہی یاو مین ہتا ہونے نکر اتنی تو مہیے کے ادا کی شہ عالم مرا مالک بشہ تو چھپا کر موندہ کو بھاگا بھیجا تو خبر نکا کی لے جی کو بجائے وہین مندوری نے فہما بھر کر کہا مندوری نے بدنام سے گرین بریاد عصمت غیرن کا خلاف بیہ کیا تھگو بجا ہے پھر اوس جی سے کھا کر مین کا سر مقصود پر لاو عجبت وے دامن کر انکو بچ پھنا کہ گھیرا ہے اوسے رنج و بلائے</p>	<p>ہنسے بھاتا پہلی پر غصے دین سا بڑا جیہ چارہ رنگ دین مین جا کر نکلا وہ بکار دعا سرائے دی پھر شکر جور و کا بوز نہ مارا طانچہ بلا شکر زہی قاصد رام محل پڑا ہنگام کے گئے جب شہ نکا کا بھائی کھا چھین بھچھن نام سے اوسے تو دیکھا رسو کی بھانک کر باغ جس جا اسو کھا باٹ کا پر جا کے ٹھہرا پری شخبر و ماہ دھاتھین کہا راوٹ مین ایوا ہر ذات گوارا ہون مین تیری جدائی تھے اوسے جاکر بھی خبر سے جو تھی طاقت نہ کیوں تو لگنا اہلے دن تیر نزدیک ارادہ تھلے قاتل سب کا پکر کر باغ راوٹ کا ادا سے پران بید مین کھا ہو جان نہین ماجیہ قتل زن جھٹکا یہ سن مندوری شہا نکا مہینے بھو کی مین تیا ہو ملت نہین سکو شکست و خوار ہو خود کھا حال او کا نہ بچنے</p>	<p>کہا تیر انہین ہوتا سب جانا بڑھا است بون نے قدا قدا اپنا پھر لون شہ کٹھا بلا شک ہو تھکا عفریت نیر بشر اور دھش کے دشمن ہو کام کہا سچا ہے ہکا کتا بیا پھر سے دوزخ ڈھوٹا کو پکر صبح کے وقت چوہو پنے پانہ تو دی آواز قاصد لبیا م سیا کے واسطے لایا ہونیا م وہ ہو بچا باٹھین پنجو بے شہ لے کا فرہون کو سا تھو مین چا سے شرم کھا مٹی مین ہمارے دل کی اب کچھ بھی خبر قضا سے در نکرا تھاکہ مقابل ہو کہین بلبل کے کوا ہوا مشہور اب در در زمانہ غصے سے تھکے راوٹ کا شہ نکا کی تھی بانو می ساز کرین پیداوشہ کھیا مین پرستش و مکی واجیہ صبح شام اوسے کا فرہ مین ہو تو دور تو سیا گراہ کو سنبھلاؤ بھونچو و الم تھے انک کا نرا کٹے ہوئے مرے کو طیار</p>	<p>کہا چند پرکشا غما دین مین نے اپنا منہ کیا وا جو سر سائے دین اپنا بڑھا بظاہر ہی بند ہو دے شہ وہ نکا پھر ہی و لکھنی نام دین لکھنی کے فون یا پون جیے نکا کے اندر کے نا کھ بھینک کے مکان پر ساو کی زبان رام کا نام کہا اوسے کہ اے قاصد کو نام یہ مین ہوا را سچی و سیدم گیا اوسے مین ناگاہ راون جو دیکھا در سیتا نے شمن کہا ان، دل ترا اور تو کہہ کہا سیتا نے اسی ظالم سنگر شہ عالم کماں شیطان ہوا اوسٹھ لایا تھکے نو فایا نہ یہی لکھ ہو مین خاموشیتا پری شخبر و مین کفر کہ اسی عاقل شہنشاہ تیا مین حلا وہ اوسے مین تیرا نام یہ دنیا تو اوسے مت ہو سید کہا پد پونی سے جاؤ راؤ ہو کی سینا کو سکر بھاری نر مین جی و الم سے ہو کے پانہ</p>
---	--	---	---

<p>کہا یہ نہ جانتے دے دلا سا کہ اگر بوزنہ دیکھا جلا دے کہا سیتا نے یہ حالت المین کہ اب سیتا المین جان سیتا کیا حیرت سے سیتا نے دھما کہا ہر بازو شاہین تیر چکال یہی سیتا نے رو رو کر کہا یہ مین لایا ہوں خبر رکھو سنا کہا سیتا نے او غنور سیر پہنچنے ہی کے لاپرواہ میں جا کر کہا سیتا نے میمون کے کراہوں تشتی دل ہوئی سیتا کی اوسم خدا کیوں مجھے ہیں دونوں نزدل کو چھینے ہو مجھ کو آزار ستے زابہ پھون مھو اور بن کہا سیتا نے کیا میمون کا کراہ کہا ہیں پہلوان مجھے قوی تر سفر میں رخ و غم زلزلہ ہوا کہا سیتا نے ہیں لکھو کھانا قدم سیتا کے چوہ ہوشاہ ہند کئی دن کا یہ تھا میمون کا ہند نرکھا کھا شہر چڑھے اوسکا پکارے سب راون پہ جا کر شہر لکھانے شہر فریاد اوسم پہرے کے حکم سے وہ کو کر نہاد</p>	<p>کہ اوزنہ تک بدن ہو رہا کئی دن تک یہاں بل چل گیا نہ ہے طالع کہ پھر دیکھو قیامت فراق رام میں بس خطر ہے نظر آئی چمک شل ستارہ قوی ہو کون ایسا دیوتا مال زبان شیریں میمون کے کتاب ہنومان نام ہو میرا تانا تشتی دھمے ہو دلہا ریسے ہو میں جرت میں تیا دیکھ بندہ ہوئی رگھو کی قریب سے چل انگوٹھی سے میمون نشا و خرم بھولائی یاد میری دل سے پے اندا میں برہم دیو بخور جلا سوز جگر سے اوتھان اڑے گا دیو ظالم سے وہ آکر کہ اوسکے زور ہو شیر کتر ابھی تک کچھ نہیں کھانے کو پایا وہ اپنے کدے میں شکر نہ پان گیا اوسوقت باغیہ کے اندر نرکھا کر لکھانے اوس جگر چہن اون کے یکدم میں اوجا کہ میمون اوجا باغ اگر اچھی نظر کے کو بھیجا ہو کچھ کیا ہوا شہر لکھان میں نام</p>	<p>جو میں آج کی شہر آباد کیا بجھ چکا ہے پھر رام و لکھن شہر اوسکے پر شہر تھا بندہ اؤ گوتھی چھوڑ دی و سدھ میں پچشم غور جیتا نے دیکھا جہاں میں کون ہوا ایسا تانا انگوٹھی رام کی ہر نشانی نخس میں تمہارے ہو کھو گیا اگر قاصد لکھن اور رام کا ہو تعب کر کہ سیتا نے اوسم سے رگھو کہا وہ حال سانا کہا میمون یہ باگ رہداری رہوں میں کس طرح غم میں کہا سیتا سے میمون اوسم پتہ پا دیں گے جیب میری بانی دکھا باجم میمون کے وہاں پر تشتی دھمے سیتا کو ہوئی اجازت ہو تو جاکو ناغین کہا دیوان میں سے خط ہوا عجب گشت نظر آیا وہاں پر لکا کونے وہ سیر باغ اوجا شہر اور محل جٹ سے دکھلا اوجھل در کو در کہ جو کھا پھر کے جلد میمون کو جا کر سیان باغ جیب ہو پناہ لگا</p>	<p>سے نگو نسیہ جلد اسکا تھیں ایجا میں اکر اور اون جو دیکھا جانے کا حال مضطر شہر سے یوں گری جیسے گل انگوٹھی رام پہچانی اوس ہی جا انگوٹھی رام کی چھینے سے پاؤ لکھن پر نام نقش گل سرائی تشتی دی انگوٹھی ہو جو اسکا تو کیوں پر دہ رخ گلفا گم ہے ہوئے انسان میمون کے باجم شہر سگر کو دی بال دار کہ اب مجھ کو ہوئی وزن بھاری نہ ہو کوئی پگانہ جو سنے بات کہ زبان سے رہنا ہو ان میں غم کرین لکھا پہ اگر فوج رانی زمین سے پاگے سر آسان پر اوجے دشت تہہ ہو گیا ت موانق دل لکھن میں شہر لکھان کا جو منظور نظر ہوا نر شیرین سے چل پاد اوجا کیا بندہ نے یہ اوسم تماشا لکھان باغیان کے چھینکے لکھان باغیان کی موت آئی جگرے طوفان اوجے اوس ہی کیا حملہ بھی تو دن اوجا</p>
--	---	--	---

وہین بندہ کو ماری کھکرت وہ میوں کے تھے بت کتے کسی کے تھا جگر پر لالہ سان جمع ہو نکامیلا تھا چمن ہوا چنگ میں غالب بند شہ لنگھنے یہ سر غصے پیرا دن کا تھا سب سے تو گیا تھا باغ میں جسد مہر اوجھل در کو کو مہر کے ارادہ تھا کرنے کو سبھی کا برہمن کا جو ہر ماوس بند ہوئے رعب او شیطاں شاد کہا را دن میوں کے غصے کیا برباد سارا تو نے لشکر پون ست نام قاصد ام کا ہون سمندر بچا نہ لنگھیں جو آیا اگر خواہش ہو تھو بادشاہی کہا شہ نہیں مرشد سے کم کہا اوس دم بھیجکے نے بار جولان پھندا او کی حرکت یہی تہہ بر سر ہر جہاڑی پون شے لپٹا دم میں کرا جہاں تپا چہ کپڑے کا پایا جان ناسیادہ روغن زرد پایا وہ کچا بچھڑ کے کو چلتا	او کھا رات کل کشن سے بہت سجھو ک تیر و کشن توڑ دے بنا کوئی الم سے صورت زلف اد ہر میوں اکلیا تھا چمن تو بچا گا دیو شیطاں ان کا لشکر بلائے دیو سب بچ تو سے دلاور سگنا و نام ہر فن لے ہر ہزار دن یو تو خوا کسی کز خم دل سے فوج پاتا نہ تھا میوں پیر بنی کو کسی کا کہا گردن میں اکو ڈال کر کہ بھانسا ج بندر تھا جوارو تو آیا کیلے کسا ہے بندر قضا لائی تری تھو بیان ملاشی بان میں پتا نام کا ہون بلا نصیر شیطاں نے ستایا تو کر سیتا سے پہرہ راہی مناسبے اگر خدمت کریں ہوا آئین شاہی کیے صفا نہ ناحق خون سکا آب پر کہ ہر بندہ کو دم اپنی ساری وہ بندہ بھی بہت اوس وقت دم لنگور کو مشعل بنایا دم بندہ پر چا سب نے لگایا ور دیوار پر بندہ برا چھلتا	شجر کو دور سے ہر سو ہلایا یہاں لنگے جنگل سے کیڑے کے کے غنچے فون جاری بہت دیو او شیطاں مارے اچھے فرزند کو مارا وہین پر کہا را دن لنگھیں نہ آوے تو نائی کا تھا او سکھ جو دیکھا سب نے ہر ہون تی شکر کر چاک کاٹے ناک ورکا ہوا ناچار جب راو کا بیٹا ہو البس زرنہ لاچار اوس دم بجا کر شادمانہ سب ہر لشکر خطر راو کا دل میں نہ لگایا پون شے کہ اوس وقت شکر اوس لایا تو زور رام میاں نہ تھا چارہ وہاں پر جزائی صد آوارم میں نقصان تیرا کہا را دن سب شیطاں بلا کر برای قاصد دن کہ ہے روا فریدون کی مدد سے پسند آیا یہ ہر شہ کو شیطاں بڑھایا دم کو اور کرتا شہ تن عریان ہوئے دلچسپ دم بندہ میں مہل نش رکائی اوجھل اور کو در لنگھ جلائی	نہ کوئی پاس بچہ شیطاں آیا سید وئی سے اونکا موند کیا الم سے تھی کسی کو آہ وزاری تو ناہار فوجی لڑکے ہارے پیر کی دی خبر راو کو جا کر پکر کو بندہ اس دم ملاوے پرنے وہ پس بھیا ملا کر ہوئے حملہ کنان کیا رہن ہوئی سب ج دشمن کی لڑائی منگایا رشتہ زنا راو علی گلا اپنا بھنڈا یا ہونے پر غم حضور شہ گئے پکر کے بندر لڑا دیو دن سے اور بندہ ستایا میں قاصد رام کا ہون ستم تو نے کیا اویو ناک ہوا لاچار جان اپنی بچائی کہا تو ان کے شیطاں سرا تہ تیغ اب کر بندہ کو جا کر ستم پیغام بر پر کب بچا ہر جلا کر دم اسے چھوڑ دیا بجا لائے وہین اس دم سلطان نہ تھی بندہ کے دل میں چہرا دم لنگور کو باندھا ہر دن مہوئی روشن شکل سی جگہ دبانہ دھوم بندہ نے بچائی
---	---	--	---

کین دیوار و دروازہ پر خا | شجر پر خا کین پر خا | عاشا گاہ میں نعل سوز خا | کمان تیر سبج سوز کس
حسبت کرنا ہومان چیکالنگ کی بوجھ پر اور جلانا جمع مکانا لنگا اور سوسن کی آتش میں سی اور او پاکر نا



بھیکسک سام کا بندہ جو پایا
غرض جس دم کہ لنگا سٹیل کی
پڑا شور و شہر و پایا کہ نہ
کھا ستیا سے ہو کر دست سے
عطا کیجے براسہ شہ نشانی
تشیقی تھی بہت تیسے ہمارا
اما جھکو نہیں کو جس کم بھر
وہ راوتن کرینگے اگر جنگ
لشانی دیکے کہنا رام کو طبلہ
وہ پے چاہوت اگد دھکان
سے تینون شیر یو سے جا
کہا چاہوت اگد نے اسی دم

سہو کی کر ایسکان دسکا بچایا
جلی گوم تب سند پرین بچھائی
ہوئے سبب غ و ماہنگی جگر
کہ ایسا ہون میں لنگا سے
اجازت دیجیے کر مہربانی
مکڑی پل جو لگا اب بکو بھار
وگرنہ ٹکڑو لچھتا مہر
تمہیں یو بنگیے فیس کر سہو کا
کرین الفت سے اب کام کر
خیر لنگا کی سب مکرستی
مفصل سینا یا حال سینا
خیر لنگے ہون ست شاہ عالم

بچایا آج سے سبب بوجھ کب
وہان گری سے دریا میں شور
سست سست چلے دم کو بھار
جو کچا ارشاد ہوا توں بچا میں
کہا یہ جانکی نے ہو کے ہر غم
ہوئے نے کھا اوس دم کہ اور
خبر دیکر میں لاؤں رام کو طبلہ
رختانی اپنا چوڑا من اتوار
ہوئے رخصت سے تینون
چلے تینون ہانے شاہ خرم
وہان سے پاس کھجکے آئے
سندہ بچانہ ہوئے جاکر لنگا

ہو اسے اک بھی رخن بچا
وہ شیرین آجھا سبب گشت
کر کا قدموں میں سینا بچا
جو ہو لائق کردن و مکر و دین
بہت و کروں شست اوسیم
میرج سکتا نہیں بے حکم کھر
کرین رگھوین میں کام کو طبلہ
کہا قاصد ہون سے رام کو طبلہ
سندہ بار بار چھوٹا پھر اسی ان
تو نیا پور میں ہو نچے اسی دم
قدم رگھو کے سر سے لنگائے
کھائی آپ کی گریا سے سٹکا

یونست کو دین پہاڑیں	نشانی پاکے پونچھا حال	پونست نے کیا رکھنہاری	سیاحی کویت ہر نظاری
نقطہ یک باد ہر بانی کہ راؤ	سیاکی لگا وہ جان دشمن	مفصل حال سیتا کا ساج	ہوئے ٹھگین سلیم کو تین
	کہا سگریو سے باشکباری	کرولنکا کی ابلدی تیار	

آغاز لنکا کا اند

چڑھے لنکا لکھن براہ شہ بند کا دل لیکر گنم کو مارا ون کے سیار گھناتہ فیما

لگا دیکھا جو پران کس ل	بیان لنکا کا اب سوا کر دل	پونست سے سیا کارام وچن	ہوئے سچ لکینہ جوی
کہا سگریو سے رکھنے اوس	کر دینت سے لشکر فرام	کر درون خرسا ہر سہون	کوئی کو دک جواں ہر پیرا
تو ہی سہل تو اناشتہ تلال	سبھی خرو ہوئے پیش غنایار	جمع لشکر ہوا جبے سہون	لنچ اور سو سے گنتی لین
تھے ایسے خرسا ہر سہون	کرین لخطین جا دشمن کو پا	نل و نل پونست اور دل	ہمہ تن تھے جوت میں
کہا سردار لشکر او کو چکر	بزار دل فوج تھانکڑ پانر	چلے لیکر پونست فوج	نشان کے ظفر کا کیے دھا
مبارک بن ہوئے اسرار پیر	شہریمون بھی تھو ہرا لشکر	ہزاروں خرسا ہر سہون	چلے جاتے تھے مھر کوہ کی
سوئے لنکا چلے خرسا ہر	سیان فوج تھے دونوں باہر	چلے فوج رکھتا و شادا	بڑے تو یہی کہتے جواں
غرض زیادتی سے شاد و	وہ ہوئے جاسے کر لکینہ	فردکش جیہ ہو دریا کنار	ہوئے آسودہ خرابہ رہو کار
گئی لنکا خبہ گھبہ	سبھی غفرانک شیطاں در	بھیجکرنے سنا ہو لشکر رام	سیاحی کے لیے ہر سہون
کہا راون سے جا بادیدہ تر	شہر لنکا ترے ہر حق میں تر	سیا کو دے کرین اب کو دھا	قصو اپنا کر اوین سات
شہر لنکا مبارک بخت ہو بار	مہر جو چرخ چرب تکم دا	مرا مین عدد کے غت و جا	سے تھکو نو ہو بر خاش کوں
مناجب یہ بھیکان کی باج	غضب کے کف کر لاو کے ہاں	بھیجکرنے کہنا دان دل	کوئی دنیا میں بے ہر مقابل
بشر کی تانیا جو پاس آو	اگر چیل مان ہو بھاگ جاو	یہ کیا لبتا ہو ای بخت داو	نکال سکے کوئی حاضر ہر
ہوا غلہ و مٹا اور لات ماری	لنکا لا کر کے دلت اور ہار	کہا سردار لنکا ہو مبارک	سنجھے دربار لنکا ہو مبارک
مین ہانا ہون یہاں میرے	مبارک تھے فرامزدائی	کر دنگا رام کی خدمت پرا	شرف حاصل ہو خواہ لٹ دھا
دوبارہ عرض ہو میری بڑا	کر لشکر کشی باہم صلح کر	نمان بن گیا سخت سے دشمن	رہا دل میں کچہ خیال بھیکن
قلم تحریر کر حال بھیکن	بنا جو براور سے وہ دشمن	ہوا لنکا سے جینہ بھیکر	نو کی اعتبار خدمت رام وچن
گیا جدم در شاہ اور	خبر دیاں دی لشکر کے	بھیجکرنے لنکا کا ہو بھیک	ترے لئے کی دلین لنگا
شہر ہوئے تھانکڑ کراہل جدم	کہا بھائی ہو دشمن کا ظلم	مجھے ہر خوف اپنے سکی فکا	ہند و ایشیا اور ہر اشا
اگر ہو ظلم و ستم کراہل	ہو جائے بھاگتا او کو بھیک	کہا دنیا کا ہر بڑنگ روشن	کہ دشمن سے سب اور ہر دشمن

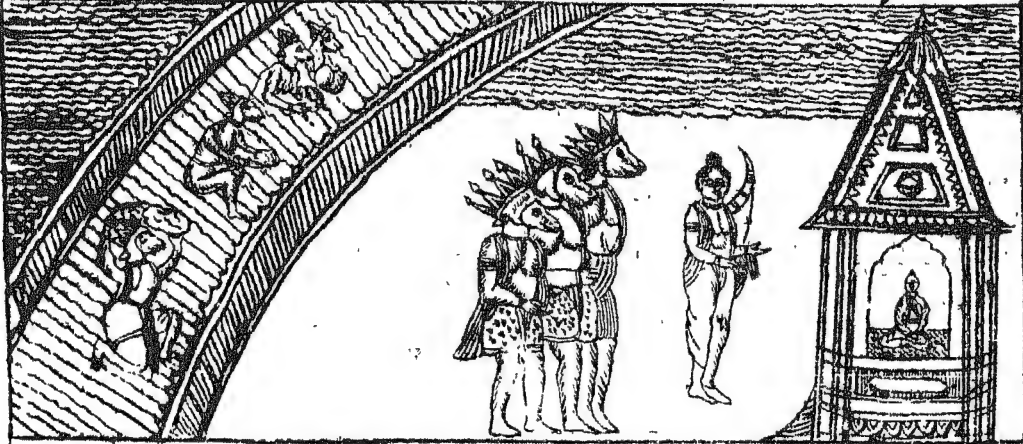
نظر میں بین کردو نوں کسار ادب سے سیر بھیجی گئے جیگا وہ جاسو میں تلی نیر کے دن دیا یہ حکم کاٹو ناک و کان سپا کو بھیج دے راویں سیکار کئے اس سجادہ آئی سو جہاں مقابل ہو اگر سموں کان کر میان فوج دو غل پھین ملی لنگا کی اوسکو بادشاہی مشیر پر ہم وہ نیک تدبیر لڑائی کا فتح ہوتا ہے شکل	کوئی دشمن اسو خواہ ہو یار یہی لنگا بھیجی گئے کو بلایا بھیجی گئے غصے سے گن سار کیا پیش شہ بند روہ نادان لکھن پہنچے لیا یہ اوس تارا جو چھوڑا اوسکو رسوا کر دیا یہاں ہیں دیو اور غریب عجب صبرت کو با شمش قرین بھیجی گئے بنی کچہ خیر خواہی بنام جاموٹ یکے یکے پیر دیوان ہیں کچہ بند رسبیل	ضرورت ہے نہیں کی کو دراستی دوست دل سے گریز تہلک گھینچا بھیجی گئے دیالچ ہر اک بندر نے نوح او کو نچا دو بائی رام اور لچمن کی دیکر رہا اوسکو کیا دیکر کے پیغام شکر ہے شکر ہے شکر خوی تن اور کلان میں ٹھہر کر بھیجی گئے دیاتسا ہی کل انعام ہر نائب رام کا شکر کے اندر اوسکی راہی پر ہوتا ہے سب کا	نہیں کو قید کرنے کی ضرورت جو آیا ہر جگہ ملنے بھیجی گئے مجھ سے کیا لنگا کا سہ تاج اپکر کر حکم گجر سے پھر آیا کیا سارن نے داویلا دیہ شہ لنگا کو لکھ کر نامہ رام اکھا روئے جا کر ذکر کر کیا جو چھوٹک لنگا کے بند جہاں میں نام ہی لنگا لکھو قوی تن ایک ہو سکر یونید وسی ہو فوج میں دانا و شیا
---	---	---	---

سمندر بھاندر کر اور ترین یہاں سے

بیان کر حال اب کلک بان سے

سمندر سے گذر ہو دیکھا کیوں کر اوتر ناکھے ہو خوش بشہ کا نظر بے داد کی ہو دی کسی پر سمندر سے کیا لیکن نہ مانا درا آیا وہن بنکر بہن	کھا شہ بھیجی گئے یہ شکر نہ کشتی ہو نہ ہے ملاح اسچا نہیں ہو فائدہ ایدو گستر دب یا گئے شاہ زمانا سمندر دیکھ غصہ رام لچمن	کوئی تدبیر سے اوترے سمندر سمندر کا نہیں پایا کنا را ہو قدرت میں رہے شاہ بہم یقین ہو خوشی سے اپنا ب ہو سے غصہ سوکھا وں اس بند	بھیجی گئے کھا شہ کے شکر غرض در طول و سکا و دھوٹا ہر تیر لشکر ہوشک قلم بہشت سندھ سے رہ مانگے آ کمان تیر لچمن سے طلکے
--	--	--	---

پل کی تعمیر ہونا دل و دل کے ماتھے سے اترتا رہنا سوالہ ریشمہ ماد یو کا اور دعا مانگنا راجہ پندر کا



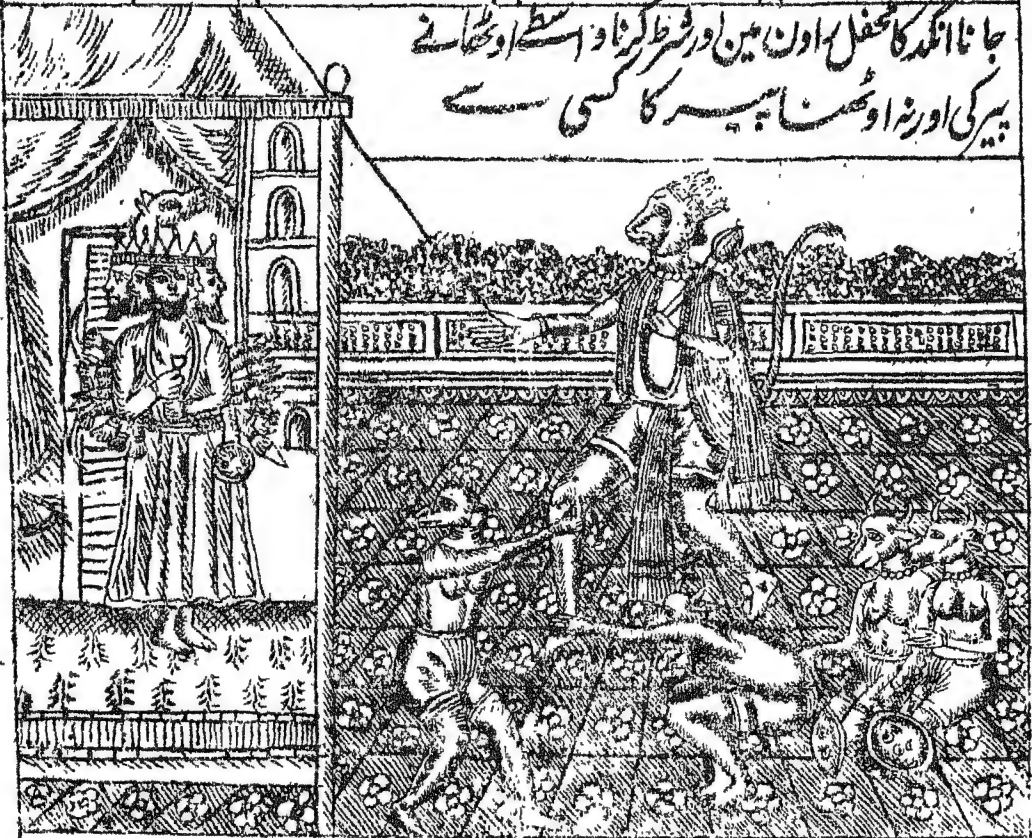
اوپر سے چھٹکا کر تین کچھ بند سے چھٹکا بل نل نل کے شہنشاہ لکا سکریو سے یوں اوتھا کر کہ ہاموں سے وہ بستر شروع اوسم کیا چھٹکا بند نہیں پایا کوئی بندت ہا پتر ہما دیو نام راہی شرویان پر وہاں تھی رام کی قدر نہی دہ جدا کا نتھا چار بہت لشکر وہاں ام و لکھن شش و چھ سہوئے داخل سہیل پر گھر طلب کے کہ راو جانی سے شہ لکا سے سکریو شیطا خزانہ سے دیا ا فواج کو ہم چلا لڑنے کو وہ شیطا کا لشکر پاؤہ اور سوران سلح بند کہ سب نیار تھو ا فواج لکا کر سے بندہ کرتی و تبہ کو ہوا لشکر شہ لکا مستہم یرا جارا چندر رہیں لکھن جو نیچے نیلگون رنگ کا مہیون بند ہوا کہ لاکھوں تو وہ گو بند نام شہ مہیون کا دھو ہوئے میدان شیک کر دھوا سہی سردارین با فوج لشکر	کہا میں ہر جتنے اس میں پر تو اتر سے فوج اسپیل کی گئی کر وارشاد یہ باخبر مہیون لے آئے ملکہ سب لکھن بند سداون چن بنگل نام لشکر تو کی استہ پارا وں ملا کر دل سے ریو سے پوجا بنا کر کہ لشکر پارا و ترا بجہ دھار تشانوں کے لکھ سر آسمان پر زرین خمیہ میں اوجا جلوہ گر سارا وں آ یا رام لشکر جمع لشکر کر و اب کوئی دھیس ہوئے آنا وہ سامان جوان زرد مال و گلدستہ گنج انعام لکھا کالی و شھی حیون آسپ بکا شاہ لکا تھے وہ پابند بجے کر حکم ہو لڑے کا و لکا چلا سردار لکا سے خط ہو یر سے زاد و جن شیطاں ہم پوش جامونت اگد قوی تھ وہ ہی میں نیل نل قوت میں تھ پدم و ساخہ اون کے فوج بند قوی ہیکل زبر افکن مشہور ہوئے مشہور جیسے انجی کنوا پدم اور اربے زیادہ میں بند	مری ہوا ہر سب فزون تھ نہو دریا میں تہہ کا سا غرق کہا سگریو نے لشکر طلب کر یہ سب نیل نل دریا کے اندر ہوا ازافتری بند رجو تیار شہ لکا وہاں سینا کو لایا ہوا ساہی اوس وقت کچھ ہوئے خمیہ زن ان کچھ بند پوش جامونت اور شاہ بند لکھن اوجا سے سندھ بار غضب سے اوسکو و لکھن گھر کی جمع لشکر ہو ہو جاو شیاہی ساح خانہ سے لاسلح آویں ہوا تقسیم زرجیہ سطر جہر لکھن کیا کیفیت سردار و پاسا جمع لشکر ہو امیدان جن بنانہ ہیکل و طفل اون مقام رام لشکر تھا جہاں پر چر حاجی ج لکا پورہ راو سگند و گندہ بن سردار لشکر تو ہی کل توانا صفت شکیں جن سکن اکیسیری سردار لشکر وہ اگد مال کا لکا ہو خوشتر قمر اور شمس کو تعمیر بنایا وہ لکھی اس جی نے جو لکھا ہو	نہ کیے قہر سے مجھ کو کون سہ دعا او لگا ازل سے ہر جہن کر و تعمیل حکم شہ کو لکھ بندھاپل خوشنما سنگین با پتر ہوئی تب ام کو بندت کی دھار پڑا وہ ستر اپنا سر چڑھایا سمندر بار اوتھ لکے لشکر سگند و گندہ نیل نل لاو وہ اگد تھے گویا سردار لشکر ہوا اسات سے راو جہا لکھن سے ہر پائی نکھ چو کی نہو لکا میں پھر واقع خرابی ہوا شیبہ زن لشکر میدان ہوا آنا وہ پیکار لشکر زیادہ تھے گردن در پدم فتیون کے کہا شہ یہی تب جسم دہلوان تھا اوقتی ہوا وہ خمیہ زن اوشو جا کر بنانے یوں لگا اوجا پاسا شہ مہیون کا ہر خمیہ میں مثال شیر نر وہ نرہ زن جن نیرا وں لکی ہند میں بنی پدم میں با پتر اوسکے ساتھ بند اوس سے آسکے لکا کو جلا یا نقطہ اوسکا خلا عہد عہد
---	--	--	--

اگر ارضی ہوا دن ہی پتھر کہا شہ خرس انگہ ہر شیا	مگنتی خرس مہجون با پیادہ مقابل فوج پٹی کے ہو جا کر	استار اوان نے اور کچا ہو لنگر چلے عفریت جیون کی کھانچ	تو او ترانج لنگا سے چو منظر اندھیری شب میں آن لنگا کی
خبر رکھ کر دے اگر خبردار اگر ارضی ہوا دن ہی پتھر	کہ اکی فوج لنگا سے ہو جا کر ہوین طلب ہو اسنے دعا پر	کہا رکھیر نے جانتے سے یوں رہانہ الچی ہو دسے ادھر	کہ ہو کو خون باہر فوج کا یوں غرض ہو کہین بنا سر دسے
	لکھو نامہ کرے جا کر وہ لنگا پر مگنتی خرس مہجون با پیادہ	غرض شہ نے کیا نامہ قلمبنا رہانہ الچی ہو دسے ادھر	مہضمون عطا بادش وند غرض ہو کہین بنا سر دسے

لکھا نامہ دیا رکھیر نے جب یہ شہ لنگا گیا انگہ و پتھر تب

لکھا رکھیر نے اسی شاہ لنگا نہی ہو بسکہ عاتل صاف سنا	خرد کا ہو شہ دنیا میں لنگا بست میں شہا بر چشم بنیا	تو ہو سرور شیا طین پر پر جہان میں جانا ہر نیک کر	تو سرور میں میں میں میں میں نہو کم گرہ خود مشہور ہو
نیک کر نہ اتنا اس شہی پر صلح کے ساتھ گزری مڑا	نہو مغریر اس شہا ج وہی سے قائم نہ تجھ پر نہ رہے	جہا نیک کر دیا جس جس سے محبت سے اگر تم پتھر دے	ہو دولت چاروں فرکوس سے توسینا اور نیکاز اپنے
مشرف ہو کے تم جاؤ شہی پر نہوین دن تحت تاج مال دور	سے قائم نہ تجھ پر نہ رہے نہوین دن تحت تاج مال دور	لکھو شہ شہر کی میں کوئی لکھو شہ شہر کی میں کوئی	سے قائم نہ تجھ پر نہ رہے نہوین دن تحت تاج مال دور

جانا انگہ کا محفل اوان میں اور شہر کرنا دے اسٹے اوٹھانے
پیر کی اور نہ اوٹھنا پیر کا کسی سے



کرے منظور ہو چکا امانی ہو	دگر نہ آخر تیر و کمانی	دیا انگد کو نامہ رام نے جب	گیا لنکا کی جانب بہر طلب
پسر راون لما انگد کو جیہ	زمین پر آو سکوشکا ہو کے ہم	گیا بیباک پھر لنکا کے اندر	شال شیر نہ انگد دلاور
میاغل شور لنکا کو جہلایا	وہی یہ یوز نہ جھسہ آج آیا	ہوئے دہشت سے شیطان کی	بتایا خود بخود در شکار سنہ
خبر دریاں بھی راون کو جا کر	اودھ کے شاہ کا قاصد تیر پر	اجازت شاہ سنہ آنے کی جی	سز بر راون کے گلیات
	گیا جس وقت پریشاں لنکا	و نامہ وہیں شاہ اودھ کا	

سوال جواب انگد و راون

کہا راون کہ ہو تو کون کیا نام	کہا بال پسر ہو تو قصہ رام	کہا ہی بال کا لڑکا اگر تو	عجب ہے سا خودت بدو
کھن کر رام ہیں ایسے شہسار	کہا را باب شیر تو سامار	کہا انگد نے اوسدم کے برہم	کہ ان تینوں میں ہو کو کون
سوسہ راو سے کہہ گیا من	گیا شعل قبل و قال فرین	کھلوا شل ٹیسو بہر طفلان	ہے دشمن کون دن شمعان
گیا پاتال میں لڑنے کو راون	وہ را جابل تھا گدی توئی	کہہ کر اوسنے بازھا استبل	مصیبت میں اشیطان کی
لڑا راون فی تھا بال جان	را شش ماہ تک کے بھل	اجی لنکا میں کیا راون گو	واجب تھا یہاں شور و مہر
کہا راون پھر بال توئی	بتاؤ ہو کمان کس جا سکون	کہا انگد نے اے معور راون	جہاں ہی بال ہو پھر ہی دن
ہوا خاموشی ادن یہاں	نہ بات آئی جواب تلک سے	کیا نامہ پڑھا تیوری بدل	لکھا اوسنے جواب نہ جل کر

جواب نامہ راچندر جی

از جانتے راون

ہوا برہم لکھا شاہ اودھ کہ	تھے لڑنے کی مجھے تلک سے	مقابل ہوا گرجے عجب سے	ترا آنا یہاں سودا ہی
نہلے تو خون سر پر پڑی	لکیر باد ناع اپنا لشکر	وہ ایسا کون ہو سیکر مقابل	فتح لنکا کرے لڑکے کا
یہی بہتر ہو جا رہا ہے کہ	صلح مشکل ہی آج جنگ	جواب نہ لکھ راون کے جیون	زمین پر چھینک لکھ سے کیا
جواب نہ نامہ ایجا کر شاہ	اودھ کے شاہ کو دوسرا جاکو	کیا نامہ کہا انگد نے راون	بنا کیون نام کا ناحی میں
سنی تو نے یہ پند رام چھین	غور مملکت میں تیر سیف	اگر چاہے تو تاج تخت اوڑھ	نہن شاہ اودھ کا ہو خواہ
کہا راون چپ زیادہ کرنا	بڑا گستاخ ہو بند کی نوا	سنج راون نازیبا سے جب	ہوا انگد کے دل میں بچ و غم
زبان کچ نہ بولا ایک ہی	زمین پر تیرے کیکے ہیات	پنگ کر ماتہ جوارا زمین پر	گہرے تاج شیر لنکا زمین پر
اودھ لکھو کہ تاج سہل	فلک لشکر کا کر اب حال خیر	میان ان بعد راون کی	جو بھیجکا وہ گرنے لشکر میں
اودھ لکھو کہ تاج سہل	ستارے تھکے وہ آسمان پر	فلکے جون تارے ٹوٹا کوڑا	کرے وہ رام کے لشکر میں گاہ
ہو سہل پر کا لڑ آتش نودا	دوسرے سے کچھ بندر دیکھ بار	نظر بھیر کی جسوقت آنی	کٹ کو دیکھ اوسدم سکرانی

<p>کہا گھوڑے سے متروک جو بھینکے جانب لشکر و ہجرت وہین دور کے پونٹ شاہ بہانکا حال وہ کمر سنا اگر ایکبارگی راون بسند جو حاضر دیو تھے اسجاگمونا نزدیک پادوں کو اٹھا سپہ سالار وندہ جیشہ پلائی کہا انگد نے یو ساج شام پلا لنگا سے انگد سوے لشکر ارادہ جنگ کا ارام و شین سحر جب ہوئے بیدار گھر</p>	<p>خوشی سے فراخ و چرخ وہ مجھے اگر گرسے بہن نہماں آٹھا لگا اسیدم نیک اختر سنو لنگا میں کیا طابین آیا نزدیک تاج بر سر کیا تو ناگد ہوے سکتا و ایک ہٹی تو پورے سے رگہ بارادین اشٹارادین میں کر کے دین نزدیک میرم قدم بر پاہو چا لکھا نامہ دست پیش ہر گھر ہوئے آادہ پکار و شین کہا لنگا کو سے او شاہ بند</p>	<p>کہا اس کے کنگرہ در کہا قشورہ جو فال خوشتر دھرے لاکر کے پیش شاہ اجی گرسے کہ جیشہ ہین ایم کہا دیو یون بجا بند کہا انگد نے او زور کر لو وہین پورے سے کھینچے پائے ارادہ شاہ لنگا نے کیا جب قدم گھیر کے جا کر پڑو تم جو تمہا بنجام راون سب شایا قلیم لکھتا ہو حال جنگ شین عدو سے عزم ہر جنگ جا کر</p>	<p>اگر سے سحر وین انگد نے لنگد فتح لنگا کی ہووے گی میر کہتے وہ تحفہ لنگا کی خوشتر بائے تے بیج خطہ میں کام پکڑ لو لیمو بولا یہ اٹھ کر جو کچھ طاقت ہو ہے آپ لو اگر او میں سا یکا ہے انگد تو کھینچا پائے انگد نے ویرج بجلا اپنا جو چاہو ست لرو تم قدم کا ماجرا سا بتایا کے میں نہیں ہر جنگ شین فراسم کر سو سنا کر لنگ</p>
---	---	---	--

جنگ نامی گستاخ کا چمن جی اور شستی بان کا کر جمی ہونا چمن جی کا



<p>چلے دل تو سب کے ہوتے چلے تیرو کمان لیکر کے شاہ کیا لیا شیطانی سچوں کے عدو کی فوج میں جاتے جیتا عدو کی فوج ماری ایک بل میں ہوا بیدل بہت اس وقت لشکر سراپون میں اسے نہایا جو ہمار اطفال راون پر تیر فسون برسے گویا دہ بڑھی جگر پر پشورے تھا دھکا لالا اٹھا لائے لکھن کے گود لیکر کہ دشمن کا بار در کام آیا سنو اٹل زار رام چون</p>	<p>مہنوں میں مل چون میل بہت کیا تسلیم تھیں نے یہ ارشاد مچائی دھوم رن میں فزون لکھن کے گد مہنوں اور فاضل فزون تھے لشکر کی کبیر کسین جو دیکھا اطفال راون نے وہاں پر وہ لشکر پھر سوسے میدان لگا ہوئی ہر طرف سے بارش تیر لکھن کے تن پر نوک پر چھی زلفی در دھم سے آہ و نالہ وہیں کہ مہنوں دلاور پسراون نے راون کو سنا مے غصہ سے تھا دلشاد راو</p>	<p>جگم شہ کیا شکر روانہ کر واداد تم لشکر کی جا کر ہوا اگر مقابل از رہ کین نظر پڑے تھے مثل سیل چون نظر میدا لکھن کے غن کی بار دکھائی پڑی تھہرے اطفال فوج او چھپاؤ مٹنے نہ اپنا پو فامو لکھن سے غور ٹرا ہو کر کے برہم لگا اس وقت میں بجا شکتی زبان پر در سے تھا نام رکھبر اٹھاتے تھے لکھن کے زہار عدو کی فوج لنگا کو سدھار سحر گم فوج وٹن کی کردن طر</p>	<p>شہمیون نے اسدم چا بکانہ کہا رکھبر نے لکھن سے براہ اوسے مفل راون شیا طین سو سیدان بڑھے میں مہن جگم تی برق سان لول کی دھا ہوا غالب جو لشکر رام چون تو نعرہ زانی اسدم فاضل تسلی دی کیا شکر فام پسراون نے مارا بان شکتی لکھن اسدم کے بہوش ہو کر پسراون نے راون کو نوخوا یہاں تھی فوج مہنوں غم کی ریا ترے اقبال سے شہمیون</p>
---	--	--	---

حکیم نبض پر لکھن تیر بر خامہ
کر کے صحت لکھن تیر بر خامہ

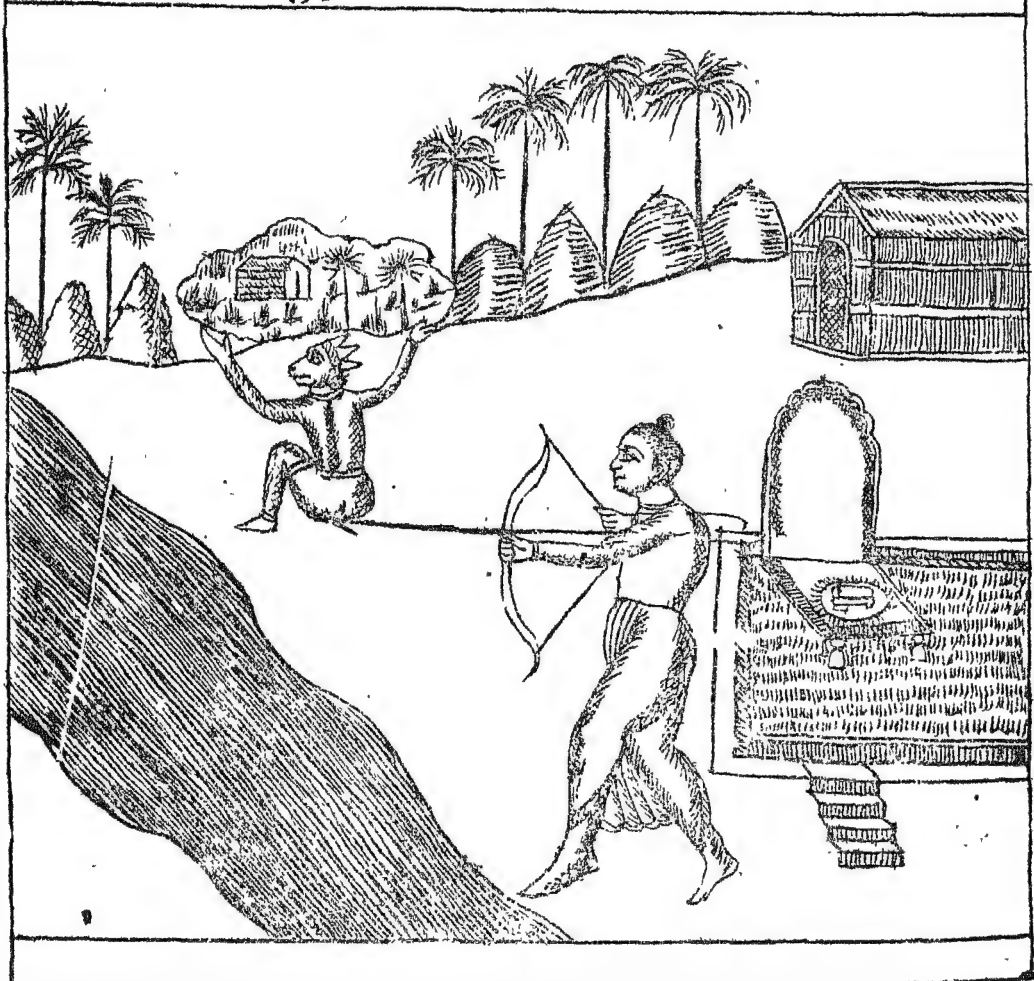
<p>لبوں بجان کی لادو اٹھا بھو تھے لب جو چشم تر سے شک لکھن تھے انہار گھر زلبس غم سے ہو پڑاں رگھر کہ ہوا میں دسے صحت لکھن کو دھرو دھیرج کرو دل کو تیر دختر اسکو کر کے بجا ہی تسلی ہو سکن کو جو لاؤ مع لبتہر اٹھا لکھن میں لایا طابت ہر مری لکھن کجانی</p>	<p>لکھن کے خیم لیس کا رے لگا تھا زبان پر تھا لکھن سے جگر سے لکھن کی فکیر میں تھے زار رکھبر شہ خیر سان دیکھا حال گھر بھیک لکھن کے کاس میں سچ کو بھیک لکھن کے کاس میں سچ کو ازل سے اس کے حصہ میں ہی کہا شہ پون سے سکا کہ جاو سکنان کو سوتے جو پایا بھیک لکھن کے کاس میں سچ کو</p>	<p>گر بیان نج سے اپنا کیا جا طیان لکھن کے مہن کی جا لکھن کے در دھم میں کپڑ لکھن کے رنج جو لکھن کو کھایا لکھن کے حال سب لکھن سنا طیب نیکو پاویگا انعام وے لکھن میں ہناسو وہ در لکھن نام باوین کے شک سکان پر پیر کے پو پڑے ہو ہوا حیرت زدہ بید اسدم</p>	<p>جو دیکھا رام نے لکھن غمناک ہو سادہ در بار سے وہ تباہ نیم سوز جگر سے آہ بھرتے نیم پیری نے رکھبر کو ستایا حضور شہ بھیک لکھن کو بلایا سچ لکھن کے سرخ و دل شاد ہو گیا طیب نیکو پاویگا انعام سکنان بید کر کے بیان لک وہ پیرتہ ہون یک سب سکنان نے فکری آواز پر غم</p>
---	---	---	--

مجھے نیکی تجھے غلٹ پہناتو یہی اچان کرلاوے سچوں سکھانے کہا ورنہ ہر مشکل	لکھن آدم اگر آرام پاوین سچوں کی برکت ہی ہو لکھن جوین اسے شب بیدار	بتا دے جلد کیا اسکی دوا ہو وے لانا وہاں سے خطر ہو لکھن کے بھین بھینکٹا ہو	لکھن کے زخم شکستی کا لگا ہو دوا بونی سچوں کو ہرگز صبح سے پیشتر لاوے دوا کو
--	---	---	--

قلم تحریر کر حال سچوں
مے گریب پر ہوا رام پھین

لکھن واسطے بونی دوا اڑا اس کے کی جانب کیوں پوست کو وہ کرکراہ میں جا قریب کو ہ میچا دعا سے	نہ ہو طاقت کسی کو ہر جا پوست چلا لشکر سے دل شاہ شہ لنگا نے کالی نیم بچھا شکر پیشتر این صبا سے	تو انا پہلوان دانا گرامی ہو ارگہ سے رخصت ہو گیا دوا کو کون ست کو ہر کی سحر ہو جا کہو تیاں ٹھمن	ہزاروں تھے وہاں سرزار نامی پوست کو لکھی تھی نیک نامی کسی سلطان نے راوی خبر دی ارادہ تھا یہی ورنگراون
--	--	---	---

اور انا بھرت جی کا ہو دھیا سے ہنومان جی کو مع ونا کر کے شیر پھیا کر طرف لنگا کے



فسونہ کا اپنا وہ کانٹہ بڑا پڑی محفل دعا سے بد سے تنگ پوست سے کہا میں بچہ اچھی پری لکڑ اوری گردن لکڑ ارادہ دل میں لکھا تھا وہ جو دیکھا ہر وہاں گلزار نہ لیا جو سے سبھوں انجی کھوار پون مٹنے لگا دھڑکھڑ تکبر سے خیال آیا کہ دیکھوں نسا چہ کوئی بر سر در سنا جسد بھرت نام رکھ کہا ایک یون میں تم لکھن کا لکھن کا حال سن دیکھو کہ تکبر نے کیا جو محکوم گمراہ دعا سے بھرت جیو کے انجی کھوار شفا بالکل انھیں حاصل ہوئی خوشی لشکر میں تھی طر ہو دعا دہی ام نے جان جگہ	طلسمی باغ میں بچا وہ درویش پڑتی لابی میں تھی اسجگہ پر دعا میں فیری سے تھی محفل ہوے غصہ میں کنگر انجی کھوار پوست کوہ پر ہو چکا ہوا نشا شمع ہو ہوئی وہ روشن بہرے بالوس ہو کر بنیا چار سبھوں کو نہ پاؤں تانہ میں بھرت کی یاد ہو رکھ کر افرو انھا کو کون ہو ایسا غم زد ہوئے بیتاب ہیں رے یون پر بنو نام ہو جان تن کا پوست سے کہا مت ہو فطر پون سے کہا آیا میں صا کے مثل ہو چنے رام بار لے رکھو جیو سے اور سب طرانہ کے صدائیں رنگ پیدا اچل نہیں یہ علم دھڑکے جونا چے رکھو بند اسکان پر	پریا سا پہ مضر باغ میں جو مچھلی نے قدم اٹکا جوا بکام راہی بد لاسیہ شخص یکایک باغ میں ظالم کو مار سکھنا نہ کیا تھا جو کہ اٹھا کہا راون کو ہستان میں کہ جو دیکھا کوہ برستی کو روشن پوست نے انھا یا کوہ سر پر یکایک اودھ کی بیکری د نسا چہ جان ارا سینک کا پوست نے کہا سب لکھن ہو تاشہ درویش ز سحر میں بھٹا دن تیر رکھو سب تر ترے اقبال سے یہ کوہ لکھ سکھنا بید ہوئی لگائی الم نے جوتا یا تھا سبھوں سکھنا بہت انعام پایا ہوا قصہ ترانہ کا تماشا جمع تھے سب شانی وہاں	پیشم خود یوں سٹکے یہ دیکھا پری بلکہ اور ہی ہزار منت بنا ہو باغ میں تیر ہو درویش جو تھا وہ باغ تو اسکو اجاڑا جمع سان ہو دی ہوئی گڈا قتیلہ کو کر دیوان منور نظر ہر جا برے اسکو سبھوں چلے مشن باہر تار کر پری کیا بارگی زہر بھرت کرے واث پون کہرام ہرا لگی شکلی دوا یا سبھوں شفا چھن کو ہو چو لکھن میں ہو تاون جہاں ہو رام میں چا دھان ہو رام لکھ لکھن کی بھرتا لکھن خوشی کے ساتھ میں لالہ ہو جو اہل سے دامن بھرا فرشتوں کی ہوا آسجائیں با
---	---	---	--

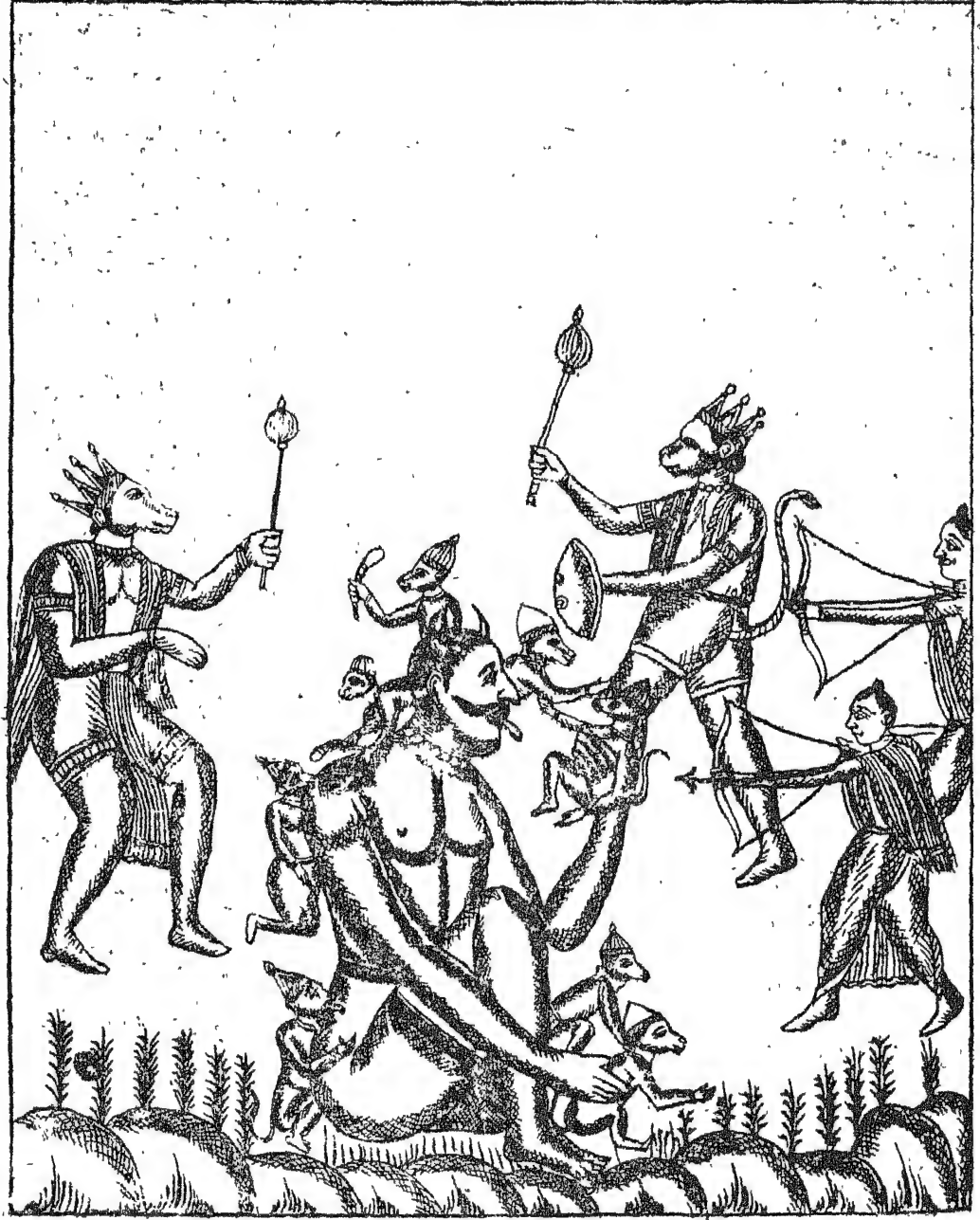
نے گلگون سے سانی جام بھر دیا
شفا چھن سے راون کو خبر دے

سحر کا بچا لشکر میں لنگا پلائی ہو ہو سر سنا جسد مشیروں نے کہا اوشاہ لنگا مقابل اس کے کلباقت بشکر	انھا بستر سے راہ لنگا کہا بچہ جنگ کا تذکار ہم کچھ کہہ کر انھوں کو سنا کرے چھبر جو شیر بر کو	فرام سے میر درانکر کہا سب نہیں ایسا زبرد نہ ہو سکر کوئی اسکا سامان ہوئی لکھ کر جسے یون	وزیر و عاقل و سالار کہ شوخ کرے وہ خواست بلا لشکر م سے ہو گا مظفر کرانہ ہی سہرا جنگ میں
---	--	---	---

۵
قلم اس جنگ کا مکھ حال سارا
فضا سے گھنٹہ کرن لڑکر کے ہارا

ہوا یہ شور طواجن من | کہ جاوے کینہہ کرن لڑنے کو پڑا | جہاں کینہہ کرن لڑنے کو پڑا | گما خود بہر بیدار کی سنگر
جمع سامان رد و زوش کا کر | گوزن کو در خرب آجکہ پر | کہا دیو دج اب کل جلاوا | جنگا کر تم مرے بجائی کو لاکھ

جنگ کینہہ کرن کا ساتھ راجہ رام خیدراوچمن جی کے اور عاجز ہو کر اراجا نا اسکا



<p> تاما شاد کھینا تم دل میں جا کر کما کیا کام یو راون سے جا کر پس در سر قہ کے جو رام لکھن میں عجب ظالم میں وہ دونوں بڑے ہوا باریج کشتہ مرگ بشکر آ جا را باغ مارا باغخان کو لکھن اور رام آئے لیکے لشکر ہوئے حضرت کشتہ زرہ میں جگایا تاجکواب ہو کر مدو گار زن بے عقل کی جوابت کیں کما راون نے اس دم صاف ہوئی غرض دونوں برادر پوچھنے جلا سیدان تین کرڑنیکا آہنگ سب نے خرم ہوش ہوا خربان مقابل گر عدو کی فوج آوے یہ سن کر ہوسے رگبر ہو کر شاد سوسے میدان خود عام خرم ہوئے اور سحر جن اور حضرت شیطان کئے کیا باگی رن میں جو بندر جو دیکھا حال سچے نہ بھی تیر نکم حمار اچھل دیو باک سو گندہ دگندہ اور انگد دلاؤ پیا پیٹھ رہا سے وہ دیو شیطان جو دیکھی کنجھکرن نے اس دم جلا حب کنجھکرن لڑنے کو تین </p>	<p> وہ کھا دیکھا پکا پڑا کیت نہ ہو اتکلیف وہ محکو جگا کر بشر کی شکل میں نامی فرین کھرو دو کھن کو بھی مار جھا چڑا لایا میں سبتیاجی کو جا کر لکھن لشکری پیرو جو ان کو بھیلکھن بھی ملا خوش سے جا کر قوی تن تھا نہ کوئی کر دین کر و ہر دو برادر کو گرفتار کھو دانی اپنے گھر کی بی بی نکر فکر عدو کر جام می نوش تو اندر در میں غم کو گئی بھول بزارون دیو تھے ہر دے جنگ شہ سہون بھی آیا بادل جان تیر اور تیغ سے بچکڑے جاوے کما اور قیت یون او نیل شاد نظر تھی تھی مثل موج چین مدد وہ کنجھکرن آئے شاد اورانی خاک بس شکر میں جا کر رہا باقی نہ بین رام شکر ملا اسکو لٹھ میں نہ خاک جو تھے سردار لشکر نہیں جا کر وہاں سے جھاگ کٹے چھڑ سید کما دیو دونوں او غمخوار ہدم نہ تھا اسلحہ ذرا بخت تین </p>	<p> ہو دیو دونوں نے جگایا اس جگہ جا شہ لکنا یہ بولا مان پرور آنکھوں نے آکے صراحتیں اک نیں غصہ میں ہو شکر کے یہ طور ہوا لکنا میں اک بندر نمودار جو اس کے دم میں آتش کو لگا عجب غصہ نے اپنا گن لکھایا امان ہو دست نکالم شکل سنایا کنجھکرن نے شہ سے جہم خودی سے تو نے اپنے گھر کو کھینچا گو زنی گویا اور جانشین اور مئے لگلوں کا پالہ پیکے مدوش خبر گھر نہ اس وقت پانی کما رگبر سے سبے صاحب تاج یعین ہی ہو فتح حاصل کلیم روانہ فوج میدان میں کرو تم چلے جب بارگہ سے سوی لکنا ہو واجب کنجھکرن کے رام شکر ہوئے جب حلا آور دیو ناپاک کیا نہ غاویں کچھ چننے جا کر شہ خربان نہ ہواں و مل و مل آجے تیغ اور خنجر ہر تھے لڑا جو کنجھکرن راون کا بھائی ذرا ٹھہر و سیراد کچھ تاشا جو بھونچے مخ میں بندر پکھا </p>	<p> اٹھا وہ کنجھکرن مار قضا کا کمون کیا حال جو گندہ زنی چھپر تراشے سب کھانے کاں و کان گیا باریج کو لیکر کے فی القور سیا کی سدا کو آبا تھا ستمگ تاما پھونک لکنا کو دکھایا جو بھیدی گھر کا تھا لکنا کو دکھا نہ ہو تیرے سو اکوئی مقابل کما یہ طیش سے ہو کر کے برہم آ جا را گلشن اور کاتون کو لہا مئے لگلوں کو رکھے خرم شکار ہو اتب کنجھکرن از خود واد کر آیا کنجھکرن راون کا بھائی کر نیلے ہم عدو کی فوج مارا ج عدو کو مار کے خوشل کرین عدو سے ابغرض جا کر لڑو تم خوشی کا فوج میں بیتا تھا دکھا مقابل جس گھری میدان میں کر ملا یا لشکر ہسون تر خاک ہوئے دنبال شیطانوں کے گبر خروشان ہو بھونچے زمین چیل اور ہر سے دیو شیطانوں کے سر تھے قیامت تھی نہ تھی اس دم زنی دھو دھو دھو نہ تو میں ہر وہ آخر خلق سے تب لغت وار </p>
---	--	--	---

جھکی کھنکھانے بند کو کھایا
دلاور نیل نل کو جا بھجھا را
ایسا کر دیکھو برین تو شیطان
بکر کر انک کھینچا دیو نا پاک
سگندہ گندنے یہ حال دیکھا
کھڑا تھا جس جگہ وہ دیو بندہ
شکر دیو دروڑا ست پون پر
گرا پھر خرسیمون پر وہ جا کر
پے امداد او جلد رگوبر
نظر آئے وہاں پر رام جیدم
تھر بکر نورو زین شیطان ہوا
فریب بکرے وہ پیش آیا
زمین پر جب گرا بجان ہو کر
لکھ لکچکے جو دیو عفریت
کل افشان تو فرشتہ جرج پر
شارا وں نے جیدم حل سارا
ہوا بوزور بازو شاہ نکا
موا بھائی نہیں ملے کامر جید
لکھن کی اب لرین مجھے راوی
کما سگو لوئے اگد سے اسی
بسن اگد چلا لشکر کو لیکر
بھیکھن لکھی رگبر سے یہاں
نہ محبتا راج ہو ہوش نغز یا
لکھن جی لکھا ماروں میں لکھ
صفنا حاجب ہوئے لشکر جان

نکل سورج بنی سے وہ آیا
اکھارہ سب لیر دن کا اجارا
چار نکا کے جانب بکشاوا
زمین پر گر پڑا ہو کر جا چلا
بعون ہندان بھو چلا کھا
لگائی انکان اگد نے اگد
نہ اس جا سے ہا سیکو دلاوا
وہ تھا بھاری ہزاروں کا
چھراوٹا لمبی پنجہ سے لشکر
ہوا وشت سے ترسان ہو اظہر
عقربے ماتھ میں خیر کیا
کیا غل شور لشکر کو ڈرایا
تو بھائی فوج اس کے غم سے رو
کمارا وں سے بوجام کی جیت
کر لکھ لکھان سے حال تحریر
کہ فوج رام نے کھنکھان را
کرے تھا کہ غم سے سن سینگا
ہزاروں سال تک ہو غم کے پائند
پکڑا لکھ لکھ دندہ دو تو بھائی
کہ دشمن سے نہ کچھ ہوزور میں
سو سے میدان بڑھا افسوس
پسرا وں نہیں مرنیکا ہیست
برس بارہ جو گندہ بنو دھوا
زبان سے حکم رگبر کاٹے گر
لکھن بھونچے حکم شاہ رگبر

نشتے سے جو تھا بیٹو کا فر
لگائی ڈھکے فرنے بندہ
ہوا سگریو کو جب ہوش اسی
اٹھا جا کر لکھ سب بندہ وقت
کیا لشکر جمع ہوت جا کر
پوشنے میں اکر شالی
ہوئی باہم جو دیو نہیں لائی
ہوئے بیدم دے تھے بوجہ
لکھن رام ہوئے پنے شکر لکھی
ارادہ تھا کہ بھاکے چھوٹا
حضرت شاہ وہ بھو چاکشیت
وہیں گھبرنے لیا تیر مارا
جو بھاکے دیو بندہ ورنل
نظر رام و لکھن کے اٹھا
پسرا وں تو انہیں لکھی تیر
ہوئی را وں کو سنکر پتھر کا
کمایا لکھ لکھ دن نے پد سے
دیا شیو جی سے ہرو جان
یہی لکھ لکھ لکھ دیو شیطان
چرا ناجی نہ ہرگز پرے جانی
بند و کی لکھ لکھ لکھ سزا
اسے بردہن ہو شیو جی کا
وہی مارا لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھن سے رام نے جال سارا
چلا آتے جو مزان فوجی

براک رہ گوش بھاکو تھا بند
پون ست بھی گرس غش میں
تو کھائے گوش میں ہو کر برہم
چایا شورب لشکر نے مل کر
ہوئے سوارا وں انکو بلا کر
لگایا منت با صد پتھا
تو کافر نے وہاں پر لکھائی
پکارا رام کو فریاد کر تب
شہ خربان بھی ہو پنا دیکھو
ہوئی وشت لے را وں کی آں
اجل کے ماتھ تھا کا ڈکا دشت
کر بھائی جان کر تیر کناہ
نقاب کس ہو پست خنوں
جوارا کھنکھان لکھ لکھ راوی
خوشی تھے خرسیمون اس طرح
جگمگ میں ہوا انک لکھ لکھ جاری
نکھ جان جگمگ چشم تر سے
تو بھیکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
چلا افسوس لکھ لکھ لکھ لکھ
کہ کارمدی ہی جانفشانی
سو گندہ گند تھے لکھ لکھ لکھ
نہ بوجہ ویش شیطان دلیا
جو ہوا قبت ای جن لکھ لکھ
ایک امداد فرین کھ لکھ لکھ
ہوئے جا کر نغز فوج میں

بہت کام آئے ریحہ بند گرے چرخ برقع برق سان کرے منقارے ماروں کی پیم تو کی شمشیر جا کر پھر لڑائی دکھایا آئینہ سو کا من کہ راسے مارے تھے سچان ضرورت دان کو پھر بیخ و بختی گراشل غنڈہ کی سے مکان ڈرایا اونکو لٹھیں کے غصے ظفر مائی لکھن و رام کر شک	شکستہ دل پھر پروا نہ کر ہستے تھے نزاروں ہم و مار ملایکے گر پھر بھی اسدیم لکھن کی فوج نے دھڑلے کی موت پھر مقابل ابن اون گر رچی نہ مدد دی سیکھ عجیب فساد ہی راویں پھر جدا تھے ہوا کی دست کا فر سلحہ اور ساز پھر رہیں گئے بجایا بند روئے نعل خنک	ہر دو جانب کام آئے ہوا کا گیسو یہ ان رنگہ تب کہ سچان تن میں دھڑلے کیے کشتہ نزاران اڑ دیا موت شیطانی پکڑے ہیں موت رام لکھن سو فتنہ کبھی تش کے پکارا اٹھتے وہین ظالم کا سر پھڑکے اڑا گر نزاران فتنہ شیطانی ہوئے سے رگھو سے جنگ کے کھنڈ	بہتر و کان فوج چلائے بہا خون جگر عفت کا جب سچی مہیون گرفتار لائے گر گئے آنکر بات نہ تنقا ہوئے تھکے کنان کی جاگی جو ڈالانا پھنس کر لشکر کبھی سبید مارا جان چلائے غصے سے جب لکھن تیرا اگر سچان لب تیرے جب لکھن انکو پون ریحہ بند
---	--	---	---

قلم تحریر لکھنا احوال عثمانیہ

کہ زوہر ابن اول مل ہوئی تھا

ملک کی شعبہ باز عیانی	خوشی میں بچ در پیکار	ہو راویں سر جسد تم خاک	تو راویں کیا غم سے جاگ
-----------------------	----------------------	------------------------	------------------------

تصویر اجانا سیکھنا کا اور سب ہونا سلو خیا کا مع سیر سیکھنا و شوہر اپ کے



اپنے غم سے سینہ و در کی نظر نہ دیکھو ہر کسی پر جب ہو کس جانچ کر اور دھڑکے نہ صحت زان سے ہو چو شاہ ورا ۱۱۰۰ کے شانہ زادہ رام وچھن نہ سونا ہو نہ کھانا ہے پیما پڑی ہر لاش لاش سر زمین پر کما احوال سب اون کے رو کر سلوچن نے کہا ہو خیال غلام یہی لکھ کر چلی ڈولا سنگا کر ملی آرام اب غم کے چلن سے کر نظر عنایت چھپا شاہ کما مظلوم کا تو داورس ہو اگر شوہر کی چاہے زندگی ہو ارادہ لپس عالم میں شوہر کما شہ نے زن اون کے پیر اوسنی مہن میں باسے کے بنا وہاں سے آکر گھر پر چاہر	جگر پارہ تھا عالم نے ایسی تھا ہوئی بہوش و رو کما ت وہ قاتل کس حکم ہدم بہاں مر شوہر ہوا اسکے ماتہ بھان بہاں آکر اسے جگہ اون لکھن خدمت رکھ میں جینا اوٹھا کر لیکے سر پہ بند سر شوہر کو چاہا جان کھو کر زبردستی سے کتب میں لکھن وہ پہونچی رام کی خدمت چل چلون ہر لہ او سکے مان شے کہ میں دیدار شوہر کے خوش شاہ نہ کوئی تہہ سوا فریاد رس تو جھٹون جان تن باخروانی لما جنت پیشش لاسع انور ہنے سر یہ ترا شوہر اگر ہو کھلے گل جس طرح گلشن میں جلی آغوش شوہر میں مضطر کون کر پا لکھن در رام سپر	سلوچن نام زوجہ ابن اول تنب برتا ہوں میں سچ ہوئی ازل سے یہ عاتقی و زبل زمین پر ماتہ سے کلک پرش ہزار دن رکھ بند شوخ وچھن اونہیں مجھ کو ماہی بہیک بان سلوچن نے پڑھا جوت قال کہا کر صبر سن اب اس چن کو ہوا مغرور سب گھر بار کھو یا کہا رام وکھن سے عرض یہ کر لما جنت مرے شوہر کو اسد نہ مجھے امید ہو ای رام وچھن سنی رکھتا نہ فرما زاری جیسے لاکھون بریل خرقہ صا عنایت سے سر شوہر عطا ہو کہا ہنس سے سر شوہر سلوچن ہوئے خوش ام وچھن سے کچھ جو تھی الفت مل صادق سچ مرا و دل سے او سکے سر	تھی گھر میں آو سدم ملو کھن بتا دے تجھ کو مار گئے بہیمات سے بارہ برس خواب خور جو حقیقت سب لکھی اون کے فزون بل میں ہن یو وچھن پڑا نے سر ہر قالب نہیں بجا گئی وہ یاس اون کے چھن پڑا لاون سے رام وکھن کو مری کشتی کا شیتہاں بیا سر شوہر عنایت ہونے گھر مرا بھی دور ہو شفقت سے غم نہا محروم کوئی پائے دشمن سلوچن سے کہا باغی گما خاہو عالم فانی فنا ہے تو فرخ نو علی اوس کے او اسو ربا عصمت سے سیرا اک من ہوئی سر لیکر رخصت باہر ملی جنت بلطف رام وچھن
---	---	--	--

زن فرزند شوہر زند و برادر نہ تھا طالع سکندر باراد وہ صاحب تاج ہر زمین محبت دلیس خنی او کو فنا کی بوقت شب جی لشکر چلے	شہ لکھا نے کھوئے گھر میں خودی سے جو کہ تھا کو دارا مرد کش ہر فرق ہنشین کا کیرنے دے اوستی خطا کی پکڑا کون کہا و لون برور	کروں خیرا ہر اول فسانہ نہ تھا دنیا میں کی او سکے بہت سوچا تو یہ دل میں جانی کیا یہ شورہ دل میں کیا پناہ کشمیر اور مردانہ دل لکھن مر رام کہنے کو نہ ہن	غزیر وک الم سے تھا گرفتار کہا ہر اون ہی میل بار بجا کیا ظاراد سے اوشے کہا کسی کو تاب کیا ہو تھا قال بہن چھون میں یو وچھن
--	---	--	--

سنی راؤن کے اہراؤن کی بات کہا راؤن کے گیسٹ ہسٹ باگ یہی سنگریلا وہ شاد لنگا	نہایت خوش ہوا وقت بڑا دوستی کا پکڑ لانا بھانوں الم من پھر ہا شادی کا دنگا	جواہراؤن کی راؤن کی نظر چلے جیٹا دھر جادنگا تین غرض لنگا میں ہو جیٹا شبا	لایا جام و گلگون بھر کر کہا جیٹا دھنشی آؤ گامین ہوا مشغول دور جام میں
--	---	--	---

بھیکمن نیلے اہراؤن ز لشکر
اوپر لایا لکھن اور رام چندر

مارا جانا اہراؤن ہنومان جی کے ہاتھ سے اور لیجا ہنومان جی کا رہبر
راچندر اور بھیکمن جی کو لشکر میں



موافق وعدہ وہ دیو خوشنوا بہراؤن کو او سدھم لشکار جو تھا پیرا ہنومان دلاور یو پائی دیو نہ رہ کر سے جب	اوپر افار زمین سے ہو سکے پدا بھنج رام اہراؤن سدھارا بھیکمن کو سچو بولادہ بند میان فوج جاد اخل ہوا	شبشب جیٹا جیون بادھر قریب فوج شہ پونچا دھرمین ہوئی گم عقل و سدھم نوزیا لکھن در رام تھے او میں بارام	اندھیل ہو گیا روی زمین پر بنائی کرد سے صورت بھیکمن ہنسلیا سونہر سے دم کو راؤن جی عد پونچا سولین لکھن رام
---	--	--	---

کیا جاوے وہاں دشمن کے جا کر جو تھا روشن رخ الوزین پر سکائیں کچھ بیت بچا شکر نہ تھے سکر لیا نگاہ نہ بیان بلائے دیو اور اونے اوسم خبر اون کو یہ پوچھی لکھنؤ	ہوئے خفتہ بچا گئے بچہ بزر چھپے ممتاز فرخ برین پر لکھنؤ رام کو رکھا وہاں پر نزہت دل نہ لکھتاہ خرا کیا سامان قتل شہ فراہم کھاوین پس بچی جان نام	اور اکریے جلا کر دینا ظلم فضا کو سر پر کو دشمن لی اد ہوئے رام و لکھنؤ اراوسم ہوئے جرت زدہ دونوں برابر کئے سندرین ہی چند کجا سبھی پر جان تھے اونچے	میرے نور کے ہوئی سب تنہی کم فلک سے اور اہو کے گراہ سکائن خیر سے تھے زار اوسم کہاں لشکر کہاں ہیں باشرط خوشی سے دھس کس لیلی بچا بجائے نہ بچے کا تہ خوشی کر
لکھنؤ رام لشکرین پیلا فرشتوں کیا چرخ سے کار کہا سکر لیتے کون ظلم بھجی لکھنؤ شہر کی تھی میں آگے آنے سے فقط برادر کہہ کر ان اٹھا لٹکا بتا دے مجھ کو کس کی خطا کہا نری زبان سے شاہ بیون وہ ظالم ہے سب کو دوست اور نہیں طاقت کسی شیطان کو نہ ابھی جاوے ہنومان لاو پون سے کہا جاو ہوا پر ہنومان دلاور ہنور و خواب یقین آ کہ میں گھوڑی جا کہا نادان بندر کیا بلا ہو خوشی کا ہو بیان عالم سرا تو آیا کس سے اور کام کیا لشکر کے قتل کی پائی خبریں	خیر میں بھون سر چھکا کوئی کتا زمین آزد دمار ور و دربان گزرا سب کے غم صلح جنگ کا جیلہ سنا نہ جانوں پر گیا وہ کون ہی لیا رکھتاہ سے الفت کا بلا وگر نہ جنگ میدان برکات سنا ہو آج لکھنؤ میں یغیون مری صورت لیتا ہو برن مری صورت بدل کیو گوندار یقین نہ ہ ملین فون کو خوش آ لکھنؤ رام لا کر گیا پاتال مضطر مثل سیما خوشی سے ہو گا گانے کا چرا تو اپنی جان کا دشمن بنا ہو لشکر کے قتل کا ہو دے تماشا بتا دے مجھ کو اپنا نام کیا ہے تماشا دیکھنے آیا روہین	غم فرقت سے ہر ایک جان کھو زبان پر تھا کسی کے دین و نوا پون سے کہا سیدنا ہوتا غرض مجبور ہو کر راہ دی تین بھجی لکھنؤ کو کیکر لیا وہ جا کر محبت و محبتی میں کیا وفا کی بھجی لکھنؤ نے جو دیکھا غصہ ہے زمین پر شاہ اہراون نہان گیا تھا پاس ہراون کے راون باداد شہ لٹکا جھنا جو بندہ مہیون کے یہ دل میں آیا دلاسا خرس و مہیون کو دیکر لاش رام میں تھی انفتانی در اہراونے تک جیسا ہو چکا میان میں چو شیطانی کی شاہی میں ہو دربان در راہ گذرے ہنومان لاو ہون جہان میں نہیں نام سے تیسے جگہ نشست	کھنڈ انصوں کو مل مل سکے ادھکا کرے گیا وقت شب بنی مان مجھے نادانی کی سیما زبان سے کہہ نہ اوسم کی سیما کہا سکر لیتے او کو ہلا کر جو تھی شہر طافا وہ چہ چا نہ مان رام سے سب کو تھپ حکومت میں تھپشا نہ مان کہہ بلا لے ہراو کا وہ چین ادھکا کرے گیا رام و لکھنؤ بچن سچا بھجی لکھنؤ نے سنا وہاں تھا فتنہ وہ شاہ بند سینی اوس چاند کے نغمہ جو تو دربان کے اوسم و سکرو کا نہ پر مار کے سامان پر مزہ رہی نہ اندر جا کوئی مالک کے در سے شہ عالم کا تو کہہ عیان ہیں نہیں کچھ شور تھپسے مجھ کو

اجازت دے مجھے جو خوش برابر زور میں تھے وہ لون ہم پون ست کو ہوا اس دم تامل کسا فرزند ہون ابن صبا کا کہا لگا جلا کہ جب کہ آیا ہوا تخم پون ست جبکہ ظاہر در دربان ابرار کی مہین سکان شاہ ابرار کی اندر پڑے اس کو نظر و لون اور ہوئے خوش ام دیکھا نہیں مچائی دھوم مہمون کے سمجھ میں جو گھبراہڑ سے ست پون کو خبر پائی یہ ابراروں نے اوجھا کہا بندر یہاں بہر شہ ہے سمجھا ہو کہ شہ لڑکے میں ان جو چاہے خیر ان کو لیا ہوا غصہ میں ابراروں میں یہ سو مقصد کہ ہو دلشاد و روان ہی کہ لڑکے کے ظالم فتح کی گرا اس خیر سے روئی نہ پائے ہو کے خوش و فزون کیا گیا جو پائی نصرت غلطی سے غرض و لون برادر اہم ہون ادھر اس سے پہونچا خوش ہوئے پالوسن رام و کھن	کہ بہر شکم تو جان برباد مثال شیر لپٹے ہو کے بہم کر لاکھوں دیو کا تم گنگل مرا ایک مشت ہو نیز قضا کا دم اپنی کو سمند میں بچھا شکلم ہی ست میں اسوا بھر جو کچھ گوری جفا اس کو مہمون کیا جیون شیر سے باکانہ بندر کہ ہو کاٹوں جبکہ گلین تر دواسے جس طرح آرام تن ہو لڑائی کیا قیامت تھی نہ ارض مثال شیر نہ خا عہدہ جو بہر ہم خوش لڑائی کا ہو چھا اسی باعث سے یان بہر شہ یہ پیشہ جو عالم صوت لہان اوٹھا لایا جہان سے انکو بچھا کہا کرتے ہو اپنی جان کا دہر اواسے فرض ہو کوشش بہن سیر مہمون پہونچا جیسے حرم ادسی م کاٹ سیر مہمون نے کیا ویا مہمون کو تھا اون جان اسکا تو کھائی سیر ہو کروں جگہ بغل میں لکے مہمون نے بہن بنا عتقا صفت مہمون کے لایا ہوئے خوش ل بھی شہرین	یہ نصرت مہمون کی وہ بڑا رہی کہ دیر تک ایسی لڑائی نہ طاقت میں کسی شیطان کو ہوئی حیرت پون کو کہ فرزند پسینا جو گرا سو رطبت سے اب ہو مشہور کو درج مرانام سنی یہ بات جسم ہو جو سمند زن شیطان ہان تھیں صبح وار وہین ہ وہ عالم نہ بھی کھا اوچھل در کو در اس دم ہون خرانی دیکھ غصہ ہو کے ظلم کیا یک گرز سے شیطان دواہ جو نکلا گھر سے باہر کچھ بندر کہا سنے نہ کو فرمان والی انہیں کا ایک بندہ ہو یہ بندر شہا اس دم ہماری بندش نہیں ان کا مجھ کو خطر ہے نہیں مجھ کو مطلق خوف نہ تھا ترپ کے کہ ہنومان ہیں پر چڑھایا آتش سوزان میں ہو طعام خوش مزہ اور میوہ تر ترپ کر گیا سیدان میں کیا بہر کو بخش کے شاہی ہان کی شہ خرساں شہ مہمون دلاہ خوشی کے وہ میں تھا اور غر	ہوا آمادہ پیکار مہمات نہ ہر دین کسے لکھائی خواسٹ کے زور لایا دیکھا ہوا یہ کس طرح میرا جگہ لیا مچھلی نے منہ میں عیش پلا میں میں کی برین برارم اوسی کے دم سے اوکو کر پھا زور زور جو اسے تھیں مناز کہ آباد کا اس وقت لڑکا جسے کپڑا کیا لخطہ میں بھان ہوا آمادہ پیکار ہر دم ہر کسے طمان کو جنگل سے لرا کہا یہ کون لایا کسکا ہو شہ نہیں معلوم کیا ہو کو بڑائی کے گشت نہ ہزاروں لہو زور نہ کہ بادشاہی ان تن کو پنہیں بچھو لنگا میں ہر دم زنان جیسے من نام بھائی جھایا گرز اس کے سر چاکر کیا قدر کے ظاہر اس مہر کو بتا شہ جلوہ و شیرین مہطر مقابل شیر تھی وہ بگوشا سوی لنگا خوشی لڑکی عیان وہ لنگہ نیل نل در فوج برقص نہ پران عیش کا گھر
---	--	--	---

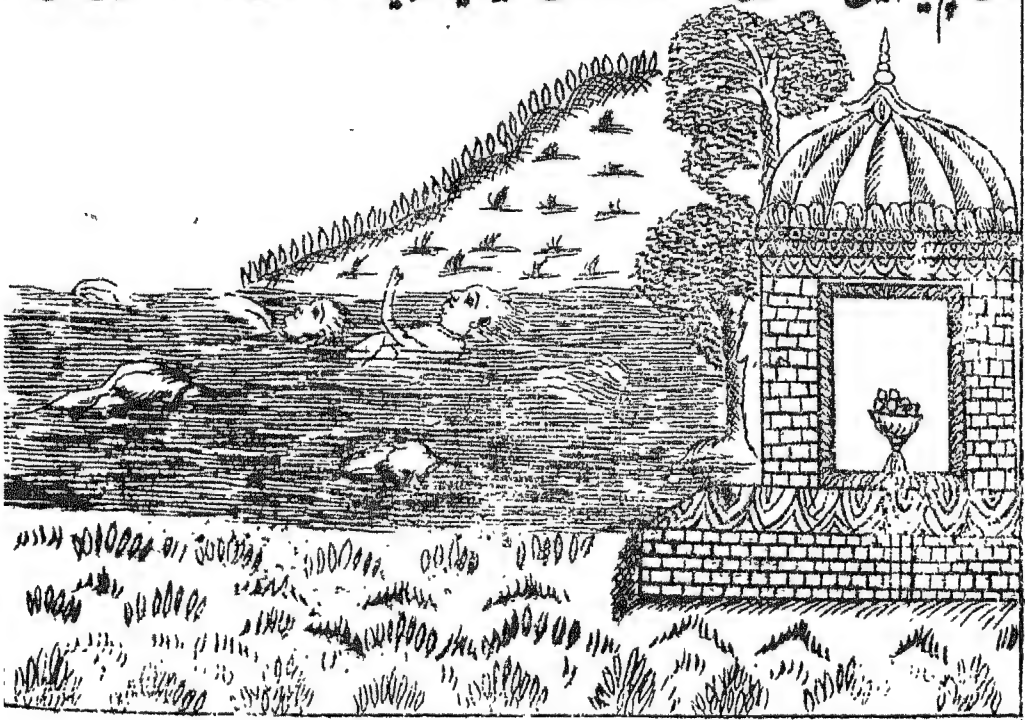
لے بہا شب اندازہ سپر	لکھن اور رام سے ہو کر ننگی	سبھو نے بزم وقت تھا	ہو نہت کو بھان ولسرانا
جو تلمی کرت راما میں لکھا ہی	خلاصہ مدعا اسکا لکھا ہی		
ننگ کی شہدہ باز ہی سارا بچے مرنے سے اہل درجے چو لہو یکایک بوز نہ آیا وہاں پر ہنومان مار کر سب یواژ دور سنارون شاہراہ کالڑا گیا حبید محل سند و درجہ خطا مند و درجہ دیکھو لہو نخل جو درجہ ہی ہو دیر میں پری کو چھوڑ کر مانگی بانس امان ہو جان کی وہ کچھ کام ہو غصہ یہ سنکر شاہ لنگا قدیمی تھا جو اسکا ایک ستور دزارت میں تھا یہ ستور مشر جو تھا احوال اون سنایا صلاح نیک میں ہو راجو ہوا گیشہ طالع ہو مددگار کما دستور نے ایشا لنگا تری خواہش ملی جو کر پرتی زن بیگانہ کو جانے یگانہ رہی لنگا میں قایم راج تیرا کما اوست ہمت سنے پند یہاں تک کہ نہ آئے بہر پار وہ دشمن مرنے دھین لکھا	ہو ارا دھماں سب آشکارا گئے لنگا کمارا دن سے یو پرستندہ کیے رجمی جفا کر اسٹھا کر لکیا دو نوں او محبت میں بنشہا ہی بکیرنا زین سوہن تھا دشمن ہی محبت سے سیاسے ہو بید ادامین اور لنگا سامر میں ہوا ہو عشق میں بیدل تو ناوا نہ پیارے پیچھے ہو زہر کا جا کما مند و درجہ دور بہت تھا اسکا نام سندھ جہر ہو قدت پرورش کر شہر وہاں بہت اعزاز سے اسکو بھجایا کر کو شمش تو ہو دور دور کہ ایک سہل ہو سخت دشوار ترے جی جانکی ہو مجھو سٹکا تو حاضر ہو پستان لہری پر نہ لیوے نام بد اسکا زمانہ مرصع تخت مریر تاج تیرا ولی نعمت نہ ہو سکا ہی ہست نہ غیرت تھی نہیں کیا ہو کر تو بہا م صید جو اگر کھنسی ہو	نرا میں تاج شہ لنگا کا تھا لہو لکھن اور رام کو لشکر سے لایا سنی تکرار اہراون اسچا قضا نے کی جو اسکو رہائی غم شیطاں سے حبید ہو شیا جو دیکھا اسنے شوہر کو پریشا جہاں خام ہو ایشا لنگا مرنا زک بدن اور قدر ہے جو کی اخین سے آشنائی عہت ہو جاہ بیگانہ سے کرنا اسٹھا جاہل ہاں تھا جوں بھیکسکر کا تھا وہ دور ساز گیا وہ اتفاقا پاس اون کما دستور دانا پر ہے تو نکرنا کچھ فدا ہی او دھری جہاں دیدہ تھا وہ دستور دانا نہارون ناز میں ہو دل راجو زن آدم یہ کیوں دل اپنا دیکر یہ کتنا مان شاہا جی بجائے مرا کتا جو مانے ہو بہت نہارون ہاں پیکر دستاں بلاتقہ سیر سیکو نہ لایا نہ یہ انسان مجھے ہو گیا زہر	سنو تو کو زبان خام سے نکلی جو تھا دھین باوہ کروکھایا دفع کرنے کو اسکے وہ گستا تو کھوئی مفت اپنی جان ہی تو پھرانہ بتاں میں لنگا کما ناز واداسے او مرنے جان نہ ہوا زک بدن نہ بھینسا رخ گلزار پر کیا خان لہو جدائی اب ہی شکار ہو ترائی کنو میں میں خود کو دگر کے نہ سنبھل بھجایا یہ دور بہت بہمیشہ مشورہ میں تھا وہ ہزار تو دیکھی غم سے دھین لہو قوی بازو کمان گاتیر ہو تو جو الفت ہو تھے میرے پدلی خرد او عقل میں کتا زمانہ نگاہ سامری سے دل کرین کیا بیا دماں ملک کیسے کر اب تو رام کے سبتا جو میں ہوں مجبور و جاہودی میں لایا قوت بازو ستادون مجھے خواہر کی مینی کا چو دعا بھینگے کمان دھرجون

خطا ہو تری تو نے دوست کر وہ بات جس سے خوش ہو ترا گینگ ترا فرزند ہے ایک بہایا او سکو تلزم میں وسیم کر وہ بھقا وہ ہیں اور بچے ترا این تک ظفر پاؤں سے دشمن لگا قاصد سے جلد ہی کوئے تو کر وایسی دہان قہر راز بر	مجھے اس بات میں کچھ دوسرے کہ اپنی جان بچا اپنے دشمن ابھی باقی بچا ہر پروہ ہر نیک رازندہ دے وہ طفل بنیم رعیت شاہ ہم صہرت میں لے نہیں ہے شک کہ ہر فرخ مت پہونچ کر شہر بہا اہل میں سے کہ ہو عازم سفر فوراً دلاؤ	شہ ننگا کو دیکھا اوسنے پریم کہا امی شاہ لنگا کر تو باور ہوا ابھکت مولوں میں پیدا حناسے ہو کئی شوچی بہائی روانہ کیجیے قاصد وہاں پر ہوا دستور سے سنکر کے دشا ترا این تک ہو شہزادہ با پھر بحکم شاہ لنگا نامہ چہ بلند	کیا پیشورہ دل میں سیم غبار غم نہ رکھ دل میں خوشی کر ستانہ بد جہانیں ہر ہویدا حکومت شہر توجہ اہل کی پائی ترا این تک کے آؤں سے بلا کر کیا پھر دھوم کیسا اہر میں یاد زبانی حال سب کہنا سن کر صبا کے شل تھا عازم سفر جلد
--	---	--	---

ساراز نہان جو راولوں سے ظلم افشای کرتی ہو سہون سے

بہ تولید ترا این تک جو سر ہوئے پیدا شمار اور پاؤں گر کو دیکھ شہ نے ہوئے فور	قلم لکھ حال اور کلبے کو گستا کر وہ بھقا وہ دقت اور میں تھے کہا تھا ایسے سب حال فرزند	ترا این تک ہو پیدا بد اختر شہزادہ عا بہوئی خوش کیجئے ستارا گن کے ہوئے لشکر حجب	نہرا روں طفل تھے ساعت میں پہرہ برگ من بلائے شکر حجب ہوا ابھکت مولوں میں لے
---	--	--	--

مقام پیدائش ناراین تک اور غرق کر دینا تجویز سے راون کا سمندر میں آن سبکا



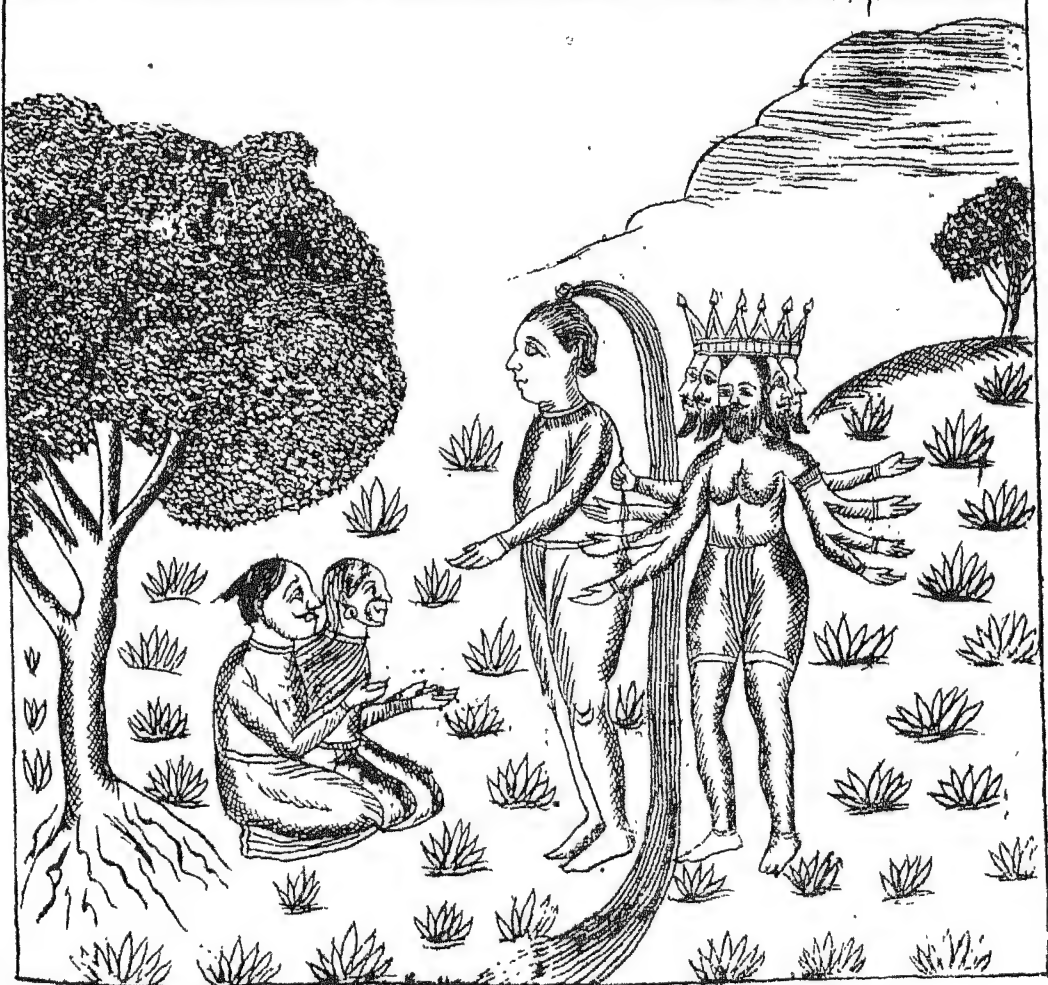
ہوئے جو طفل اس عتین سدا سینہ نچی سنی طفلان چہ یہ بولے سا جی اڑے طلب کے ہوئے سب دن پر گڑا اور گڑا وہاں سے ہفت سالہ طفل نورا سہے اوسجا خوشی سے جلیا خوشی سے سب اوسجا نیا اسی تشویش میں تھے تھنرا	وہ بچہ شبنم پر ہے ہو ہوا ہوئے لڑاں بچی شیطاں ہر دم کرو کیجا برفو لیض سمندر بسجی اگر گے برب لب ہمند چلے سنگ سری گنگا کو کرنا پیل مغرب لب قلم ببارام پتہ شیو کی کی پھر بنو ملکر یکایک سکڑ جی آئے نکو دات	پندر کو دیکھا اوسکا زبون کنا سب کے ہو سیکل بنام بجک راونی اڑے طلب کے ہوئے پر زور کھا کر نخل جو لب گنگا لاشیو جی کامند یہ جا کر بسجی نسپر واپس ولادت کی جگہ مادر ہرے سجھون ڈنڈوت کی نام	کرے برباد مگر ظاہر تو یوں ہے کر دیم سکڑ جی اسد م سیکام کیے جا کر کے نفوس سمند کہ تھے وہ پچہ دیوان شیار جھکایا اپنا اپنا سر پائیز رو لنگا سے تھا وہ کوں شتر وہ مطلق بچہ تھے اس خبر کر دے دی دعا چلیا سمجھ کر
---	---	---	--

تصویر مقام کنارہ سمندر کے برگ رختون سے پرورش پانا مار این تاکا



ہوئی نام وہ پیش سنا دیا رہی بخوار خور بر ہاسر کے خود آٹو اس جگہ لطف عطا کر کہا بردان لگا و ملے باہم نہ جیتے مجھے کوئی زور دین نکڑا اس سے پھر لڑنے کا ہتیک منو غالب کی لڑ کر کے باہم ہوے خوش جٹ و شیطاں آباد نخورد و نوش کھا انکو کچھ خیال	گرو سے حال سن بہار و سار گیان آیا نو وہ صدال لڑ کر سری برہاجی اپنی بھگت پا نرا دین تاکے آئی پاس اُردم کہا برتھم نرائیت کف و لمین کہا مارے گا بھگت پر جنک کہا یہ دیو تاشیطان و آدم گئے بردان سے برہا بہر شاہ تہشیا میں ہے آتہ لہ سال	ولادت پونجے کو جھکایا کیا تلمعین سکوبو گرو بچپن سے وے تہن میں ہی تھا وہی تھاک نئے نمایاں تھے جین جو دیکھا دیو تاہم جٹ سچو پس سرگرو گور بھائی بتایا کہا مانگو جوہن لکھ سٹا وے لڑنا نہ تم پاخرین و تہشیا کی برائے مال و گنج	جو اپنی قوم کا گراٹو پایا تشفی و کی تحفین شیریں جین رہو وہ ضد برہن چھ ہجو خور کنڈالی تھو چو لکھوٹ کو چھ قدم پر سر و دھرو لٹا دھو کر دیو بردان پر یہ کھ سٹایا ہوئے برہا پھل و دے مٹا کہا ہے منو کا کوئی ہمہر سم کے نام برہول سے بیرج
---	---	---	---

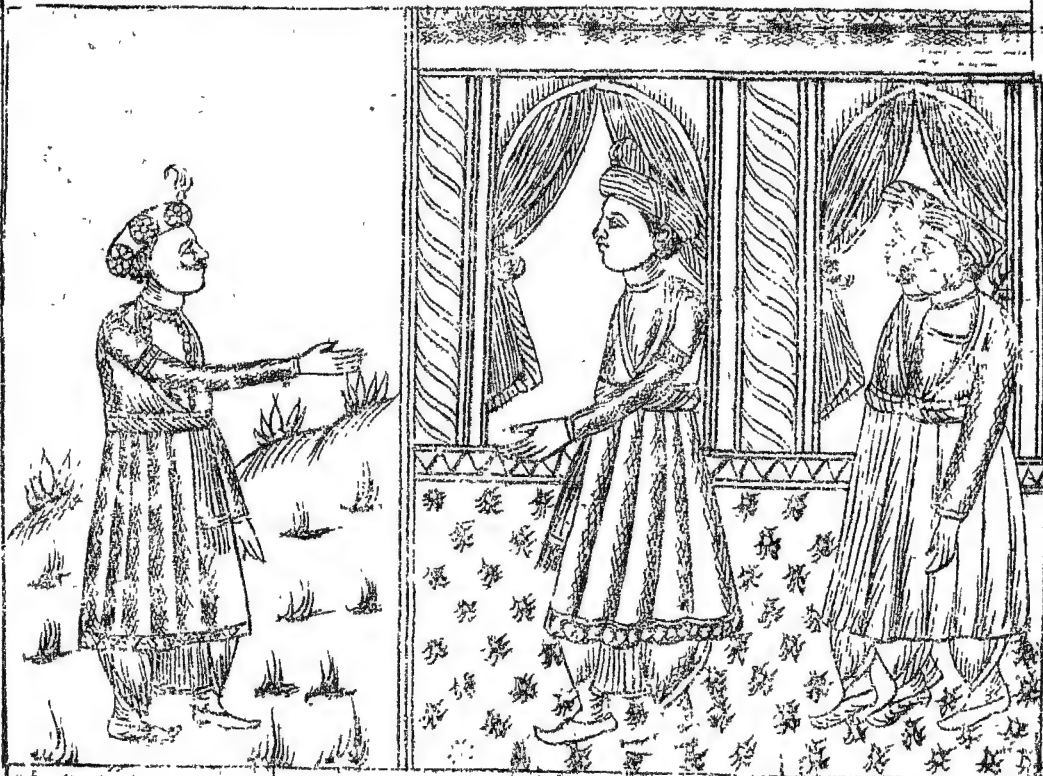
تصویر مقام تہشیا کرنا چند بار نارائیک مع ہمہر اور بردان مانگتا برمھا اور مہادیو جی سے



کھڑے بیکار شیطانی تیرے ہوئے من کیلکیران یہ جو کہا شیدو جی نے جو انکو سونا پڑ کمر پھر کیا ہرنے جو اصرار ہوئے زرد اہم صورت وہ سکا	کہ تھے سب ست بستہ جگر پھر سے دھنی بھی کر رام کے کو خوشی سے سب میرے تم پاس نرین تکیا لہلہ ہو کے ناکا دیارد ان تب شیو جی سے سکا	زمین پر سر دھرے پا کر سر سے وہ اس حیرت انگیز سال نرین کی یہ بوسے پا کے دشن رہیت شاہ ہونی و نونی ابر گئے گیلداس پر گر جا کر لیکر	زبان پر نام تھا وقت ہر ہو کے خوش نامہ آگے دیکھ نہال پتیا سب جی انو اتہ پون بنے ہمشکل یہ سب کامر بہان ہے رات دل جاس تیر
---	---	---	--

ہو سب قدرت سے اوسکی کارخانہ
کہہ لئے کا بھی ہوتا ہے بہانہ

تصویر مقام ہونل کہ جبین بادشاہی کی برلیجانی بردان سے مصورت ہو کر مع اپنے
مشیروں کے اور ملاقات دودھیل سے



کہو رہتا وہ دودھ لکھنا دو صہ پہاڑ تھے لود اور سنگ مہاجن تھے بھنی روار بھو	مکان سب سے قہر تھا ہی شاہ عرض میں ہو کر خود وہان باز شاہ یہ کا شہ	تو اوسیا شہر بہو اسل نہایا فلک سے سر نکایا تو نہ مانو لگے تھے پار بھیگا اوسکے	نرین ایک سہو جران باہ بھندی قصر جو شہر کہیں تو روان بہرست میں دیکھ سکا
---	---	---	--

<p>رہیت تھی مگر ان دوشاد دل بس سے تھی گلشن کو رفت جو ایک سب لو رو دہرتے لکھون تیرین کیا گنج و گہری جوانی شان شوکت باہوت جو تھی دسباحت شاہ کیدل شہر سب کو گنج پور گہری سکرتیا بینک وہان پر رہا کشتاں مکہ بل بانپر ہوئے غصہ گردہ بل کیون نہ تھا ایسی سنا کا وہ نہ گوار یکایک گلگتے ہار دہ وڈل سنی رواد ہوا بل کی جسم کہا میمون لیکر رام کا نام ہوا نادر سے رخصت ہونہ شاہ سری رو بھی سمجھا کر اوسم وہاں تھا بند نامی لو حضور سیدل کرم خاک کی طرح پر خود ہی سے وہ ہوا خود راہوش رہی کیا ان مکہ سچا لڑائی پریشان ہو وہ بھاگتا شکار ہوا ایلو صیل یوں سے کر دینا دودہ و خرم ہاشک لکھون تیرین کیا اوس سیر کی</p>	<p>کہ تھے گنتی مین افزون تعداد حسد نازع کا صحرائیں فن منقش نہریہ با سیم زرتے نہ ہوا تعداد او سما مال و زر کی نراین مکہ او سما جہنمت کیا او شاد سے بس علم حاصل پد مشہور تھا سکر لونا می ملا وہ بل سے گور بجائی بچہ کر نراین مکہ کی خاطر سر کہا وہ بل سے اچو کافی گور سراپ دسکو لگا تھا سخت گرا میمون قدم پر رکھا کے نیو نظر میں ہونا مار دے غم کہ وہ جھکت ہو خوش سکا گناہ ہوا پرست سے دھڑا کر کراہ سد حاکر جانتا سکے کہ ہم بنا شاہ زمان پاکر کے بنایا زبان ادیان سے جو تھا حال رہا ڈال مین وہ مگر بنا کر کہ ساغر میں گلگون کر پیش نہ کشش نے وہاں پر کیا لائی نہ تھی ملاقات اسے لڑنے کی رہا شب بھر وہ بیل لوتی پس پر ہوا کہ تھے جہت کد نظر تھی تھی شمس و قمر کی</p>	<p>نہرا رو نازع ازنا با خست درون شہر تھی شاہی عمارت لکھون گرد صفا و سکا مچھوٹا شتر فیل اسب ایچ گاری مہیا تھے سبھی باب مرست عجب شوق تھا او خوش ہوا وہ بل کے ولین علم کائنات ہوئے جو دیو میون تہا باجم عجب تقدیر کا جو کارخانہ ہوئے جگہ دشمن بن گیا ہار دعا سے بد کو سن کر کے پر غم دعا دیکر کے پوچھا حال میون کہا قدرت سے سب کی غایت سنا میون آیا او گھر کی یون قرب چھتر ساگر ہوئے شندل نراین علم سے پاکر مرا شہان عصر سے لڑ کر لڑائی کلم تحریر کر وہ حال فی الحال کر دازد وقت کا فروغ پیش بڑھایا شہر پاک کشی مین سری سب ہو اوسد غم جہت ہوا جا کر کے دہشت گرد ہوئے جو جہت شہر تھی ہم غم سبھون جو لہوت پیچ نام ہوئے سب دختران نع ہرین</p>	<p>پیر از آب نہر صحران فن لکھون دسکے کاشک عمارت تو سولہ میل تھا چار میون چند سے اور پرندے شکاری نراین تکتا شاہنشاہ غم کہ آیا ناگمان وہ بل نکونام لکھا پڑھے واکتب بل فن تھا پشانی مین آیا پشیم کہ ہوتا ہو جدائی کا ہار تو گور بجائی جسے لکھا ہار ہوا او شاد سے رخصت او شاد کہا آنا ہون ہوا بل سے مین جو کرنا ہو وہی ہو او کشتاں ایسا نہ نام کو اوس وقت کر دھیا کیا طاعت یکر رہی بھول بنا شہر سیستان شجاعت سے خوش تھا ہر وقت مخور سے تھے اوسکے ہر وہ ہار حضور اندر بنا انکس کشی مین ملا یا فوج دشمن کو تیر خاک جوانی کے دنوں میں بھاگ سماں سے رکھی زور و جاکو گویا تھی بچہ راہ گل گل اندر تو دیکھا بندت کو سب ہرین</p>
--	---	---	--

گیا تب بندے دل میں تصور نرا تیک کو سے پیغام شادی پری پیکر جو تھیں نتر جہان ہو کے رخصت ہواں سے چلا زن پاکیزہ جو دلدار پاس	نرا تیک ہی کو کوئی نہ سمجھ ہوا وہ بہرہ وریا کام شادی وہ دین لیوان ہوا و تیک کیا اگر دیان سے گھر کو تباہ نہ کوئی اور سکے گھر تکرار پاس	نرا تیک کی صورت پر کیا غور بیابا بندت کو حسبِ خواہ غرض فسوکے دھڑکے جولالین دیو لوئی زکینا دین نرا تیک کتھا اردو میں یانی	مہر دل میں ہی مسرت فی لہر خوشی دل سے نرا تیک کے ہر ہو کے خوشی نہ پر بار بار تیک یہی تقدیر وہ نشیگر کو جاوین اکھا میں اسے باخوش دلی
--	---	--	--

سنا ہی راویوں سے یہ فسانہ
کہ ہو سکر کے اسکو خوش زمانہ

سند واد قاصدہ لنگا بڑھا آگے گل و گار دیکھے	دو جو بن شہر بھلا تفرقا دیان پر سبز ہر شاہواری	نظر میں شہر تھا آیا وہ خوشتر برائے برگ خوشاخ شجر پر	جگتا تھا ستال لعل و گوہر چڑھا تھا ناگیاں شجر پر
---	---	--	--

بزم آراستہ کو ہوا مل میں اور
اور آنا قاصدوں کا بطلب نار این تک



<p>فرستادہ نے دیکھا جیسے بھر نہ دیکھا شانہ زاد کو شجر پر عجب گلزار سے باغیچہ نادر وہاں دیکھیں کنیزانِ خوبصورت کنیزوں کی طرح ہیں برکت نہ بانو شانہ زادہ سیمین تمسخر کی کرگیا گرتو گشتار مجھا کر باغ اور تالاب سے قلعہ اور محلِ سلطانی جدھر تھا بلا موقع کہ آئے رقصِ راز اٹھارہ اچھے تیس پرستہ اگر درہنقاؤں دیکھے یوگیش ریاکیا سن جلسہ نرم خوشتر</p>	<p>تو شہزادہ کو پایا اوٹھ سیر یہاں اگر کے جو دیکھا نظر بھر ہر شہزادہ نہ ایک ہم پڑی کہ بھیرن بھین چاہ پرانی اجالت اگر باوہین کیوں گئیں تیرا پرستارین سے اسلحہ ہرین لکڑ اور شست کی تجھے شہر وہ پوچھا جاکے لستہ کے گشتار وہ پوچھا او سطر پر پڑھ تھا کیا وہ ساتھ رقصہ کے باز محلِ شہاسی میں نرم طرح لباسِ شکر میں گجرات بندھی تھی لنگی اسکی مانہ</p>	<p>ہو اجران پوچھا باغبان سے کیا بچہ ندون نے عیان ہے جواب دے سکو نہ قاصد دیا بھر ہو اجرت میں پوچھا کون کیا نام ہو تین سبب شہسئی لنگا لنگا یہ ہریشہ نہیں ہم بھیرن آہ چلین لکڑ کے جب فی وہ باہم ہزاروں فیل و شتر اسب و خر پیادہ اجنبی پھرتا تھا در در محل میں جا پڑ گیا تانسا ہر ایک جلسہ تھا شتاف و شہ سپاہ و شاہ تھے کیاں مانہ غرض بعد یک پوچھا کہ شاہ</p>	<p>کہ کیا قانون ہے میں ان کے کہ ہر نادان تیرا گھر کہاں ہے وہاں سے شہر کا رستہ لیا ہے نہیں ہے یہاں خیروں کی کوئی سنح لائی زبان پر ایک ستار کہ جس سے ہو دل حاکم کا شاہ عقبہ لے کر ہوا قاصد سید بہت دیر دیکھے کوہ سپر نہ جاسکتا تھا دروازے کے اندر برہمن بھاٹ کا جس تھا با خوشی سے دیکھتے تھے ملکہ باہم ہوا قاصد مانہ حیران و مضطر چکا یا سر و یا نامہ شہشاہ</p>
--	--	---	---

تصویر مقام جو کہ نارین تاکسہ اپنی فوج اور
 عیال و طفل کے روانہ ہونا لنگاکا واسطے گجرات میں



<p>فرستادہ خط و کیر و خاوی بدر کا حال سن کر چشم پر نیم اٹھا مغل سے شہزادہ کا تیر یہ کہ بندہ ست اور شاہ فی جاہ ہوئی ناصح زن کلام و خیر کرو طیار سب لشکر طفر کا بحکم شہ ہوا طیار لشکر بجے باجے چلی لنگا کو فرین لڑیگا جاسے کر شوہر بر گھر کہا شوہر سے یہ ہم بھی چلیے جو کی شوہر اسکی باغی طور ہوئی ہمراہ شوہرہ زبان زمین سے جب شہزادہ اٹھا جو تھے باجے وہاں کئی لنگا مچا یا شوہر جیتے بجا کر لیا دیکھیں چون نام پر نام غبار شکر و نونی تھا چٹ سٹ رہی سوس لنگا اس جگہ پر یہ تھا راز نہاناں پر بر گھر کہا سب گھسا آئی جو گھسلا قدم چھو کر کے یہ لو لنگا وہ ہوم گنت قاصدا کھٹے</p>	<p>زبان جو ساتھ ملتس کی پڑھا خط شاہ نے ہو کر کچھ کہا بندہ سے نہیں مان میں بنو دیکھن تم رکھانہ کے آہ نہ بجا بادشہ نادان وہ بند ارادہ ہو سکا لنگا سفر کا کر بند ہی لکے کرنے برابر مثال سیل چھوٹا کچھ موج نہو کی خیریت آخر جو ہر سردار ساتھ جا کر چلیے ہوئی اسدم بختہ ہر شکر خواہی صلیح رکیز ان لکے چلا زمین آسمان چکر میں آیا تو ستاروں چھ قیطر چار تے ہوئے بس ندر جی رسائی پر کہ مشکل ہوئی بانچہ انجام سیل تھا دلے نے گردو ہاں مقام ہے کہا لمیٹش ہو کر دلے کرنے نہ تھے ظاہر کسی پر طرف دیکھ کے دیکھو ہو مجا شو نہایتک پر ہر شاہ راؤن طالبان آئے ہر پہ جنگ سار گھرنے حال یو تو خوا</p>	<p>فرستادہ سے دیکھا کچھ حال پڑھا مضمون جو کچھ تھا تحریر فرستادہ سر طلبی کو آیا لو رکھ سے تم ہو کر کے شادان قلعہ سے شہ نکلا در پر آیا مرا مولد مکان پر شہر لنگا چلا لاکھوں سوار و فیل اختر سنا جب کچھ لشکر بندہ تھے یہی بہتر زمین بھی تھا جاؤں کر پڑی رشن جو شہزادہ میں کہا جلد ہی چلو اب میر ہمار نہایتک ہوا اسوار رتھر شہزادہ تھی افروں بر تھر بجے جس وقت باجے بادشاہی ہو م دیوتا اور در گبالی نہایتک چلا نرل نہ نرل اجل کا سامنا کرنا چلا شاہ لنگا یا تیک ناز کا احوال کیا کیت سنی آواز طینور اٹھی کالی گھسا اور کھشور حکومت شہر جو اصل کی پائی یہاں سے بجے میں بعد نور لنگا کی بندس کے جو ابھی کواں</p>	<p>گذشتہ کتاب کی احوال ہوئی تاسیے ستادہ کی تفریر وہی یہ خط ہو جو ہمراہ لایا بلے بلان میں تاسی کا سامان وہاں سب دیو زادوں کی ستیا وہی ہو تھت گہریر سپد کا ارانہ کا لنگا تاشا وہاں پر یہ تھا انیچو لیل میں تے محبت کا تھر باغیر باؤن رہیں مجنوں تھاس اس اسکر خواہی صلیح تھیں سب دجواہ فرستادہ بدر کو ساتھ لیک زبانی ہو نہیں سکتی جو تفسیر ہوئے برسمت نذر کج سپاسی ہو کر زبان کو کھٹا دل کھائی رہ لنگا میں ہر دم وہاں دل خیال نہایتک بد سے تھا وہ گراہ سنو لکے اچھی گھیر کا حال تھی گرد فوج رکھ فوج مقہور سنو کسی یہ ہو آواز پر زور یہاں آتا ہو لڑنے کو لڑائی سنی جو اپنے آواز پر شور</p>
<p>نہایتک کی بل میر نے جناب اٹھے پاکر اشارہ انجی کواں</p>	<p>نہایتک کی بل میر نے جناب کیا شش مثل رعد ہمار</p>	<p>نہایتک کی بل میر نے جناب لکھن اور رام کے قدموں میں</p>	<p>نہایتک کی بل میر نے جناب برہے آگے بڑگاہ دھرم</p>

<p>کہا قاصد واقع اس کے پوتو گر جہاں مثال عدنی الحال اچھے کو مار کر لنگا جرائی لکھن ررام کو لایا بجا کر لیا تیر و کمان سو قوت بدلو پکر توڑا کمان تبر کی بار نیز روں تھکے دم میں سیدم تو پھر نے کو اسے سر اٹھایا وہ لوٹے تیر دست تیر چن چھپے شمن کے دل پر خار بنکر تو کر گشتی ہم کھنگ جو ہو تو داشت اس ظلم نے پیر</p>	<p>نرانیک نے دیکھا ستون کو قد و قامت میں بڑھ کوہ شمال سمندر پھانڈ سکہ سیتا کی ہیتی تل سے ارادوں کا بند ہو نا راض تناسکے وہ لو طرب کر کے وہ ہو چکے نچو کو پڑا دیکھا یون نے جو ظلم گھڑی پھر بعد اس کو شوں یا کمان بازی تھی اس کی طفل بچ کل نشان تھکے نکلتے سے پر بحوم دیوان تیر لہر گو ہو ہو ایتاد یہ سنکر دلاور</p>	<p>تو مارا ایک نعرہ پھر اسی ن شال شیر غران ہو وہ فرین ہنومان نام نہ مشہور بند سجیوں کو ہ کو جڑے لکھا بلا شک سے لہین جملہ کر گیا یون کو کسے پھر اس دم نرانیک گر ہیوتوں ہو کر مرا حب بھی نہ وہ سخت کافر کہ تیر وں میں چھپے بل پر اس دم ہوے خوش یون تھکی تیر کی کہ ای بندیرا ہو جستا چلا تو ہو معلوم محکوز ورترا</p>	<p>ہو پھر پچے پائش کر کے ہنومان بتا یہ کون بند ہو قوی تن دیبا سچ کہ ای شاہ دلاور اسی نے کال ہم دیو مارا شکر کیریق سان پچیر گیا یہ چاہا لہین مارے تیر اس دم غصے سے جبکہ مارا دست پر ہو مارے ہر سر سر کٹا تھا کر یہا تک تیر سر کر تھا ظلم جو انہری ہو دیکھی ست یون کی یہ لو لہٹیں سے وہ دیو ناپاک سوی بندر جو سنگیش شمشیر</p>
---	--	---	---

قرینکا کے دس س کے فاصلے پر ہنومان جی کا پونچنا اولنگا کا کٹے ہوئے جانا



<p>اگاؤ پریشال سنگ مارا لپٹا حلقہ دم میں شکر نہ مٹوڑا گھڑے بندھے اسدم لڑو لووے تنہا وہ دلاور مع لشکر لڑا ظالم لڑائی کے کشتہ نزاروں پر شیطا جو نہماست پونچھ اس جگہ کسی کے ہاتھ میں تھا شکر ہوئے انگڑوں کی جیکہ تال گریزان ہو گیا جس وقت شکر ملے تقدیر سے سب کچھ بندر رات تک اس کلمہ کو شکر سلجھ کر تیر جون ف سے دیکھا حال رکھ کر غصہ کر یزاروں جدا دیووں کے کیر رہی تا شام جب سجا لڑائی بچے بلبے بڑے سب کچھ بندر جو تھے دل سے بغض میں تھی سجدہ دیووں کو تھا فالت گئے آرام کہ جس بکرم رام شہرہ اونچے جو دیکھا جگر بند ہو کشتہ برادر پور جو کہا جا کر بھی دم قت پیکار ہوئے پھر نزاروں پر شیطا زائیک کا بالو اور کینرا</p>	<p>فرحانی لکین م نہ مارا گرایا اسکو پھر رو زمین پر شکر کو کیا گھول کر بیدم ہوئے خوش ہوتا اسدم فلک پر پونچھ نے بھی کی زور کا لڑائی وہ لڑتے لڑتے آیا سو میدان بدو کچھ گیا انگڑ دلاور شکر لیکر چلا کوئی نہ پیکار لڑے پھر رزم گین پونچھ لڑائی ہوا غلجین انیکہ یان پر شکر سیری کر واسی دلاور بڑے آگے بھی اسدم فاسر ہوا لشکر وہ سب خفی تیرے دیکھ کر تیر سر انگن کیا سر تیر کٹل گیا مانند شمشیر ظفر کھتا تھی کے ہاتھ لڑائی پھر رو کر کے شیطا نو کا شکر اجازت بھی بھیج کو ہر آرام قدم رام میں بیتہ میں بندر گیا سب لشکر اسی با آرام ہوا بس کچھ اسکو دیکھ بندر کہا راون رو رو جان کچھ کروں ہر وراور کو کینرا غذا بندر ہو کر پانچ پانچ بستان میں پونچھ لڑائی</p>	<p>جو اسے اور بھی دشت مارا وہیں پھر رزم ساگر جادلاور لڑ غصہ سے بھینکے جو شکر جگا بعد یک گھڑی وہ دینا خروشان ہوئے مہوین لڑائی جہاں ہر رزم کہ زخمی تھی عقبہ شکر کے سر تیرے بندر مقابل حریف لڑا شکر کے چاکر ہوئی کیا لڑائی ایسی لڑائی کہا اسدم کہا تے دیو پانچ جو اندری کر دیش تمہیں لڑے اسدم لڑائی شکر بہادر رام منج خشم پا کر ہوا تاریک نیکار روشن دلاور دیر جانب تھے پیکار لکھی تھا کشتوں کی بیان پونچھ اور انگڑ بچھ بندر گئے سب سے انگڑ پانچ پھر حشر سے بھاگ لڑائی زائیک ہر پونچھ پانچ کیا گشت اسدم کے پیر کو دیکھ دل خستہ لڑائی جو میں پانچ پھر بندر شکر ہوا ازاد عم سے شکر راون ملی ہر دوری جیتی دست سے</p>	<p>ہوا دندان غصہ کے مارے تو گھڑا دیو زادوں کے پیکار سمندر میں ہو وہ غرق مارے ہو پیکار جوئے اجنبی کنوار گیا فوراً زمین لشکر کے اندر وہیں جگہ پھر لڑائی تھی مثال سیل جھوٹا شکر تو باری فوج دشمن کی برابر کہ دشمن دھان پر مار کھائی نہیں ہو رزم یہ پونچھ پیکار لڑویند کے کر رام میں اندھوے میں عاجز خروچ انھیں پھر لڑائی سب پیکار گیا پھر نور یا چشم ہر تن شہر اور سنگ لڑتے تھے ہر گناہ شکر کو رسد ہم ساچر جھٹکے اگر کے رکھ کر قدم پر ملا دونوں نقد شکر تال تنہا تھی قدم رام جندر طوفانی سے تھے بس لکین کا کہا وہ بھی سیالابا تھا ہر کے بہت لکین کی سخت طرے صدم ہوئے کینر ہوا تو تاشا باہم تن تو پایا عقل میں سکوت سے</p>
--	--	--	--

<p>علیحدہ ایک کان میں چٹا بھیا یا ہوئی خوش دیکھ کے خوش نشین جہان دوری تھی شاہ راہ کہا او شاہ سن لیری کفار بہر تقدیر ملک مال لڑکے کرو گلیا نے لے سے فراموش کرو بردان پا او شاہ شاہی</p>	<p>محبت کر سبھی قصہ سنایا دیا حکم اسکو بہر ترحات ہوا اگر خوشی سے جلوہ انگن کہ بیدار شاہ سترین ہو تو سیار بچا دے نصف کو تدبیر کر کے کرو خست سیاحی کہ بعد بوٹ و گر نہ ہو وگی آخر تباہی لے دو دوری لہا رہو کر</p>	<p>تواضع اسکی از بس کی خاطر شہ لنکا ہوا جنت خوش کام زن دوری اسوقت آئی وہی انا ہو اور دنیا میں قتل جہالت کو نہ ساقی تو میں کام نرائنیک لے سپراہ اہم نہ آئے خوش سے یہ کلمہ بند وہ خفتہ بخت سے سوئی واپا</p>	<p>حق خوشد امنی دل سے لو اکر اجازت دی سپر کو برام قدم چھو کر بیت کی جہ سانی کہ مطلب نہ ہو کہ اپنے غل کہ ہوا خیر تب آخر کو انجام ملو تم رام اور کچھ سے بچیم ہوا اس علیحدہ وہ تھو</p>
--	---	--	---

ہوئی جو جنگ و م دو ہرے روز
 نرائنیک ہوا غم سے جگہ سوز

<p>ہوا خورشید رخ جسد نمود دایرون نے حکم رام چندر</p>	<p>خوش ہوئی پردہ میں کیا ہر یکایف سے گلیہ اقلہ ز</p>	<p>ہوئے بیدار رکھو اور کچھ سنا جسد نرائنیک نے حال</p>	<p>سبھی سدم ہو تیار بن گھن نکل آ یا قلم سے ہو کے بحال</p>
---	---	--	--



سبھی شیطان لنگا کے لباس دیا پر کوہ تن ہر پر من تھا دور و جنگ تھی اس دم نہ بڑھا کر دم لپٹے دیو ناک لڑے یا شک و پس و پیش نہ کمان تیروان اسنے کی سر سیر گھیر کی بیدل ہوئی تن انگ میں لپٹے دیو باک پھر آیا جس گھڑی انگد دلاہ پستار اسکے مار تیر جسد وہ نیز و چین کر دیو سنگ لکھنچے اسیدم زنگہ کیے کشہ نزاروں یونخوا بھروسے فتح کی ہر دھمک کیے بیت و پا اور کاٹ لی فلک دیو تو نسنے تماشا ہوئے جب بہر لڑنے لڑی فلک جا کے برسانے لگا تر بنا جو تو عدو گر دیو شجر زائیک نے جھلا جلا یا گر اغش کھانے جی نہ ہوا بیدار پھر اسوقت لشکر شہ خزان سپاہیہ بنا کر جو پھینکا اسکو جو طرف کھا کر اٹھیا اتن سپر کو اسے رو کر	ملح اور مور کے مانند آئے کمان و تیر نہ ناوک فلک تھا ہوا سوچا و لیکن رام لشکر غضب سے انکو پھینکا ہر خاک فلک دیو تاہوتے خرسند ہوئے زخمی نزاروں کچھ بند مدد چاہی لکھن رام سے آڑا غصہ میں انکو لیکے انگد ہوا ہر نرم اسکے یک سنگ کر اوہ زخم کھا کر کے بعد غم کیا پھر لڑے لڑے اس جگہ پر تو اسے دیو صدم اس جگہ پر قیامت تھی گویا اسد و پکار ہوئے غٹ پٹ سے بھی پیکر برائے شجر کے جھونکی لکھنچے لگایا تھقہ و کیا تماشا دل شیطان میں شیشی تیر خیر بھی برسانے بدویر مجھے بھی تجھے جو کین برادر شہ خزان وہ بھلا بھایا دوبارا اسکو پھینکا اٹھا کر بڑھا دیا جھون کی طرح کہ مرنے کا نہیں ہر گز تمکا کر اوہ پیش شہ لنگا کے جا کر جو دیکھی جان گیا پلنگا کے	ورنگا کے ہر سو چار سو پر غضب کی وہاں پریش تیر نظر آئے گریزان کچھ بند سباز یک طرف تار کا فرزند کہ اتنے میں شہ غفرت اچھا کوئی حیرت زدہ کتا تھا بند وزیر شاہ بہا بلیمان پر گیا خورشید کے نزدیک لیکر سینہ شیطان کا سردار تھا کر انگد دمان جسد میں پر خبر گھر نے اسوقت سنگ اوہ انگد کو جسد میں پوشا کے ہر ہاتھ جسد میں چور کے پوشا اور انگد ہر دو شمال بہت پھر نشا چر جسد اگر مچائی بند روئے دھوم دھن ہوا اسدم ترانیک غضب خوشان ہو کے یہ بولا سنگ شہ خزان اس کل کو سنگ لیا وہ چھین نیزہ شہ سنگ بہت تدبیر کی ہو جاویمان لڑے نہیں یہاں تک پھینکا لگائے مشت اسلحہ لم کڑا کہ اچھے سنگ پیش راون نزاروں کین پر جو چکان تھا	پسروں چرھا لشکر کو لیکر ہوئی اسوقت فوج رام و لکھ سہوان گونج کر ہوئے لکھ دگر جانب ہار ز کسیری سند درمیں یوزادو کے وہ ہو چکا دیکھا تھا کوئی ہو کر کے مضطر بصد کینہ لڑا انگد سے اگر ہوئے سب یو اسد غم کلک جو اندری میں ہر شیار تھا وہیں لڑے پوشا ہوئے لکھن چھوئے دیوین ہا کر قدم نہام کو لیکر بڑھایا لڑے سب بند نہیں چور کے لڑے نہیں لڑائی ہو کر لیکر جو پھینکا وہ گرس لنگا میں کر بہت تیر ہوئے دھوم دھن ہوا عازم زمین سے انگد کہ تھا جھوٹ پیش را پندر کیا حاکم شاہ لشکر لگایا سینہ شیطان کڑھ کر لڑے زور ہا کجبت شیطان کہ کلنگیا اور پھر خون پکر کر پھر ایا جیہ خوشوار اٹھا مسند سے شہ ہر جاو پلنگ شہر لکھن عیان تھا
--	--	---	---

ہوئی فوج زانگہ کے یزان سپاہ رام تھی بریک نوزاد جناب ام اور چمن برادر دو بار احب گیارا ون خبر کو	سے لنگا گئے ہو کر ریشاں لگا ہ لطف رکھتے تھی دشا خوشی سے روئی افزا تھے نہ تھا کچھ ہوش اس دم تک کہ	ظفر پاک بھرا جی لشکر رام گئے سب تھے چمن خن تھوکر پوست اور وہ تارا کا فرزند محل میں سکے یہ وداو پر عمر	مراد دل سے تھا ہر دل خوش کام سے لگد پونست تھے دلاور سے خدمت میں گھر کے تموند ہوئے نالا لہند فریاد پر عمر
--	---	--	---

لکھا ہو جنگ سے جہ کا جواحوال

آٹھ یا نمنسے نیرہ سحر کا یکایک کھل کر کے زخم زدہ لگا اٹھا وہ برساتے شکر گیا تب کیسری بندر فلک بزارون ترسوی کو کیا سر میںد و گناور سکر بوسہ را تھا پایہ منوگر کو تو ناجار چڑھا لنگا کے گنبد پر کیش تلی اسکے جبرے بوشطان انھیں لاد کوئی شیطان بھکر شاہ لکھتا دیان پر تین برہمن وہ لیے گلسار تھوڑے کچھ لنگورہ زر مچا بل جل ملائی لنگ زن غفرت کے مارا جو دم سنا گریہ اسیدم ابن اون کہن بیجا بد ذات بند زن لوان کو چھڑا پھر اسیدم ز زنگ تھیں اسدم زخم کھا کر پکر لشر چون کے بندرون	تھیں برت سے چھینا اپنا رنگ ہوا البس شکر گین پیش روہ لکھا تیر کا ہر تیغ و خنجر نہ پایا آسنے جادو گر نشا جہاں تھے لکھن اور رام چند دوید کیسری اور انجی کنوار ارادہ کرے لنگا بہ سکار براک کا تب سے پھر اسکا کیا کھیر ز فوج ان میں شوتا لان وہ رتبہ میں سہ سردار شکر چلا حد لک مع سردار شکر ہر اک بندر نے تپا کیا دا بلندی سے ہر اک پھٹے تھما ہلین صر سے جیسے گرگ شکار ہر اک حلا رہی تھی دروغم گیا لنگا کے اندر دیون تمقن چھپے مجھے لڑے اگر سائن جیل کندہ کیے ہو کر کے باغ بحالت غش جو اعطایا کھایا شوق سے ہر جا سچو	جگا شاہ شکر ابن راون سحر بھکر کیا اسدم تماشا بہت بندر جو مجروح زین مثال برن تھا تیر و من جو بڑول تھے وہ بھگت بریکار برسد میدان کا لیے ہاتھوں نخل سنگ کر اسے اس جگہ سنگ شد لنگا نے سب طمان کر چو پھیکا کوئی اسکا م سے چرے جا کر قلعہ چھین لنگسہ سر کیے رو جفا سے کیے بال جیبت طمان و شجر مچا بل جل جو اشکر میں بند مچا تھا شور و غل ایسا دیا جو نعرہ زن ہوا اسوقت بخت مقابل ہو وہی کر میدان گرا کر کہہ رکھ کو تو روڈالا ہوئی طمان سے جگت مائی ظفر پائی ہوئے دشا و بند	خود سے جو کھتا ہجو ہم چھپا جا کر فلک شلے تھا شا لکے اگر یکایک تیرن من بنایا تھا اسی جادو کا کرن چھپا ہر ادھر ہو کر ریشا اڑے لکھن تک جھج جھج مثال شیر زغان برک شجر بھی ہاتھ سے پھٹے کہا نا کید سے اکو سنا کر مرا دشمن ہی ہو گا نشا ہوئے خوش بندرون و کھرا بچا اسدم نہ تھائی قضا سے ہوئے بہت بالا کھون شکر گئے اندر قلعہ طمان سکندر یہ بہشت تھی گر گردون ملک زبان پر تھے ستم سے کلیم اگر دعویٰ ہی مردی کا کھن پہلو ان ویر برک طمان مارا رہی وہ پیکل سن لرائی ایسا ہر نام ناسچے اس حکم پر
--	---	---	---

وہاں سے کہے شیطانوں کو سنو بیکرم رام لشکر ہوسکے دشاو	پھر شمس تن ہوئے باؤن گھیر ہوا خیموں میں نے اپنے آباد لشب نگد و لاو اور ہنواو	بھری پا کر ظفر جیج بند لکھن اور رام جی ہرم خوش کرین تھے رام کی خدمت کر	گئے مست بھان لنگا کے لشکر شاگو شنی بکار عام شکر
چہارم جنگ ابن شاہ لنگا	تپشیا شیو کی کر دیتی تھی ڈنگا	چلا خورشید جب نرہ اٹھا کر یہ غوریت ہمہ چڑھ کر تھک پرہیز و خیر سے ستمگار	رہی یلیا سن فی شب گذل ارایہیل تو سن بر دلیرا رمین تیون گئے وہ آسمان
سیہ و سخی زمین سے آسمان جو پائی لشکر شیطان کی آ شجر اور کوہ کو جڑ سے کھڑا کھڑے تھی رگئے تصورات نزول میں میں تھی کچھ حال	تو بجا کا لشکر مہ منہ چھا کر چلا باجے بجا شاہ ستمگر ہوئے گمراہ کے ہمہ پیکار انڈھیر ہو گیا لشکر کے اندر ہوئی بندر بھی بھاگتے شیطان بچہ و پر جا کے مارا تھی مابین تھے لازباں شکایت تھی مان دم بچہ نچلا	جو تھی تدبیر خیر کی کی پاپ دغل بازی شکر کی جو پائی سیہ ل کام لے آسجک پر عجب پو لوصین سیل مان بچا شال شیر نر غران تھا سبزر	جگا راوین ہرمو کر کے مضطرب پیادہ اوز تھی اسوہ شیطان پرندہ بھی ہمارے سپر ہوا تو پاسے جا گئے سب بچہ بند وہیں غصہ سے کی نڈان کی پڑا ہل چھی ٹک کے اندر سیہ قامت قیامت کا نشان تھا دم اپنی کو کیا سیدھا ہر جا کر

تصویر مقام جنگ چہارم



<p>دُم لنگور کیا نوکِ سنان تھی سیر و سب چڑھے دُم کرہانی بزلزل لشکرِ شیطان میں آیا اندھیری ات میں تھے دیو کا اندھیرے میں تھے اندھیرے کمان سے تیر کر اُس دم کیا سر سپوٹ خوش پھر بر مہم اندھیرے بدندان تیر تھے جو ریچھ بندر تیر اور تیر خیر توڑ دے جو پھینکا ایک سال کو اٹھا کر چلے اور دور اور آتھ تھے دیو گئی شب بھر شہر خاور ہوا ترتیب کس نے دیکھی فوج رکھ وہاں تیر اور خیر چلائے نیر اور دُن تھے نفس میں کچھ بندر خیر و زبرد سے کچھ فی بی تھی ادھر جا کر وہ لنگر انجی کوا رہی وہ نہ لک یسی لڑائی وہی وقت آگیا کیا اُس دم لکھی رام کے ہو کر دیو ہو سب خیر میں و با حکم کھر ادھر شب یوں کو ہوش آیا پون مال سے سب کچھ بند کہا لنگر نے اُس دم اُس دن چلے نسا د لنگر اور سونا</p>	<p>بجنگِ عفریت دنا و نشان تھی یہی سپر زبان آسمانی وہاں پر بند روئے نعل چلایا سلاح جنگ یوں اُن تھوڑے تو موقع باگے عفریت لشکر فلک پر تھا گو یا خورشید نور سپوٹ کیا رگی دیو دُن تھے کے کیا رگی لشکر کی اند لیے سب چھین نکال دُن تھے پوٹے بیجاں سب گر کر زمین گنا میدان میں کشتہ کو دیو لیا دم بھر دم نہ رہ چلا ہوا بس غم سے ازل میں حال ہوئے غش و برد و لنگر جلا ارہ میں تھے پشیم ہ سر شاگوئی زبان پر دم تھی سنگر سے ہوئے لنگر کیم چلا کہ تاثیر فسون کسے دکھائی ہو خوش ام دیکھا اندر کیم سے خاموش تھے خود اُن کو چھڑنے کو گے لنگر کا مندر ففس کو کا کر خود کو چھڑا لڑے دیو دُن کیم پر نام لکھ لگا کے رام سے اُس دن چلا میان ہ لے دیو اُن شیطان</p>	<p>لکھو دُم کی صفت لنگر کا طمانچہ جب لنگا باد ازل کا ہوا اُن میں کاشنہ ہم جب ہوئے سب و شیطان جلا جو دیکھا رام نے اندھیرے جو دیکھی وشنی ناوک بیدان غرض شیطان عفریت دُن تھے سیہ دیو پر ہو کر عفریت کا ہو خوش تھوڑے دُم کو کھار کدو مثل توڑے سر سے وہ تھے ہمراہ مومن لکھ خدا کے ام نے وقت ہوگا لیا ہمراہ لشکر دیو شیطان کمند ہونے نہ لکے جلا شہ لنگر نے دیکھے زچھ و بند لنگر تھے وہاں پھاٹ مار سحر کا تیر جو اُسے نکا سر اُسے بردان تھا برہا کا پون مال سب لکھ کا پے دیو اُن سب کو رام نے تب چڑھے بیاں ہو کر قلب پر پون مال تھیکے پاس کر کے لشکر پس شیطان اظلم چلو جلدی ہویت رام پر چھا کر اپنے دُن و لون لنگر</p>	<p>زمین سے ہو رہی آسمان تک گر دھم سے کہ دھوکا تھا چل کمان تیر اور خیر طیب تو کام آیا وہاں پر ام شکر اندھیرے میں عجیب مشہور ہے سبھی تھے ریچھ بندر کیم چلا کیسے بیجاں بغیر بکوہ و اشجار برکت سے کالے کالے ناگ اسیر طلقہ دُم کر کے لشکر سمندر میں چھوڑیں اُن شہم مرسا جو بند روئے جنگ کر کے لیا اگر کے گھر کش میں ناگ براسے جنگ لکے پھر مہم پھنساے دام مومن ہم تھے قص میں ہیں سب بید تیر کہ باز دے قوی ہر تھے لنگر گرے بیہوش ہو دُن لنگر لڑے دو پر لکے اُسے چھکا اٹھے سب لے تھے جی کا عدو ہوئے گی حاصل ظفر ہو اُس دم مخالف جنگ میں تیر جو دُن ان ماتھے جو کہ مضطر رہا باقی وہ دن یکہ پر حکم لنگر نے کہا بتو جو بہتر لنگر تو لکے کرے شاہ وہ</p>
---	---	---	---

گر وہ دیوتا نا خوش ہو سب ہوے غصہ کیا ہے تیر کر سر لکھن پر کر نہ زردن تیر کو سر نہ آئی ضرب اُسدم کچھ لکھن لگا دہ تیر سحری جب جگر پر بنائے سحر سے سب سچو بندر ہوے بزار بندر کچھ کیسا بار کسی اُسکو بچا نا اُسدم جو یاد آید اہل ارون کا احوال لکھن نے تیر سحر اقلن چلا یا طالب اُسدم کیے جانوں اور خر لکھن کے ساتھ جی سب آیا لکھن جی کو محبت سے بچھایا کہا لکھن نے کچھ سے کہ بھائی لکے کر نے سحری تو ایں اُسدم جو سحر شیو کو اپنا بھکت جانو مناسب ہو کر سب بڑا تھوچی زبان لکھن سے شیدا کا وصف لکھ انھیں باتوں میں گئی ری دو پرت دعا ویکہ لکھار کچھ سے پیہم پسراون کو وہ مارے بہ پیار وہ ہی سحر بھکت میں افسوس کہ دھور اگر کے پرت پر بچو پیکر جس کے مناجا دہی گئی کنوار رہی کچھ دیر تک انتظار ہی	لکھن نے لی اجازت اُسدم سے کیسے بھان ہزار دن بوسچر اکھار اکوہ کو جڑ سے پکڑ کر مخالف دگنے لیکن دہل کر گرے بیوش لکھن بوسچر کے مضطر فون کر کا سحری سحری تھا لکھن سحر سے تھا سنگر کو سر و کار کہ شیطانی بلا ہوتی نہ ہمار پوٹ ہو گئے افسوس بھائی سحر کار لکھن سب اُسدم سے سٹایا کہ عازم تھا بھگت شاہ رگھیر قدم رکھ پر سر کو جھکایا پوٹ اور انگ کو بلا یا پسراون کے میں شوچی سہائی دے خوش نام تھے وصف ظلم ولی الفت سے اسکان مانو رہو بھکت میں تم ساتھ جی کے ہوے شفیق تر خند لکھن تو آئے دیو لکھار اُسدم نکو دت کہ بر حجاجی کا ہے پیغام اُسدم کیا بران یہ برجا کا اظہار غنا شب اسکو لاوی نہ ہو پھول لے آؤ جا کے دھور کی کونچا کہ آوے رات ہی میں نہ لکھن پیشیا دیکھو اُسدم دھور ماری	برائے جنگ لکھن جی شتابان جو دیکھا حال ہی لشکر کا اتر گر اُسے جب لکھن جی پرست بوسچر میں اُسدم ایں اون وہاں پر کام آئے سچو بندر وہاں سے جی با ہم وہ لشکر سحر سے بھگت اسکل بھیج لکھن لکھن جی ہم چلے دیکھا کہ اتر اوسے وہاں لکھن بوسچر نصیب وہاں میں گیا ارون کا بیٹا ہوئی جی نام تب مول سے لکھن تلطف نام سے پھر لکھن رام نیل سنہ بندر بھیج لکھن سہنیں بھو لکھن ہو گا زیر کہا لکھن نے کر کے لطف سب پر ملیں اسکو دیا تھو چار پیرنج نیل و نیل بھیج لکھن خراسان سچھ لکھن دو با ہم ایک تن میں لکھن نے رام نے لکھن کو یہ عظیم رہے شب ہوئے جی مہر نور جو پرت نام دھور اگر پرت مشہور یہ لکھن دیو لکھن کو سر ہمار وہ ہی نام میں مشغول ہر دم بھکر نام فوراً لکھن کنوار کھلی جی لکھن وہ دہل کی لکھن	چلے لکھن دھور میں شوکت شان چلا لکھن شتابان میں وہ سر جیل سے کو شیطانی فون سحر سحر پر چلے ہوا وہ ناوک لکھن کہ تھے سب غم میں لکھن جی مضطر سحری بون نے کھا لکھن جی فون سے طاق تھا وہاں ارون ہوا بوسچر سے شیطانی لکھن کہ بوسچر دیو شیطانی لکھن پرستش میں ہوا مشغول و سجا پھر خوش ہوئے لکھن رام رکھ کیا پائی اجازت ہر آرام شہ خراسان بھی تھے افسوس نظر پتا ہوا وہ سہل لکھن جی کہ ہم اوسچو جی میں کیا جی پیکر فتح راحت و ذکر اولاد اوسچو شہ میں دانگ اور ہنویان ہے سحر بھکت میں جان اور تھیا یاد دہور و لکھن کہ یہ لکھن اگر اوسے یہاں لکھن کو کا پور ملیکا اس چلے لکھن کو کا پور پوٹ سے کہ لکھن نے پیار سوا اس کے نہیں دیا کا پور وہ ہونے کو چلا گیا دھور لکھن نام کیسے ہر دہا ہم
--	---	---	---

<p>زبانِ رام کا پیغام دیکر ملا کر سپر سے شاہ بندر غرض ہر ایک سے کہے ملاقات شہ خاویر ہو ایدار جرم حکام اہم سب ان میں جا کر کروڑوں دیو تھے جنگِ دلاور چھپا چادوسے پہنچا چھپ گیا ظاہر سپا پنا اپنا احوال احوال پر نہ جانیے سنگ بنا ہوا شاہ رگھو کا وہ دشمن شرف حاصل تو کر گھر سے ناوان بنا یا تلگو گور بھائی سمجھ کر کہ اے تے جیانیے شرم میں</p>	<p>خوشی ہو کر چلے آئے بگھر ہوا خوش حاف کر کے جرم کچھ چنگ پھر بن لوں ہوئے پویش سب اسرار انجمن ہوئے آمادہ پیکار یکسر کراندر سے مسلح سب سنگ وہ وہ بل تھی تھام کتیا پھر محبت سے ہوئے بیویہ خوش کہ جاہل قوم یہ دیوان اختر برسے دن کا ہر وہ خواہاں کہ انکو درو اور دشمن ہے کیا سمجھ ورنہ قضا ہوتی ہے سر کہ مارا بال تو اسکا ہی ممنون</p>	<p>بہت خاطر سے گھبرنے بھایا ملا انکے برادر کو وہ دل خبا مودہ بل سے لڑ کر خوں صدمہ جب ہوئے بیدار بھیر نرائن تک ہوا اس سب طیار نرائن تک ہوا اس وقت خبا کیا وہ بل نے استقبال سہم کہاد وہ بل سفید راون پس تر اظالم پر ہی عقل سے پاک مجھے افسوس ہی ہو کر کے حال بنا دشمن اگر بگھیر کا تو نہ نہ بھائی ابن دن کو گھنٹا بنا استقبال تا بعد اسکا</p>	<p>جو کچھ تھا حال وہ سب کھسنایا کہ تھا وہ بل نہ کو طبیعت نکوڑا خوشی سکے ساتھ میں گنت رات ہوئے پالوس جنگی دلاور جلا ایدھر شہ بندر پیکار کہ تھا اسکو فن جادو عجیب نرائن تک ملا خوش ہو کے باہم نکال الٹ نہادی کو جگہ سے کہ کار بد سے ہے ہر وقت مہار ہوا انکو ای شیطانی سے جاہل نتیجہ بد کا بد سے آخرش کو ہوا ہر غصہ سے وہ سنگار عدو جو تھا بنا سرور اسکا</p>
---	--	---	---

تصویر جناب مجسم ابن راون



نہ ہر یہ رسم جابلان اقوام بند چلا کر کہ یہ جانبیام چھمن سنا یہ تخت کلبیہ وہ وہ سپاہ رام نہ سنگ شجر سے لڑے ہر چند وہ غفر ساریہ شہ پہن نہ خراسان سے بولا شہ ترسان یہ بولے کہ کچھ شہ پہن کو خوش شکلی کیا لڑے جاکر فلک پر پہن مہر جو پھینکا اسکو وہ پیش تر اوہیدم دیو اسب جرج پر جلا وہ مل جانے ام چندر خیالیام کے لطف و کرم سے کہا سیر کو سے تباہ خبر کو بہت توفیق کر بولے کھن رام ہوئے خوش نام وہ مل کہا محبت میں تمھارے دل لگاؤں دیانکو خوشی سے تخت اور تاج جو حکما دھیا شکر اور او مان گیارہ ان یاد وہ مل نکو نام	نہ ہر یہ رسم حضرت دلاور پسندیا وہ منج ہل نہ وہ معاملہ کیا کر زور اور بل بہت سرکش کیے کشتہ تر سے اجل نہ کر دے آخر کار سے خوشی سے پیش اسکے کو کھن دعا گو سے سنی وہ مل سے ہو سکریدل کھن نکو نام لگا لا غم سے شیطان خودی جو تو نکلی جان قالے دہن پر ہوئے خوشدل ہان پران خوشی دل سے وہ پہنکار رہا لشکر ہوارنج والہ سے رکھو اس شہ لنگا کے سر کو کہ وہ ہنیک طہیت ہو نکو نام وہی مانگو جو چوہو دل کا مطلب نہ جھوٹے پاویر دان پاؤں کرو تم شہر ہوا مل میں راج وہی سیوک ہی میرا جی جان شہی میں تمھارے دل خاتم	ہمارے خاندان کا دست ہر دو سنگر شہ کہا بد ذات بند لڑے دلوں ہم ہم نہ کچھ لڑائی کیا ہونی اسد م تھی مطابق قول اس کے بھتیجے ہم کدک ہنیک جنگ پر بار وہی وقت آگیا نزدیک اسد م اور ایک بارگی وہ مل کو لیکر نہ انی کام اسکے کوئی تدبیر بوقت جان کنی بولا ہری ہمارے کاٹ وہ مل سے اوجی مل دشا جیہ وہ مل نکو نام دیانچہ رہن بدخواہ کا سنا سکر پونہ جب کہ رکھیر سری رکھیر بھانے سے نکلا کہا وہ مل اسد م جو کر چھا کہا رکھیر اسے نیک بناد سمر سنگر او مان کو مان لیا صندل کو رکھیر نہ من لکھن رام تھے خوشدل بہان	نہ ہر یہ رسم جابلان اقوام بند چلا کر کہ یہ جانبیام چھمن سنا یہ تخت کلبیہ وہ وہ سپاہ رام نہ سنگ شجر سے لڑے ہر چند وہ غفر ساریہ شہ پہن نہ خراسان سے بولا شہ ترسان یہ بولے کہ کچھ شہ پہن کو خوش شکلی کیا لڑے جاکر فلک پر پہن مہر جو پھینکا اسکو وہ پیش تر اوہیدم دیو اسب جرج پر جلا وہ مل جانے ام چندر خیالیام کے لطف و کرم سے کہا سیر کو سے تباہ خبر کو بہت توفیق کر بولے کھن رام ہوئے خوش نام وہ مل کہا محبت میں تمھارے دل لگاؤں دیانکو خوشی سے تخت اور تاج جو حکما دھیا شکر اور او مان گیارہ ان یاد وہ مل نکو نام
--	---	---	--

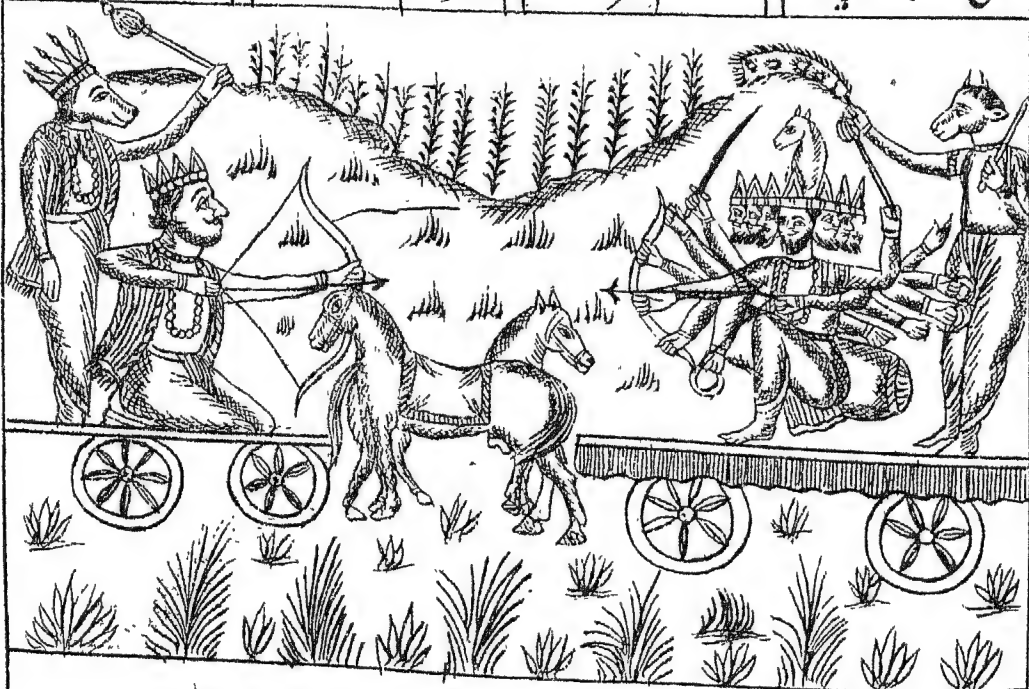
خوش قسمت کہ زوجہ ابن وہ سر زبانی راویوں کے جو سنائی نر بے سر کو جب نہ پہنچنا جگہ سے کھینچنا تھا آہ دم سرد فغان شور کر و رو کے مرن	چلین رکھیر سے سر شوہر کا لیکر اسی سے مختصر میں نے چاہی بکات غش کرار و زمین پر بہک دھو لپڑاؤں کی مرنی سبھو کو دی امان لیکر
---	---

کہ جو عیو بہرگ ناگمانی جلی جیسے سلوچن اسطرح جل غم شوہر سے لیس آزاد ہو کر ہوئی ہوا رتھ پر خوش لیکر گھنٹن نو سولہ ہو کر کہ مضطر پکر رتھ کو لیا پھر اون سچھونچ سکے لشکر پھر نل مل لٹاوا کہا رکھیں نہ جو کچھ سنا لیا مگر جا کے سینک نیک بنیاد پلٹ کر دشا اپنے گھر کو جاوین ہوؤ روپوش سینک کر کہ رکھیں سری پت جا لکی پت جائے جانی ملین شن تو بھولت اری تمنا میں ہو میں محروم کر ہو میں تحن ام کی کہ پلے بیا ہو میں سب سولہ غرتے تب	نکر نے کی اب تو جائے نشانی شہر کو لار گھر سے اول کہا یہ بندت نے شاد ہو کر اجازت پاس کہ خوشد اس سے ہوئی ہر وہ اجازت اس سے لیکر نساخ جان گھر اندر نہ گئے سنا احوال ان ہائے نکو زاد علحدہ انکو لشکر سے نکا یا ہوئی پیغام پر گھر سے دل شاد کیا انکار یہ درشن نہ پاوین یہی کہ گھنٹن لشکر کے اندر ہو میں شن میں اس میں چو نہانی یہی ہوا تھا رکھیں جاوی ہو میں بیدل گرین تیار ہو کر قدم پر جا گرین دونوں زانی کہا مانگو جو ہو کو دل کا مطلب	کہ جو تو عقل میں دانا خر پسند تو اس خاطر سے اپنے رنج کرود کہا لازم ہو اس دم یاد گاری میں جاؤں پاس گھیکے ہی خیر شن پاس ہو پچی اس کی گئی ارابہ میں جلی جانی تحن ان تو روکا جانکر مضطر دلون کو نکا نہ کو کیا اس دم اشارا رہیں محروم کیوں درشن اس دم یہ سب غماض بہر امتحان تھا کہا کیوں کر لپٹ محروم جاوین وہ بول میں عین سے اس وقت سب وہ سپوری باگھی یہ جگت ہر سخن شہرین سے ہر کر لب لہو وہی درشن ہو دلشاد رکھیں فرما میں انکی تھی ہر دم زبان	کہا کہ عین سے کلمہ پسند بکھے بالغرض ہر را منچو سلوچن کی کہی وادو ساری اجازت دی کہ اسے ماورہ را چلی گھر کے جانب طاعت اپنے فوج رکھ کر کشنا پاں جو دیکھا نل علی نے عورتوں کو کہا رکھیں سے انکا حال سارا یہ بولیں عین سے سینک سے باہم مزاج رام خوش سب جان تھا تمنا دل سے کہ درشن نہ پاوین نہ جی شن طے رکھیں کہ تب زمن کو تم نے پانی مکت ہر کہا سب چھو دلے رکھیں نہ بولے جو دیکھا حال ان دونوں کا ہر تافت سے آئے پیش
--	---	---	--

تصویر سستی ہونا سولہ رامینوں کا جلاؤ مارا نیکام ہو چب حکم راجہ امجد رتھ لنگا میں



نما دل بر آئے پاسے در سن یہ سنکر حکم انگہ کو دیاب بھیمک کے کہا جسک دور سجھوں اس جگہ جا کر رہا بہم وہ چار دھوڑیں لکھا جو تھیں پاک ناکہ نہ تھے خیر گھیر کو پونچے یہ لکھا جو تھیں زوجہ وہ فرزند زانہ و درمی و اس کے ہمراہ جو دیکھا خمر نوشہ امون گلیں غرض سب فی رگہ سر کے فلک کی شعبہ ہاں عیانی پری چو کہ دل نکل تھا اسکا محل سے جب و پر وہ آیا	سے شوہر کا سراب اچھن کیا ظاہر لوٹ سے بھی طلب جلاؤ تم خوشی سے لے کر دکریوں ہوئے حال مضطرب چتا پر بندت اور چتر کیا ہوئے اسے سب پرین سے کہ آیا شاہ لنگا بہر بیکار دیا انجام سب نگو تبا کر ہوئے غم سے نہایت مضطرب تو بھی اسے جوئے دیکے لکیر سینکلی داستان کہ سانی یہی نیامین سد بیکان ہو ریشان خواب کیا جسے یا جنگ ام سر اٹھایا	دیا خوش ہو کے سر گھبرے کہ صندل جا کے تم لنگا سے لاد لب فلزم گئے سب لکیر چلیں الغرض فراد کر کے ہوئے دہ چار دھوڑیں لکھا شہ لنگا گبا سن حال پر غم کہد بھیا بھیمک کو بلایا اسیدم ہو پھر رخصت ہو لشہر و فغان فراد کرتین جو تھی شوہر کی انت جان تھی کروں تجر راؤ کی لرائی فلم لکھ حال جات ام و راؤ اٹھایا ہو کہ سبک غم سے شراب غم سے تھا مخمور ان	کہا سنے بے ہنرم سین آ رجو سر بندست کو جا جلاؤ سلوچن کا چاہتا جسک سر بریک ہوئے مٹک یاد کر کے لین وہ شانزدہ ہونم لے مع لشکر ہوا شیمو کے پر غم جو تھا پیغام رگہ کاسایا دین ہو چا جہان راہم وہاں ہزار ہو کر یاد کرتین چلیں سر کی سہر اس جان سے کیس جنت میں کر یا یہ ہے سید ان ہا یاد ہو رن نہ تھا چین کے لکوں اس تم سلح جنگ زیا بہر تن
---	--	--	---



ہراک ہزار لنگا کو بلا کر جو انور دی گئی گدھوی کروغا سپہ داران لنگا لیکے لشکر یہ شمشیر سان تیغ و خنجر زخاں اور زناں تھے بہت ان شہر بندر شہر خراسان لشکر سکھین گئے تھے ہزار بندر جنے جنیل نیل و لاو ہوئے خراسان مہم جو حکم پیادہ رام رکھ راو کا لکھا چلے دلاو نون برادر ہر یکا لکھن رام کے ہمراہ تھے پلنگا آگے جسم دم عاں کمان پر سے تھے تیر بار جو کی دشت و عاں اگل و تن جو دیکھا شہر ہو منہ بول لشکر ہوئے سب پر بال تھے جو لڑے ہر دو طرف سے دلاو اووہ کے شہر فرمایا کہ لشکر با طعام خوش ہو کر کے لشکر ظفر نے فوج کو جو منہ دکھایا	کما طیار ہو چل دی سے لشکر اووہ قبضہ میں ہو ام لکھن سو میدان ہو جا حملہ آور ہوئے آمادہ ہیکار یکسر نہ میت کے علامت تھی ناں بلائے رام و مہم نے یہ سنکر بجا ہوتے تھے تار پھو کا لکھ وہ تھے کر نیل نیلے جو صلیہ رزہ کبر مہم اور باندھ تیار لیا سوار کار تھ برق آسا سو میدان کہ تھا راو کا لکھا ظفر کے ہر گھڑی لخواہ تھے سپاہ جن پڑی سدم بلائیں جھکتی برق سے ہر تیغ و خنجر نہ تاب جنگ تھی خراسان شہر سبھی سندھ جان تھے پھر بند پڑا آفت میں وچ ل لکھا صبح سے شام تک تیغ و خنجر پھر سب سو خیمہ کہ تو بہتر عنایت شہ کا مہم جسم پر اووہ کے شاہ نے آرام پایا	ہراک تیغ نڈھ کر تیغ تین کروہ جنگ تاب بت ندھم قطار شہر اور زخیر فیضان شہ لنگا جلا حب ہر یکا خروشان عین ہو با شان تھی ہوئی اسد م بھی رام تہنوج بند و سر پر رکھ لکھ راو دیر ان نیم راج و نیم ورسن ہوئے شاہیت رام لکھن تب ہوئے رام لکھن سوار اسد پوٹ اور انکد شاہ بندر برہنہ تیغ جاتے تھے دلاو ہوئے جسم دم مقابل ہر و کسی تیغ و خنجر کا نہ تھا ڈر مثال عدوہ زخیر راو کمان برسے کی بارش تیر کمان مہم شیطاں غاسے ہراک دلاو شہر لکھا اووہ لشکر پھر شاہ اووہ کا ہوئے شہر رستی سے قہر بخط زار کفار ان لنگا	کر و ہیکار اب سمجھ رن نہ فرصت پھر غد کو اکید م خروشان پہلوان تھے سو میدان شگون بد ہو اسد م نہوار لکھن رام سے ہیکار جی چلی دیر مین حبیبہ موج و موج وہاں ہر ایک تھا سر دار لکھن بنیاد ہو مہم ہر دار لکھن برے جنگ دلاو کے چلے سب ظفر اگر سوئی پوس مہم سلح با شان نہر و خنجر تھے افزون و رن کیسے ہر و زین شہر و خنجر ہو گئی تر بدن رنم کھاتے تھے دلاو پڑے غالب مخالف رام و مہم بجھی میدان میں شہر کا تیر نشانہ ہو گئے تیر قضا سے نہ تھا جز آخیر آب اسجا گئے کفار اسد م سوئے لنگا کیا آرام شب بھر کے غم یہ صبر رہے کر دین لنگا
ظفر پا کر قتل ہو گیا تھہ آئی لکھن اپنے دوسرے دن کی لڑائی			
شہنشاہ شہر سے بیدار آیا سلح جنگ تن پر سب کے	حیا سے مدد نہ رخ اپنا چھپا سوار پہلوان پیادہ دلاو	ہوئے خنجر بے بیدار گھڑ یہ میدان میں کی جنگ لکھا	علی صبح خرم شاہ بیدار لنگا کے مورچا با حکم شاہی

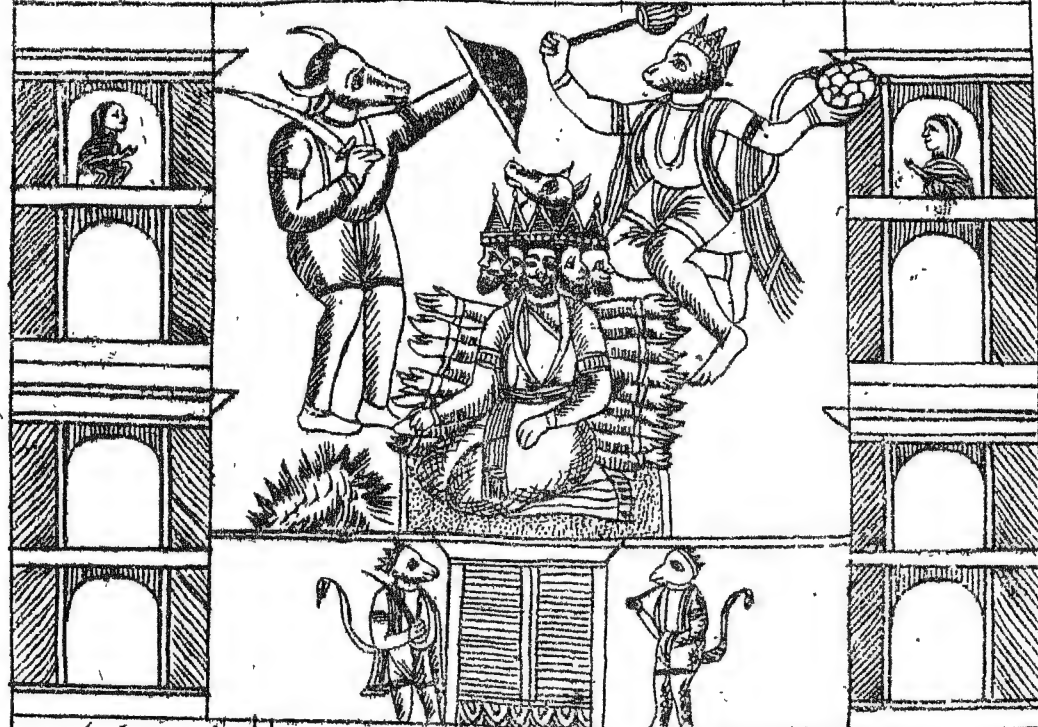
<p>طوفان پور کے تھے انگد مہنوں طرف دھوکے جوں کی جی تھی غرض چاروں طرف لنگا کی تھی ہوا پیر کے کچھ گڑنگ سہن اراب پر چڑھا لے کر زنجیر جن شیطاں عفت بہا بن پیش نشور دیوان کیلے آسم ملے خراسان میں شورش و شر بھیک کی کہیں جیسے شاہ لنگا ٹر کر آتا تھا تیج بران سکھ میں کھیری انگد لاوار وہاں کھیری انگد نل نیل اُسے میدان میں بند لرا ننگ تیر جادو کے بنائے کسی شیطاں نے انگد کو دیا دوبہ کھیری شہر میں نل وچھ میں پر گرس جیون کی وہ شہر خک تھا ترویر کا لگا جادو شکن ناو ک نہن پیا دیر کی بارش میان تھی ہوئی نادیر باہم جب لرا اُسیدم سحر کا شکریا حضور رام باتیغ و تر تھے تسم کر کے پھر شہر نہ دنا ظفر باکر اُسیدم شکر رام</p>	<p>سوکند و گند تھے جانب شمالی وہاں گھول تھے اور تھے چنڈا اٹھا بیتا غنہ فاسکے راہا پلا کر کو کیا دیو کو کچھ بہت لیے ہمراہ شکوہ شیطاں لاسکے خاک میں خراسان میں کیا محشر پانچ و تیر سے ہوئے جیسے میں میں بھیک کی کہیں کمال کینہ دل تاشا خور تے تے دکھایا پکڑ کر ایک تھو دیو شیطاں پکڑتے تھے جسے ہو کر کیا بہ شیطانی ہر کر کے تگا پو بدست جنگ کیا جادو کھلا درا یا سبک صورت راوی ہر اسان ہو گئی شہر کیا حملہ لکھن لیکے سب دیار گھیرنے آسم سہارا مچائی دھوم میں ان جان صد آبان سب یو نشور شہر نکالے دیکھا حال اتیر لکھن انگد پون شاہ بندر دسے سب ہلو ان رنج تکستہ دل کے شیطاں بجواب خور ہوا آسودہ</p>	<p>مے کچھ میں مل میں نین میںد و سرو کی آسیر چھوٹی ہوا محسوس و شہر سروج خیال مرگ تھا آسم فم سو دشت و غا پو کھا شکر لرے میدان میں سے فتنہ انگ عد کی فوج میں جا کے کچھ اکھاری سینگ شیطاں لرا بھائی سے کی دین تاشا کی تھے آسم کچھ قوی تین و میں نل نیل نیر افکن لیر ان جیون جن شیطاں آسم مار کا شہرام و لکھن پر چڑھ کے سکند و گند پر پتیا چلایا پون اوپس گرس جیون برہا کر تھ چکاتے تھے سحر سب سرو و اشکر پو غائب وہ طوب کے راو چکاتے رنجور بن سان تھی سب شیطاں کی لکھن کام آئی ہنر جادو تھادہ کر دکھایا عجب مایا تھی بانن نہر تھے کیا گم مار کر یک تیر سکر بسو بار کہ آیا کہ تھی م</p>	<p>اقامت فوج میں چل کر کے دلی مقرر تھے وہاں وہ بھی لڑول بجواب غور تھا ہوش سے بہر نہ وقت میں حوصلہ اقامت کن ہوا جا کر میدان زیر شہر تھے آلودہ خون آتا راسر کسی شیطاں کا جسے کر آیا اسکا کچھ چاک جو تھا بیدا سے راو کچھ کہ بندر دیو کو باہم لڑایا اٹھا باغاک پر شہر میدان کر تھے گرسے سو سو کچھ کے بیدا بہت راو کچھ جدھر دیکھو آدھ راو کچھ نہ تھی کچھ کی صورت اُس کی زناں جنگ تھی ہر شہر برہے کے مثال سب پورج وہین جادو شکن یک تیر لاسکے خاک خون میں شیطاں ہر اکھلا رہے تھے زخم کھا کر کہ سارا ہو گیا پامال شکر سحر راو کچھ صد راو کچھ نجانا یہ کہ سو جادو کا شکر کیا شہر مذہ راو کچھ آو لکر کر دیا گھیرنے دے</p>
--	--	--	---

لنگا شہ جو پر خاوری تاج ہوئے بیدار چھین رام باہم سبھی سردار جلے اور لشکر ستاراوون آیارام لشکر مجا با شور و غل نہیں ستم لکھن اور ست پون کجا ولاہ پونست نے کلام طعنہ زن سکھین تھے اور نید و گند دار ستا الگ نے اسدم انجی کوا سلاح تیغ تھے اور گز خنجر	بجنگ سچی گھناہ راو قدم چوے ظفر لی آکے ستم کر لبتہ ہوئے باتیغ و خنجر چلا لنگا سے ستم فوج لیکر کہا کید حربین تل نل ستم کہ حربین پہلوان ام لشکر لیا گز گران زون چچن شہ خرساں کا لشکر تھا جارا کے ہیں فوج لیکر پیکار مچائی دھوم بندر قلعہ پر	ہو کسب و فوج فریاہن قدم بخت سدم چھ سادھا سو میدان ہوا لشکر شتابا جن شیطاں و غصہ باہ شکند و گند الگ شاہ خرساں کہ حربین ام و چھین و فوج لیے ہمراہ نسل نل لاو در در پر وہ پہونچا جا کے کیا ہوا وہ حملہ اور نسل خنیم ہباد ریاسے خون نندین	کیا لشکر سید روی کا تاراج شگون نیک اسدم پشوا تھا برک تھا پہلوان جون شیر خا ہوئے گمراہ کی ہمراہ گمراہ بند و کسیری سگ لود شاک میں دیکھوں کسی لڑے ہیں لڑائی سو گند و سیری و شاہ بند عدو کی فوج میں با فوج جزار سراوون بہ مارے کر سپہم شاد و جون ننگاں میں مہم
--	---	--	---

رائی دوسری ن کی



بہر جانب پڑے جینے کو لائے مچائی دھوڑنے دھوڑے نہ مٹتی طاقت لڑیں یوان	سنبھالے سینہ پر دیونے جیسا مٹال شیر لغو زن تھا پیہم ہوئے روپوش سیدان کیسا	جو پڑنے گرد مرانہ دیون کے لگے دیون کو کتنے پر غم کاری نہ لنگا ہوا بجز اراوسم	دھڑکتے تھے کلیجے ٹھونکن کے بہا خون سفید دیا تھا جاکر نہ پایا اپنا کوئی یار اوسم
گیا بہر پرستش زار راون بدیو استخوان گیا کرنے کو پوجن			
جو تھارون کا دیو استخوان سحابہ تھے وہاں تھار لنگا تصویر مقام خراب کرنا جات اوں کا منہ یان جی سے لنگا			



پس راون سے جو دیو کھار دیا سے اپنے گھر دھوڑ بھجے بھجے گیا ایترا م نوازل آئینہ زانہ کو اگر ہو بکرم رام اسدم کہنی کنوار پون سے یوان پوجن ہار پرستند بہو روپوش اسدم	جس سب بھو ورتھنگار لکھن اور رام کو کر کو میں پرستش کو گیا ہی آج راون دعا اسکی نہ پھر تا غیر کر ہو گیا وہ سند راون جن کیسا ہوئے روپوش سیدان کیسا پرستش کا گیا سامان بہم	کہا ای دیو تاکہ سے نہ ہو کھار ورو بہت ہرگز نہ ہو اجایت عرض اسکی سہاوا ہوئی سنکر خبر رام لکھن نہ خوف ہو زوان تھار راو گیا سند میں جیدم دلاو غضب سے خسرو دیوان بلا	سیراہ عقدہ مشکل کو کھو مٹال موم سنگین دل نہ دلا نہ ڈر اسکو ہی ہرگز قضا کا صبا کی مثل پھنچا ہست یون کو مٹال شیر غران تھا سیدان کیا بد و نسیج جگ شہ سنگر غم حیرت میں آتش سا جلا
--	--	--	---

کیا جیون شیر حملہ پون پر پون پون پون پون پون پون چو تھا او وقت جان بازی پون	جلا تہ پون پون پون پون پون پون کے عقہ پون پون ہو اٹھ پون پون پون پون	پون پون شادمان لشکر میں آیا اگر اسکی نہ تھی میں کی جا پون یہ راون جلا اور رام ایسے	کیا راون نے پیچھا پر نہ پایا قصا گرون پون لائی دہان عصفرو رو بہ برد و پون پون
---	--	--	---

مارا جان راون کج جنگ سوم میں راجہ راجندر کے ہاتھ سے اور فتح یاب ہونا راجہ رام چندر کا



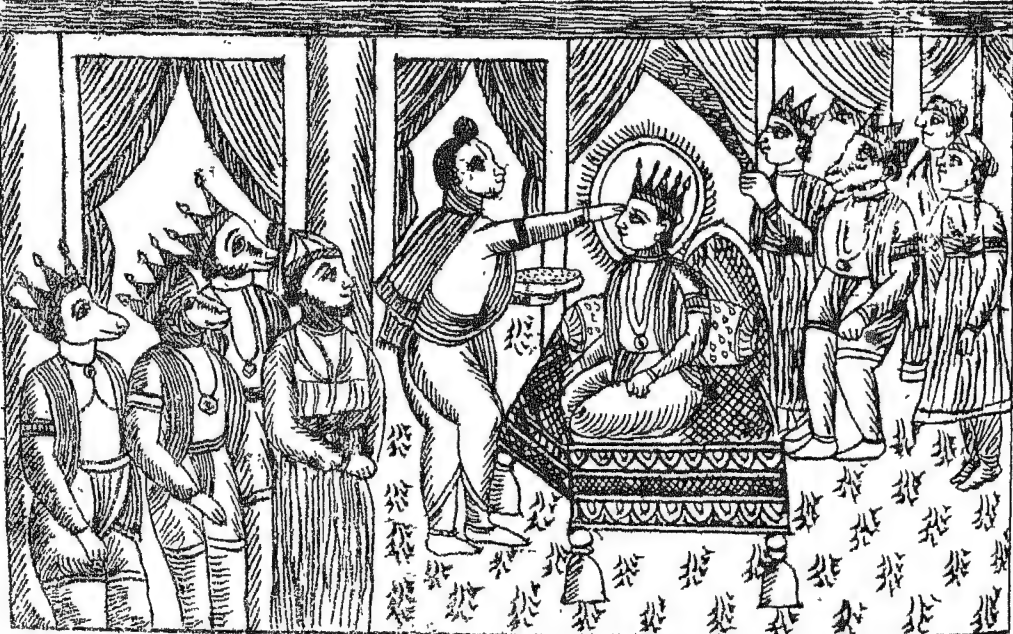
دیکھا یا شید کیدو مکرو ظالم بھرا راون کے خون سے اپنا کپڑا اجل سے اسکو لیکن یہی تھی	زہین پر خون سر حیدم چو تھا بنا کر جو کئی چوسٹھ دہان پر شہ عالم نے اسدم تیرا	بوقت جنگ پیش شاہ عالم دہان کالی نے اگر ایکے خنجر د ظلمان سے اسکے سر کشی تھی	دہین دن دگر کھ کر رہے تھا یلا یا خون دن کا کھ کر سر جگر سو فار سے راون کا پھڑا
یہ بوسہ پیر و شاہ میں پون کر کے تاج پر حیدم میں اجا و گل افشانی ہوئی چن چن	کو راج نیت میں کیا راوی سہی کھ کر قبائی گسنے لی راہ لکھن اور رام پر خبیث دل ہے	کسیدم دیکھانی دلیہا کے ظفر گہرے پانی کفر دین بھیک چیکہ کے ہو خوشی ایام	کما خوش خیال دین نی کما ہی عنایت ام سے جنت ملی وہ گریز ان ہو گئے کفر دین
ظفر نے طبل لشکر میں بجا یہ لاشہ راون نے جادو کھا	یہ لاشہ راون نے جادو کھا		اٹھ کر رہے گئے لنگا پون پون

دل گل سے نکالے خار و رو یگانہ الفتی دیوان کفا چلے سگے بال سکین خاطر بجائے شکرین طبع جھانچ اور سو ہوئیں تب جانلی جی چشم پر خم جگہ پہلو میں ہی شمع نے اوی جا گئے سردار لنگا شاد و خوشتر قد بیوی سے ہو شخص لٹاؤ مجھے سو گند ہی بستی نہ جاؤ کر و در اور رعایا کو دل شاد بھیجے کس سے اگر ہو عقد یا نام	ہوئی سندوری بنیار و رو ہوے واپس پانی سے چارنا چا لنگا چنڈل سیتا کو بچا کر جو بھوپنجا بارگاہ شہنشاہین دل نہ بولے رائے نامانی سے آسدم گر نڈا و سکونہ پہونچا چلت تھا ہوا الشفاق دل سب پر برابر رعایا شہر کی ہو غم سے آزاد میں جو وہ برستاب بن میں شہر لنگا میں جلا بادشہ و داد وہ ہو سندوری بھی شادی جو	مچا یا شور و غل آسدم وہاں لنگائی آگ او سکویکے پر غم غرا داری سے فارغ ہو کر کبیر جلو میں جانلی کے ہو طیار ہوے سیتا کے وہ پا پس کر گئیں اندر دکھائی پارسائی غم غم سے کی سکین خاطر قدم رنجہ کرو لنگا میں آسدم کیا تو نے بہت سے خوب اچھا کر لیکر شاہ بند اور مہاراد کر و تاج شہنئی مکر سرافراز	ہر اک نے ماتمی صوبت سب کر جنازہ لیکے لب بنو قسدر جمع آسدم ہوئے خزانہ وین بھیجے کس با پیادہ اور شرار پوت پیل تل اور شاہ بندر بحکم رام جب آتش جلانی غمایت شہ نے کی سندوری بھیجے کس نے کہا شاہ و عالم بھیجے کس نے کہا شاہ لنگا کیا اوست پچھن جی سے آرشا بھیجے کس کو براہ لطف اغزان
---	--	--	---

بحکم شاہ او وہ پچھن بہ لنگا
ہوے کو اخیل کیا دلشاد و سب کا

بھیجے کس کو بحکم رام جینا
لنگا میں جا پچھن کینا
بھیجے کس کو بھجایا بر شہرت
تلطف رام سے یاور ہو بچت

راج گدی بھیکھن



بدست پاں کھانج سریر عجب قدرت کا دیکھا کھیل وہ ہی ایلہ نواز و ناز پرور بھبیچک نے بغیر تہ راج پایا ہو نسیم میں سب شہر لٹکا فرشتہ نکو کیا حکم اس نظر سے جو بیا فلک نے اب جیون کوئی قدرت میں کسے دم مارے ہو زمرہ ولی رفیع بچا قلعہ میں رام کو نظر نشان بھی ہو رضوان خصیہ اوہم سنی جاپستان لٹکا کی ساری بھرت کی ہوگی ولین بھری کہا سگریو نے اسے بندہ بڑ	ہوے محکوم سرداران لشکر کمرین محتاج کو بل میں تو نگہ کہ دالے طوق زر در گردن ہوا مغرور راون سر کشا یا رہی لمین بھبیچک نے سنگا کہ بر سے آب جیون چرخ پر وہ لشکر میں ہوئی جوتے باران جسے چاہی جلاو یا کہ ماری سختیے ملا تھا آب جیون خوشی دسٹر کو جوتے میان بھی کہ تھی رام دلکھن کی یاد اوہم گئے جنت کو کر کشا لشکری وفائی عہد کی ہو نظاری	سنادی جبکہ لکھن نے دلائی کر شاہ زمان کو زیر لشکر تکبر سے ہوا سکو عار اویس بہ لٹکا سب عایا اور سردا چو شہ نے خرس میں دیکھ پا جہات جاودانی سے ہو جوتے ہوے زندہ دہان سب تریس بدست رام بھبیچک ہو تھے ہو خوش خرس میں پا کھلت ہو مشتاق پس بدار کبر شتابی سے اونچین میں بھاکر کہا سگریو کہ گریہ اوسم فقط دور و زمین باقی تھا	بھبیچک کی ہوئی شہنشاہی کہ جیسے پیل کو ہو مور کا ڈر ہو بیچاروں کا پیر و کارا پس ہوے خوش ہاں کے لب کیا پڑی ہیں ان میں کشتہ دم دبا کہ کی ہو جانفشانی سیر خاطر وہ شیطان ہو غرقاں بھون جست دنیا سے وہ اوسم ہو کر بھبیچک نے دیے ازراہ لغت کہ تھی جوت بوقت مرگ ان دیا ابو جہین ام دلکھن پر جہت کی شہرت و کوہ ہرم وہ یان گدز نیگے پس مد مان میں حاضرندگان اب ہو تہ
---	--	---	---

آغاز اوتر کا نٹ

سیر رام دلکھن بن چلے گھر کی جو سہرائی شہ شہتی ہوا جوت لہی چلا تخت روان پر شاہ والا چلے نہال شہ یا شوکشان کہ اسپاہی کرو لٹکا میں چاکر لے لے اسپاہی کہتا ہوں رگو بر سبک قمار اترے جامند وہ بل توڑا لیا رستہ وطن کا بھرت کوشت پون بھرتی خیر سن ام کی سہات چلے نویش اور بھانی مدد طالب سے آسان ہو سچی	سیر رام دلکھن لٹکا سے چلے وطن کے قصد میں جا دل نہالا سبھدرا ان اور مرد دلیر رکھو تم واسے رعایا کو خوش غلامی میں ہوں حاضر میں ہو اہل توڑا و حب سسر اودھ پر پوچھو گھر گل گل جن کا مبارک ہو سیرام دلکھن جی	اودھ میں شہ ہر اور کی پون بھبیچک سگوانی اودھ پر پوچھو وہ لٹکا سا لشکر بھبیچک سن پون شاہ بند جو ہو بچا سہر پر دیکھا شہ بھبیچک نے کیا احساہرم سمجھو خرم بھبیچک کی سسر مباراد پون پل سے آکر اودھ سے ان ہو پوچھو بھرت کو خبر لے جی خوشانی کہ بھبیچک کی گدھی پر جوا کی بن سے رکھرائی ولا ہوتا ہو حب قبال باو	علم زریں یا بلج کلای جلوس شہ میں تھو شہ خرس بھبیچک کو کیا خیریت لکھ نہ بھو لو نگار ہو قالمین دم بھا یا تخت پر او سکو بار ہو دھن جوت لٹکا سسر خیر پانی شہر نے ست پون سے کہ بھبیچک قالمین پانی توس جہاٹے اسکو دھن پر
---	--	---	--

ہوا طالع بھرت کا جبکہ یاد سنا خروہ ہو خوش گنج ہو و طیار استقبال کو سب ہوئی آئینہ بندی نقش کاری	طہ بن سے او و حیدر کنگھڑ ملا آب بقا جو جان بلیت تھے لیے ہر سواری پہن کر ب شہر کی بخت نگہ ساری	بھرت شادان ہو سن لکھن کو لشت آؤ سن مژدہ بان ہو آراستہ جیوت بازار گلار عطرسے کر آبا شی	عباد لگا سے پھونچو وہ گھر کو بھرت اور سترہن بار وی مان خیابان ناز تھے دوکان گلزار کیہ دوکان مکان خوش فانی
نہاروں مطرے قاص گلرو سواران دیادہ پیل اسپان بہ سجدہ تھے پیادہ دونو بچا زیر وچ میں تھیں مادر سری رام	ہوے غمرہ نما بر بام اور کو یہ زریں میں تھے باشوک شان مراتب نام سے تھے کج بھانی جوان پیر کو دیکھے خوش نما	چلے جیوت وہ دونوں یاد روان جسد ہم ہوئی خلیق شادی مثال ہ خورد و نون یاد جو تھے ہر برائے دید گہر	برائے پیشوا فی بخت یاد بھوٹ جا گئی تھی سناوی لشت پیر تھے ہر برائے انھیں تھیں شوق جین سان
بھرت اور سترہن پیش لکھن ام بھرت کو لیکے بریں ہو شاد ہوئی خوش مادر شہ کو پایا یہ بولی کیلانی امی آنکھ کے نور	خرا مان چلے ہوئے شاد با کام قدم چوئے لشت نیل ناد صد کو در مکتون ہاٹھا یا یہ پیدائش کر ہونا مرے پور	طہ الفت سے اسد رام و تھمن طہ رام و لکھن جب مادر سے بہت سی کیلانی نے کر کے الفت سو تر خوش ہوئی طہ جت سے	بھرت اور سترہن جی سترہن ندی جاری تھی چشم گلر خوش لیا آغوش میں انرا شفقت لی رور کے ہر دونوں سے

آنا راجہ رام چند اور پھنچ جی او جانکی جی آوہ



سیا سے مادر شاہ زمانہ بہم چارن برادر بکو طیار جلوس شاہ عالم کے چہ سب	ملین کر کے تلف مادانہ بہ سنگا تر افشان پر ہو رضیق جائیداد ان گزینی کو	شہنشاہ زمانہ زرخیز ہو کر مہنومان شاہ خرم شاہ مہین رعیت نے دمان کی بارگاہ سے	طہ ہر ایک سودا شاد بخت وہ انگلہ شاہ جن بان افزون کیا تخت روان گار گل سے
--	---	---	---

نبار شک چمن کو بیزار سجھو نہ خیریں سہو شاہ سگ کہا سب کسی پر کیا نہان ہو قرب کوہ پیا پور ہی ایک توی سگر پوسے تھا بال ہند صف را جو کہ جاہست راجی بغضبان ہر جو پیش رام سہو شمالی کوہ کو لایا آجھا کہ قرب رام ہو سیمون نہو سہو جیو چھو نیل گون نل نیل ہند شہی لنگا کی پائی لہو لون گئے دولت لہو رام ہو چھو گلستا ناز میں کیش ہو ل سرخ روشن کھا یا شاہد نو	چمن کو خاک تھا دیکھا گلزار ہو نہ حیرت میں کہ چو جاہ کو سہا جو بن میں ماہر گزرا عیا جو وہن کو خرمن ہون بین یک برادر دو نو صورت میں ہر او سیکل فرج سے نکال فوج کی مہمان نام قوشہ میں ہو نہو سچو وہی لکھن کو اسند لاک ہو اسکا نام انگد مال فرزند سبارک سوسنے باندھتہ ہو او سپر تلطف رام ہو چھو کھل گل گل دامن حش گان	لباب جلیب بن سب درتے عجب تہو ہو انکی میں کہاں کے اوڑا سہا کو را دن مل گیا تھا رے جبال اور سگر پوسے وہاں پرشہ نے جا کر بال مارا سوی چپ میں نا ہو قوی تن جو بھانڈا سندہ لنگا کو جلا لکھن فرام نہ دلدین گھو ہر لون دیو شیطاں نے بہ لنگا جو بیجا اجینی ہی صورت جن سنی سب غفلت حش لکھو مکان میں سید گل کی چو	کے شہنشاہ لطف کی نظر سے ہوے کیوں ہمنشین چاہا کہ حصار زر میں باغی کیا تھا نکا لالہ اپنے سگر پو گھر سے دیا سگر پو کو وہ راج سارا شہی رام تھارن میں پری وہی جا کر خبر سہتا کی لایا ہو اسکا تہہ خدستہ عالی قدہ اسکا آٹھا پانہ اٹھا بھیک میں دیو بھی تو لکھن ہو ی خوشنجان کو کوک نہو ہو ی آرام فرما رام وسیتا بیا بانی لہو دل سے گیا بھول چھو پیا رہنے رخ بایشان لہو
--	--	--	--

جلوس فرماناراجہ راجندر کا تخت شاہنشاہی پر او دھ میں



<p>ہو میرا دوسرا شاہ گہر بہت جو دل میں دیکھو کر گل بخشش سے دل مخلوق بھولا ہوئی کلفت دلی خستہ گئی خوشی دل سے فرشتے کا مرن رہی صد بار بر شاہ او و جو وہ چار دن تن بٹا ہوا عجب باغ جہان سے جو نکلا بھڑکے شہر او وہ کو حلیج سناہو راہوں پہ یہ فسانہ تواضع اور مدار سے سرایم کہا یہ گرا وہ جنت نشان گئے برہما یہ تھے پیغام دیکر کہا دنیا سے ہو مکمل بھی کام گنہگار سرگرمین سینا جہان گئی مدت گذر بان شامی</p>	<p>قبائلی خسروی کو قین کر کیا محتاج کو اربس تو نگر غم چو وہ بریں بکھر کا بھولا وہاں پر تھا خوشی سے جلوہ سرفراز سے وہ گل نشان رعایا داسے تھی آنکھوں سے وئے الفت میں تھے اربعہ شمال گنگا کی صوفی سار رہیں سب کو سب کیا فرج کہ خطہ میں گر گون ہر زمانہ سب نے پیش رہا کاناو سکان لامکان خانی عیان بختر سینا نہ تھا طائر کسی پر رہیں گے اور کچھ دن کابا وہ سایہ رہ گیا اونکے نشان جو کچھ لہلا تھی لمبیں کر دکھائی وہ الفت او خیرین جہا تھی</p>	<p>ہو حکم پر بر گھانا ج سدر کیا عاقل کریم سی نشاد عالم ہوئی رونق او و جہن کو بازار خوشی سے پر کو حاصل جوانی شہ جہاں خرس و شاہ ہند بھرت او ترہن تھیں بھرت عیاں وہ داوگر شاہ جہان تھا بنو کے صفت میں گل گل تھا فلک نیز گلابی میں تھیں برائے قاصدی برہا خود لعبہ گفتار شیرین او دلاو دیا پیغام برہما نے سیا کو وہ گہر نے سینا سے کہا یہ سن گھر سے کی سینا نے نذر وہی سایہ باکھیر کے ہمراہ سیار از نہاں گئی خیرین اودا خست گویا آرام جاتھی</p>	<p>ہو میرا جلوہ کمان اور گیت پر غنائت فوج پر بند دل ہر صبا سے گل کھلے جیسے بہ گلزار ملی مردہ و لو نکو زندگانی ہو بیخست سبھی ارشاد پاکر رہی خست میں آؤنگے پر او وہ لو شکر باغ جہان تھا صفت عشاق میں بلبل میں تھا محبت کا یہی حاسدی مہر پور رکھ و دو چار میں ہمار لائے کیا تذکار میں ذکر جنوں خیر کر دیا پیغام اب اس حد جا کو جو برہما سے سینا پیغام تھا مجسم روح کو لائیں یہ سخنیر کہ سینا نام تھا باغ اور جاہ بدستوز نان وہ بار و خیرین</p>
<p>دیا میں باس سینا کو کیا پھر جب رگھو نے</p>	<p>لو و کس پور سینا تو لڑے دن چار تن بجانی</p>		



فسانہ رام کا تو کہ سنایا | سنو اچال گاؤں یا آبا | زن گاؤں پرچی شکر باپنیر | عجب پیغام تھی عمارت اطرا

<p>حاصل ہوا تو شیوہ بہ ہوا نہ تھا واقعہ فرحت و شوق جو گذری لکھتے گھر پر آئی سونو میں جن میں آج چنڈ اوسے نے اوتھا وہ گھنگار الم نے رام کو ایسا سنایا بھرت جی سے یہ بولے رام چند بھرت جی کے یہ بولے برادر کرو دل کو نہ غم سے اتنا چین کہا لکھن جی سے ای برادر سیما کو لکھنے لکھن فاکیش نظر آئے شہر دیکھا جو ایک پھر سے بن بن لکھی خوش نہ پایا کچھ جوان کا لکھن سے سنبھالا لکھن جی سے غم سے وہیں ان کے لکھن جی سے ہو اترتے یہ اس دم نہ یاکا لکھنے سیتا جانتی تھی رخ انور پر چھڑکا آب جیوان عجیب تر وہ لکھی تھی تھی کہا سنا کہ لکھی نے میری دختر چنگ بھی خاص رہ چکے تھے سحر شیریں کھلا دیکھے لکھن وہاں کا کچھ دیکھ کر حیا نہ رکھی تھی باپا و سیتا تھی دختر</p>	<p>برائے نام تھی گاؤں سے شاہی سمجھتا تھا اسے وہ بارہا غضب آنکھ کا ڈرنے دکھا کہ راد سے وہ لا ڈرنے کو کر کہ یہ نکلا زبان اس کے برابر نہ ہرگز عاقبت اندیشی یا گنہ سیتا کا ہو دنیا میں لکھن تنہا کے حکم سے بنوین قہر سیما جی کے گنہیں شاہ کوین سیما کو چھوڑا دینے اندر بے تقسیم خلعنا سے ویش زمین سے تھی بلند آسمان تو بولین جانلی آئے کمان غم حیرت میں تھی خوش اوتھے کچھ دے کوہ الم سے یہ لے اتو خبر اس بیخبر کی رکھی اب سلی ہو دیکھو خرو پڑا دیکھا تو بخیر عیا تھی تہا فی قالب بچاں میں جان جو تھا دلیر جی لکھی تھی نہ کرا فوس مہرام چند محبت دل سے ہر دم پیار رہن مہم دل خاطر سے لکھن کتھا رکھی سے سنگ کمان ہوئی طفل جوان نشاد و شتر</p>	<p>کسی کا فرسے دل کا لگا تھا نہ تھا لکھنے جب ہر فاکیش کہا گاؤں نے لکھن سے تو رہن بارہ برس کن گھر کھینچے رام کو جا کر خبر دی سیتا رام کو آئی کدورت سیما جی کو وطن سے بولین سیما کی بارہا بھی عیا سنیں جو میدان جو بارہو نہ تھا دلیر لکھن سے دکر لکھن جی پار اترے بھڑخا بریکھا لکھ جیتا شیر نہ تھا یہاں درویش ہو کوئی نہ تھی ہو لین بیوش غم سے جان کھو ہو لکھا بارہ تب لکھن سے لکھن نے فب دم جو سیما بنام بالیکہ سیتا جی بن جو دیکھا حال غم میں بتلائی لکھی جب لکھتے لکھا کمان بھرت اور رہن اور رام چند اٹھو یا تھے چلو میری لکھی غرض اٹھ کر جلیں لکھی تھی سنا با حال یہ لکھی لکھن لو کو جس ہوئے پید سنا کے تو لکھی ت رام چند کا ہی</p>	<p>بنای خستہ میں مشہر ہاتھا لکھی وہ کلمات اپنی بدائیں لکھی راو عیار ہو تو بنو میں پار سیتا و گھر شرح حال سن کلمات بدلی جدائی کی ہوئی خطہ میں صوت بھرت جی چھوڑا ڈجا کے بن قدم بھر لکھن لکھن چلنا گر ان اوس حالت میں لکھن سے بدو دھر سنگ لکھن چار دل پر عجب آواہان صحرا زوار جدھر دیکھو وہ شہر کا لکھن کمان جو بیوش ہو یہ کمان گرین تھو سے وہ سلب ہو کر پھر لکھنے لکھی سیتا جی بن پھر کے حکم برادر کو بجا کے رہن تھے کوہ و بن سرین پنا عیا م سے وہ در بلائی لکھا تھی کمان ہو لکھی کمان لکھن جی بن کمان تھی لکھن اسے سمجھو تم اپنے باپ کا گھر کئی اونکو ملی مانند تھر نہ تھا معلوم کن غم سے لکھن امان جو تھے رکھی مہر دیا اوس کا مدعا تھے لکھا ہی</p>
--	---	---	--

زبان تندرہ یہ بھی مستاجر لوگوں کو بڑھاتا ہے کبھی نہ ہوئے عشاق وہ علم و شعر سخاوت اور شجاعت الہی جار	و عا سکر کہ سے کسی ابدا کمان و تیر سکھایا رکھی نہ کہ بکدن کام آویگا زہر سے نہ کہتے تھے کوئی اپنا تعالٰی	کتھامین بالیکئی کے نہ پایا سکھایا وہ تیر و کمان کا پڑے وہ بیگ علم و نہر سے وہ رب اک علم میں ایسے ہوئی طاق	کہ رکھنے اتھو سے گل بنایا ہر فنا وک سے پایا آسمان کا نہ تھے مہر جہان میں جہر سے نہ تھا مٹا نہ کئے کوئی عشاق
--	--	--	--

گئی میں اب سیاہی کو چھایا لکھن کا حال مضطربا و آیا

بن باس کر ناسیاتی کا اودھ میں جانا



قدم کو چو کر سیتا کو لہجہ اودھ میں جا کر پہنچو مضطرب محل میں بہ خبر ہوئی نصیب محبت تھی سو تیر کو سیتا سے کئے سنگھار محل میں کوئین سے جوت یہ کلمات رگبیر محل سے آنے کے سچے نشی	چو اسجا سے مضطرب حال بن کہا رگبیر سے سیتا کا احوال کہ رگبیر نے دیا سیتا کو بن بہ ہوئیں وہ زار لیں فی وفا سیا کے غم میں کیا سکھو وہ رہیں خاموش سب تصویر تیکر اوارہ و اودھ میں تھوڑا گستر	پھر سے کر تہجوزاری و وفا لجہ خوش و اولین الم تھا کو سلا کیلکی دور سے کہتین محل میں سطر سے سیتا نو تھنی سیکو دی اتنا سنلوا جو تھی وہ رسم دنیا کی اولی گئی بدت کہ با آرم گذری	شکایت تھی اٹلو کچھ جفا سے وہ تھی مجبور اس جورم تھا خضایل نیک کو سب کو کہتین الم میں تھیں سیتا کے سر زانو لکھا قسمت میں تھا وہ پیشا جہانی کا نہ تھا کچھ غم سیاہی اودھ میں فوج میں غم کا گھر
---	---	---	--

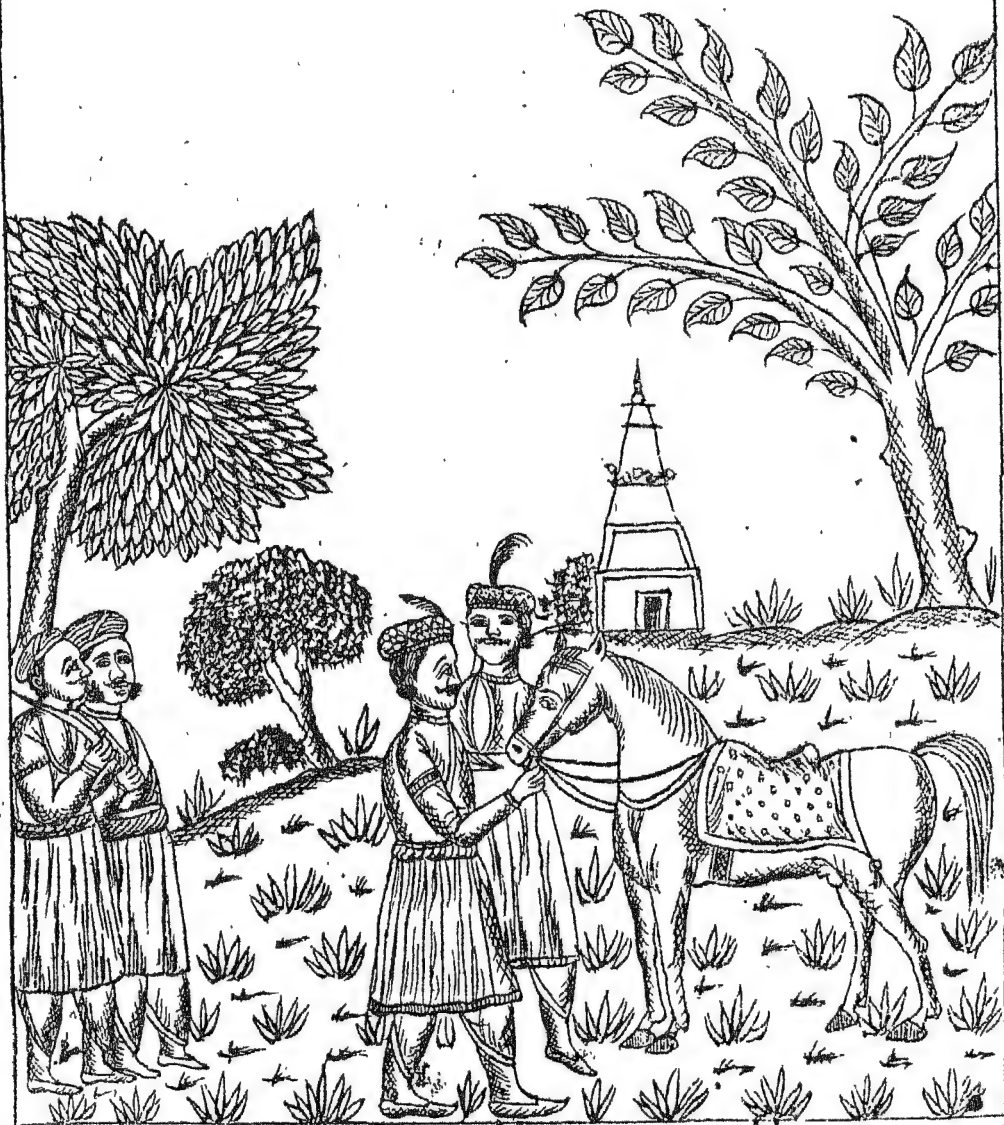
خیال اگرین ہم جگ پڑے	کہ جگ سید ہر دنیا میں شور	برہمن بھاٹ رکھ اور لو لڈ	بہشت پر بھی تشریف لائے
بہشت پر شیریں زبان ہے	خیال نیا میں جو تھا عیاں	کہا یہ جگ بھاری ہو سہری رام	سیا بن کس طرح کام انجام
ہو ستیا میدان کسوں کی	تو جگ سید میں ہوزین کی	بشیر وں کو ہوا یہ حکم از ہر	کر میں طیار سیاہان لاکر
سہا قایم ہوئی تھا گام گام	ہو لائے ہر طرف سے شاہ ذیجا	جگ جو کو جگ پور ہو لایا	بھجھیکم گج بھی کیا نہ لکھایا
مہیا تھا سہی اسیا عیش	وہ سامان جگ بھی لکھت	ہر یکا جسے جسم شاہ آئے	وہ لشکر بیکر ان ہر لائے
ہو آواز آج جگ کا سطر	مٹکا یا اسٹین بن کر فی نقو	سمند جگ شوکت عیاں تھا	عقب میں سکے لشکر بیکر ان تھا

اسی جگ کرنا



برادر رام گتھے ستر در نام	بہشت پر لکھنویا انجام	ہزاروں تھے دلاور نیکہ ہر	ترک اوشان تھی چہیت چاہ
جو چہور اسٹین بیکر ان کر	ہو لکھنویا کر میں ہر	جہاں پرتی سیلاہ لکھنویا	لو کوکشم تھا انکایہ آرام
ہو لکھنویا کر میں ہر	ہو لکھنویا کر میں ہر	لکھنویا کر میں ہر	کہ مالک اسٹین میں ہر

جو تھا دنیا میں سولی بہمن ہو ناگاہ یک لشکر نایان درم ہر جھتری گھوڑا بکڑنا	قوی بازو تو اناسیہ افکن بر سر ہر یکے ہر تھے نصیdan نہ چھینے ٹکڑا بکڑنا اگر نا	پکڑ کر او کو بانڈھا اک شیر سے کہا چھوڑ نہیں ہر ٹکڑا نایان کہنا مان جہتری کا دھرم جو	اگر تھا وہ ستھ نفع و تر سے نہ پکڑو است جو طفل نادان نہ پکڑے سب گرے شرم جو
لوکش کا گھوڑا بکڑنا			



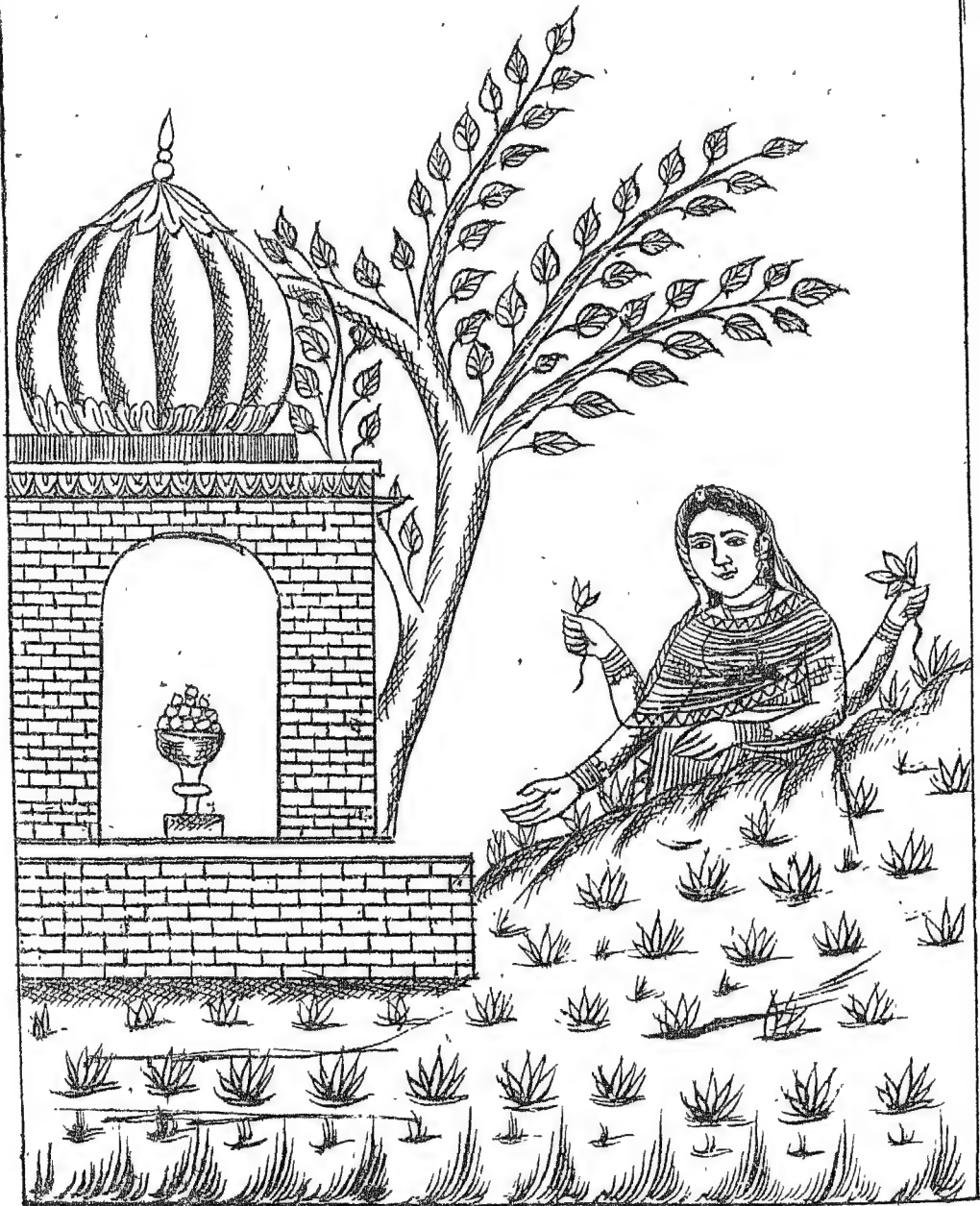
نہ مانا ہو گئے کسے کو دلدار اوہر سے ہر جو پھینکا شہر دار اوہر سے ہر جلی ہزار دن تھو دلاؤ	تو فوج بیکران آئی بہ پیکار کیا زخمی ہزار دن کو بہ پیکار اوہر تھا طفل نادان نو بہاد	اُوہر سے شہل داران تیر سے گری تھی نینگ کو کی قیاد و صفا قلم تھا تیر سے ہر تر و تر کش	اوہر لو تھے خیر کی نامہ سے کہ جو تھے سب سے سب سے دلاؤ تھے نہ تیر سے نو بہاد
--	--	--	---

<p>بڑھو لو جس طرف لیکر تیر کو اوہ لڑتا تھا تو ہنسا کرانی بندھے کشتوں کے جیسے پیلین لگا جو تیر کا رسی سترین کا سنا تو سترین نے کام آئے محبت لے لے اس دم جو شل لیا وہ کھول کھولا اس شجر سے سیاہی تھیں تھیں سترین کو غم دلاور جنگ میں شیر نستان پہنچی لکڑی کے پیلے وہاں ستر تیر پہنچا ہوا کے برہم جو بیوشی سے کو کو ہوش آیا پیانے فربہ تھی فربہ فخر اوہ لڑنے لڑی تھی بگبگ تباہی آگئی فوج گر ان پر یقین انکو نہ تھا بارست باہری نہ دیا میں کوئی ترشہ لیا بلا بارام نے اس دم لکھن کو براور سترین جنگی دلاور ستار لڑا تو نہ تھا شہر کوئی نہ لشکر نہ تھا شہر کوئی تھان تیر جو ہونے کیسے تیر کے بیٹے تیر کے بیٹے تیر کے بیٹے تیر کے بیٹے تیر کے بیٹے تیر کے بیٹے</p>	<p>کیا دھڑ سے جدا سر ہر لشکر کو اوہ دھڑکی تھی باکا آزمائی رجو سرور اسی ہو لکھن جو ان رہا اس دم نہ کو کو ہوش تیر کا برائے دید وہ تشہیف لائے ہوا غوش میں وہ لو بچارا نہ باندھا تھا وہ کوئی لٹ سے کہ کس بھی لگنے مان کے قدم ہر لڑنے لگا ہوا جنگ میں کینہ دم میں ہزاروں شیر خیر لگائے فربہ فربہ پیہم برادر کو جو دیکھا جو شل آیا ہزاروں کو دیکھا لشکر میں کہ بھر کیا خبر دیتا ہے اگر پڑے میں سترین بھی پان یہ سمجھے اسکی جو کلد دازی کرے جو سترین کو زیر آیا</p>	<p>پوئے جنگ نہ ماسکتے دلیران بے خار و خشک نہا جو تیر ہونے کی بارگی سب جلد آور لگا آتو دینر خم کاری جو دیکھا کو کو ہوش تیر کا ارابہ میں لیا بھان تیر کو خبر پا کر ہوئے سینا جی مضطر زبانی حال سن لے سے شتابان ہوا وہ نعرہ زن جلے کان ہزاروں تیر اور خیر چلائے کرے وہ سترین عالم غشی تھی ارابہ سے اتر گھوڑ سکو لیکر سپاہی بزدل تنی جھانے جو بھاگے تھے وہ ہو پورام کا کما دو طفل میں ایسے جو غرور دلاور جنگ میں ہو لکھن شہر پوئے مینا بے شک اس خبر کو</p>	<p>پہنچا تیر کو شیر نستان زمین شست تھی گلزار خون تو اتر تیر سیانے وہاں پر گرا بیوش لہو باہر قاری ہونے آئندہ دل سے فخر لے ارادہ تھا کہ لہو دین وطن کو کہ کو کو بے شک جنگ میں لڑ کر مسلح ہوئے لڑنے کو شادان مقابل ہو اگر جنگی جوان ہو جو تھے جنگی جوان کام آئے نہ عالم بے بسی میں کشتی تھی تیر لے تھیں یہ ہو پورام کا دے بھاگے وہ آئے فضا پوئے فریاد کن ہر داور اس کہ دنیا میں ہی یکتا میں ہیں کہ تو اس کو مارا وقت پکار کیا اس صلیطہ حال سترین کو کہ جاؤ فوج لیکر کین کو بجائے جان کر کو لیکر نہ پایا کو سوا جنگی دلاور کو کس نہ اور دیر کا نہ دیر گیا ایک تیر سے لکھن بیلنگ جوان نہ جو تھے پانی کو تر رکھے محفوظ وہ سر سندی پر تیر کو سدا دیتا جی فی الفور</p>
--	--	--	--

<p>بھرت سے اہم فی پوجا ہلا کر لکھن جی کو کھونا نہ سمجھ کر گنہ گنہ فوج جو بزدل تھے بھاگے سنار گھیرنے جنت چال کہ جاؤ جلد تم لشکر کو لیکر چلے لڑنے بھرت لیکر کے لشکر</p>	<p>نہ پانی کچھ خیر از سمت لشکر کرین جلدی نہ ہو یہ کام تر بے فریاد آئے نہ کہے آگے لشکر کو کیا اگر کون نے پا لیا یہ کیا اسرار ہو ظاہر ہو مجھ پر</p>	<p>رہا ہی جب میں اب وقت تھی لکھنا نہ دیا قاصد کو فی کہا وہ چل میں ایسے جو اندر ہوئے غلہ میں چنڈا کر کے لے آنا سپ سمجھا کر کے لڑ کے</p>	<p>نہیں آیا بھی سپر کر کے گھوڑا کیا قاصد یہاں پانی خیراؤ کہ لشکر کو دیا خط میں سپ گرد بھرت سے یہ کہا پھر آہ پھر وگرنہ لائیو انکو پکڑ کے برادر کے الم سے تھے وہ مضطر</p>
<p>پوٹ نیل دل اور شاہ بند کیا ہمہ بھرت ہشاہ لشکر لکھن جی رستہ میں جی کو ملوں گے ملی تھی جنت وہ جو جنگی ہاں غضب کیا پوٹ کو وہاں پر ہو محو وہ نوہ زنی و نوٹ</p>	<p>کہ تھے جو جنگ میں ہشاہ لشکر دل مضطر کو بوسلین خسلر لکھن جی رستہ میں نوٹ برادر جو دیکھا حال ان و نوٹ کا تر کہ ہو تم کون کیوں آئے ہشاہ کہ پورا جنگ ہو ہو وقت تھی</p>	<p>وہ پہونچے جا کے کر ستر ہی دلاور جنگ جو تہ تیغی کھوا یہ دیکھا میں بیہوشی دلاور بھرت بھی سبک پر جا کے ناگا بھرت سے یہ کہا تم ہو ہمیں کہا اگر چھتری ہو دیو گھوڑا</p>	<p>پوٹ سے کہا وہو نہ دھو برادر خیر لینے گئے ستر کے اس پا بدن ہی چور انکا حال مضطر سے ہر دو برادر سے لکھنا آہ ہمیں سب ہی پوچھیں پاسکے دلاور لڑو کر تے ہو کیوں اتنا شور</p>
<p>یہی کہہ کر کہاں میں تیر جوڑا کہا گس نے کہا اقبال اور پوٹ روہرو کو کے گنہ گنہ لوو کس نے وہاں پر تیر مارا بڑے آفت میں میرا لشکر بھرت نے تیر چھینکا وہاں پر</p>	<p>بھرت کے سمت پھر کو کون کہ وہ کا زیر پٹ لڑ کے لشکر لیا کوہ گران کو باغ میں ہو کے کوہ گران کچ پارے پر قیامت تھی پیارے زمین اور الیکر کے کو کو آسمان پر</p>	<p>کہا نہ سنے یہاں اسے برادر بھی کہہ کر کے گس نے تیر مارا یہی چاہا سب دلو پر کرے یہ طلسماتی گیا ناوک جہاں تک بھرت جی بدو لڑے کو آ فلک سے کو بھی آیا زمین پر</p>	<p>نظر آتا ہی اسے کشت سے لشکر ہر ایک دھا کا دھڑکے آمارا سے گا کا کین جسم پر ہے یہ زمین سے تھا اندھیرا آسمان تک لوو کس نے وہاں خیر چلائے بھرت پر پھر کیا تیر خون سر</p>
<p>ہوا چکر میں خیر تھوان کو مار برادر ہر ستن باہم دگر ہیں سنار گھیرنے اسکی زبان سے رکھو جاری تم آہو کو پناہ پر آجارت لی ہوئے تیار گھیر نہ لکا کو با انواج لکا</p>	<p>اتارے سہ جوان پیادہ ہوا رہی محفوظ لوکس کے نظر میں گر اسنگ لم کوہ گران سے خبر پا کر بھرت کی شاہ ر گھیر ہوئے عازم برائے جنگ و لکیر ہوا مہر کمال شاد کا</p>	<p>بھرت جی بکھری ہو پونا خیر بھاگے ہوئے دی کہ بھرت دل تیار کو دھیرج میں لاکر خبر پا کر بھرت کی شاہ ر گھیر ہوئے عازم برائے جنگ و لکیر ہوا مہر کمال شاد کا</p>	<p>سچے تھے لشکر وہ بھاگ آئے ہوا پال لکھنا دہان پر لشبت پر سے بوسہ پر گھیر اجازت دو کہ دین جائے لشکر جمع اسد کے سب ہاہ لشکر دگر شاہان با فوج دلاور</p>

نہ سیوں و گر انکد خرد و	جو تھے سردار یا فوج نذر	برائے جنگ طفل نو بہادر	جے ہماہ شاہ داو گستر
وہ سرسار پہونچے رام پین	وہ تھے طیارہ دونوں طفل	جو وکیلی ام نے مشکل دعوت	جین سے اُنکے ظاہر تھے کمال
کہا ظاہر ہے جسم دور بین	تباہی فوجی جو سب تھیں	بلا شک جنگ میں ہو قوم دلاؤ	تمہارا ہی نہیں نیا بین
کر دظاہر مجھے کے لپس ہو	یہ سیکھے کس تم علم و ہنر ہو	لوو کس کے کہا وقت پیکار	یہاں ہی گفتگو اب اور پیکار
کہا رکھہ نہ افسے اُسے نکو د	ہمارا ہی بدن دنیا میں مہیا	برہن جن جانین نیک تن	مجھے پیکار میں اُنکے سخن ہے
کہا رکھہ بالیکہ میں سورایک	ہنر اور علم سکھائیں ہر ایک	گرو میں پرورش ہو کیا ہی	تبرک میں جنہ بھی دیا ہے
عیاں نیا میں سیتا کے پیرین	پدر کے نام سے ہم بخیر ہیں	ہوئی جیبا ام جی راہنوازی	کہا قدرت کی ہر یہ کار ساری
کمان کو دوش سے جھپٹ پٹا	ہو ارا زمانہ جو آشکارا	گئے آرام میں اُس تھ کے اندر	وے انگارے جو تھے وہاں
نو و کس کیے انگد پہر تیر	لڑے انگد بھی با ہم نیک	دو جانب سے ہوئی جوبارش تیر	لوو کس کیے سر تیر تیر
طاسی تیر ہونے جو کیے سر	زینت تافک تھے باوھر	کسی سے شعلہ آتش منور	کسی سے اتر دہا ظاہر پیکار
کسی سے اتر دہا اور شعلہ نار	جے کوئی کوئی خوش نیر	کسی سے جنگ صد ہا آشکارا	لوو کس سے ہنر کے تھا گرا
بھید و بھیک سے دہا ہر جہوئی	سحر سے اپنا دکھلا یا نیا رنگ	زمین پر تھا کہیں تھ آسمان	لوو کس سے اُنکے چکر میں آکر
لوو کس جسکھی غصہ میں لے	جو کچھ آ یا زبا پر تر تر	کیا ایک تیر جو کس دہاں سر	مرے سینہ او جہاں سپر
کئی فوج تشا چار و دیوان	لوو کس نے فتح پائی بیدار	پستہ آیا لوو کس کے جوجی کو	لیا زور لگتے ہاں تیری کو
پوٹن پر لدا یا سب زور	وہ لاسے گھ میں بہنر مارو	کیے وہ پشائش سیتا کے جسم	ہوئی حیرت سید جی کو لیدم
لے جسم سید سے بھنی کدو	ہوا پیدل خوشی میں رنج کیا	لوو کس سے ہو میں ناراض سیتا	کر کینہ مارے کیا جاگ کے جیتا
جگر میں ہوز غم میں دیدہ تر	خیال ام میں تھیں یک بھطر	اسی غم میں یہ تھیں زباں	کیسلی جو نہیں دنیا و فدا
کہا کس نے دیا تھا حکم مارو	جھوڑا اسی دم کو کو کر کر	ہوا میں جنگ جو با فوج شکر	چھوڑا لی جی ہاں سے نور اور
کئی فوج اسدم زمین اکثر	گئے جنت میں یہ درد و دہاں	وہ زندہ رہے سردار شکر	وہ تھے آرام میں ایک تھوڑا
گئے تھے رکھہ سیر باغ میں	وے ناگاہ آئے اوس زمین	کہا رکھنے نہاں تھے بھطر	لڑے کسجا ذرا دیکھیں تو چکر
رکھی ہمارا لوو کس سے سیکھ	گئے اُس زم میں الفت بنا کے	گئے رکھہ نہیں کچھ رام چندر	قدم اُنکے چھوٹے باویدہ تر
لوو کس سے بہ پیشانی	قصہ مضیہ میں سر جھکاٹے	جو تھار کھو تھ جی کا لیل دل	جو انور دئی اُنکے کردیا سات
سیما کو تھا الم تر دہا سے	یہ دیکھا میں غیاب جنت	ملطف رام سے رکھہ تھ نراو	کیا با آب جواں سب کو شیا
دہاں لشکر جگا لیکر کے نام	ہوا کر لے ہر کے نیک انجام	گئے دہاں جگ لیکر	کئی لوگس سچا اور رام چندر
جو مجھے جگ میں جا کر کے گبر	سبھا میں تھے سبھا خردا پیر	کیا اسدم رکھہ تھ تکرہ عام	کہ آئی میں یہاں سینا گونا

میرا گھونما محمد جی یہ سچ کیا ہے نہ خمار گمیر کو کچھ آفسے شکر کا قسم دلوں میں کیا اگر بیان تک کہا سیتا ہے اگر ہو پاکہ اس	کہ سیتا پارا عصمت کشان ہو اشارہ سے کیا لہجہ کن انکار یقین ل کو سیر ہو و بلا شک زمین شوق ہو و بھرا زمین تن	سنا لہجہ سے سیتا جو یہاں ہے کہا رکھیرے اسے رکھو صاف ہو قسم دینے سیتا میں کان میں ہوا اس دم جو سیتا کا بچہ تھا	ارادہ تھا کہ خود لا دین یہاں کہ تھاری ایمان اللہ کا کون ہو وحیرت میں اس امتحان میں کہ آئے دھڑلے مہر امن تھا
سیتا جی کا قسم تھا کہ زمین میں سما جائیگا			



غصبت کی کمان تیر گبہ ہوئی غصبت سی کی سکورو گیان کی یاد پر گھناتہ جی کو محبت تھی لکھن جو کو سی کی جو تھی خدیت برادر کی او کی گیان کی دل نہ کرنا دکھایا	اسٹھے جا کر زمین پر وہ کرین سیا کا غم کیا دل نے گوارا لکھنوں رکھیں کتاب حال سارا نہ تھی لیکن خبر اس نہا کی انہیں پتہ تھی اپنے انتہا کی بڑا بیگ اور دم جو ش آ یا	یہ بولے بالیکل اوسم کو گوسر سیا کا غم کیا دل نے گوارا لکھنوں رکھیں کتاب حال سارا سیا کے بن جانے سے تھے بڑے دکھا تا ہی دنیا بیک گروہ کیا یہ مشورہ دل نہ نہ مانا	یہین تک پوچھا ایسا جو ظہر چلے اس رہ کو رکھو کوکونین نہ تھا دنیا میں پر ظہر سیکو بارشا و ہرادر تھے وہ مجبور نہ اسکا ہو کوئی دنیا میں مہو کرین تقسیم ملے کا خانا
گیان آمارا چنڈر کا اور تقسیم کرنا ملک کر کو نکلو			



تہ چل سکتا ہی اسٹپ کا رھا لکھن اور تشریف پور دو دو کیا تقسیم ہو ہر ملک اسطور سوہیل انکد و پسر دیکر لوہ	ہو دنیا چارون کی کیا ٹھکانا یہ ہر تشریف اونکے نام تھے جو جو دیکھیں تھیں موافقت فی انہو ہر چاہتا ہر دو لکھن تھے مشکور	لوہ کس پور تھے شاہ اوہو پسر تھے نہ دیکر دو لکھن کے ہو سے مہاراج کشاہ اوہو پو شیریل اپ خلعت یوروز	سوہیل انکد بھر تھو جی کے تھے دو پاہ تہ کھانی سترین کے ہو اوہر نکر کو کو بھی منطور کیا دیکر کے سیکو شاہ و خوشتر
---	---	---	---

<p>ہوئے غفلت گزشتہ ہی گیسرا برادر چارتن ہ ہم جگہ تھے نما گردون دون یہ نکالیا کما جا کر کے اسے راہِ مہربان فقیری بھیس میں تشریف لے کرین گھوڑا تھوڑے دو بندو گئے تنہا فقیر اکمل مکان میں اگر آوے نہ لے قتل پاوے برس گیارہ پونچھ تین اے بسی بس گنگو! جد گر تھی کما لچھن نے کہ جیسے نہ خاطر دعا نے بد سے ہر نقصان اولاد</p>	<p>وے خد شہینچ تینوں برادر یہاں تک حال کہیر کہ سنا یا لکھن کے حال نے کیا غم دکھایا کہو گھوڑا تھوڑے خالی پہنچ کئی من اور بھی ہمراہ آئے اجازت دیجیے بہر ملاقات ہوا اقرار باہم در میان خبر سرائے کی لچھن کو جاوے مکان لا مکان تو لو گائے نہانی راز سے کس کو خبر تھی کہ مانع ہوا بھی کس برادر فقط آسین بر جان نہ ہوا</p>	<p>کئی مدت گزرا سلور چرب یہاں تک حال کہیر کہ سنا یا لکھن کے حال نے کیا غم دکھایا کیا انکار پھر نہ طور کر کے دور بان لچھن کو پاپا گئے لچھن جی پیغام لیکر کوئی آوے نہ یہاں بہر ملاقات کہا یہاں سے ہم میں ہم راہ دہان کو تہنا ہو تھاری اسی عرصہ میں ہا سار کھائے ہوئے کہ جو دھکا بد کو تیار یہی کیجئے گئے کہنے کو یہ بات</p>	<p>رہے دل خفا و غفلت پر اور بہ الفت بدل و کل ہر گز تھے ترو دو لمین ہر پاس گھبرا ہوئے غارم سفر ہر سر کے زبان نہیں پرستے یہ لکھ سنا یا اجازت دی کہ خود آوے میں کہ جب تک ہم کرین باہد گر پڑ دیا پیغام پر پانے میں آج نہیں پیغام کیا دل میں بچاری کہا کہ تھنا تھو سے ملنے کو جسائے لکھن جو اس گھری تھے لکھنا چا کہ آئے میں بھی بہر ملاقات</p>
<p>لچھن کو شہر بدر کرنا اور لچھن جی کا جواب دینا</p>			



<p>لکھن اب سو پیغام دیکر زبان پر آنکے چپا بایہ نکار کہا کہ لچھن نے لچھن مل کر نہ ہو دل میں کہ آنکھوں سے کوئی</p>	<p>فقیر اکمل ہی بولے کہ کہیر تبا چاری کیا کہیر نہ آوا نہ مانا حکم سیر اسے برادر ولی ہون ہند سے مجبور</p>	<p>ہوئی گر عہد شکنی اس میں فقیر اکمل بولے کیکے نصرت بہر زول کہا یہاں پہا یہی متا ہون اور لچھن</p>	<p>نہو کا خیال نہیں فریز میں پھر آئی ناگمان دم فضا نہ سمجھے عہد شکنی کی بات ہاں کو حکم ہے اب ہم ہو قاصر</p>
--	--	---	---

نہ لگو قتل کی جو کچھ خبر دی نہ لینا تم خبر میری نہ گھڑی گئی حیدم خبر چلے ان سکند سیجی تھے غم میں آنکھوں میں تھا وطنی سزا پا کر نے پچھن جو کچھ ہر جگہ گھبراہٹ شامی وفا دینا سب کو ہوئی ہو گئے اس وقت وہ ہر جگہ کھار ہوئے سب غم میں ویشاد خوشتر	میں نے اپنے گروں پر بال نہا ہے کتاب شہر درسی کہ پچھن جو گئے گھر سے گل لکھوں کیا حال پچھن جی کا غمناک جگر کے سوز سے ہے چشم غمناک تو جس جی لو طرح لو لگان منہ اسکی جو دو لکھن کیا نشان جنت لو سہارا لکھن کو تھی بخت انتظار کہ رکھ جو سے کب ہو ہمکناری	جلا وطنی نہ راوی باکر قتل نہا حکم براور ہو سکے غمناک ہوئیں نہ راوی باکر لکھن کی لکھوں کیا حال پچھن جی کا غمناک جگر کے سوز سے ہے چشم غمناک نہ ہی ہدم نہ ہر غمناک کوئی سمجھ کر اسیدم زار ہو کر جمع سب تو مانے وہاں پر لکھن کو تھی بخت انتظار کہ رکھ جو سے کب ہو ہمکناری	وہ میں دو لون برابر از ر گئے پچھن جی کا جان تن ہا نہ تھی زوہ کو انکے اوتن کی وہری سل جبر کی لاچار دلبر گو گھر سے نکل جان اوتن نہ ہو دنیا میں بے آزار کوئی مد وئی جہاں شہیار ہو کر تو دیکھا روپ ملی بر شمر کر کہ تھا بار زمین انکے سر پر
---	--	--	---

راہِ دنیا کی خبر سننا پچھن جی کی اور عایا ابو دھا پوری کا یوان پر جہا تاجت میں



اوپر دھر کا کلیا شاہ عالم کہ اتنے میں خبر چوخی جگر کش ہوئے غامز غر گھر بخت	کہ اتنی ہو خبر پچھن کی ہدم گئے جنت میں پچھن جو بد بخت ہوئے رباب سب حافرت	محبت دینوی گزرا نہ راوی خیال دینوی سے ہوش آیا ہر مارا کس شاہ او دھا پور	دسے الفت کا باطن میں تڑا غم وقت پچھن سے جوش آیا سویل اگلہ دولا اور دیگر پور
--	--	---	---

بھیکو جانتی و شاہ بندر محبت کر کے بھلا یا سبھو کو کسی اُسدھ بکاشت یہ بات دلیصدی بہ پنا پور دیکر دعاوی انکو عرجا ودانی رعایا جو پوری کی تھی بان پسند آیا جنت جنت من جانا ولی الفت ہوئی حبیبہ گھر لگا چندن کیا اُفت پوجن کتھامین اُنکے جو کاک بان پر پڑھے گریہ کتھا اور چوٹے گا لو و کس پور تھے شاہ اودھ لو دلا دہیل تن خوش برین تھے	پون بیٹے دیگر انگد بان پر دعا دیکر کے سکھایا سہون کو کہ پھر ہوگی دوا پرین لاجا کیا انگد کا دل شاد و خوشتر کیے رخصت سہی با کامرانی کئی خدمتیں و رام چند کیا سفور سر جو کا نہا گئے جنت میں وہ ہر نام لیکر ہوئے خوش و یو پا کر کے دین ملطف ہر گھری اسے عانی کتھارا امد سے با حاصل لو و کس نے تکیا جو بعد اُتھے	رکھی مروج ریشیت پوری کی بھیکو جنت کو لگا کی حکومت حکومت شہر پنا پور کی دیکر ہوئے دشا دلسن با رنجی کنوا رکھی من دست نہایت تھی بان سکان سے چلے سہو کمار غرض اسجا سبھی شمان کر کر ہتھ بھوج پ رگھو کر کے باوی بمان آرا کو لیس ہو کر کے سوار کتھاجے لکھی خوش بیانی کتھارا امد سے با حاصل لو و کس نے تکیا جو بعد اُتھے	رعایا دہ کر با الفت دلی تھی کلیپ بھوک ہوئی با جاہ و شہیت ہوئے خوشدل لیس با شاہ ابو حیا کی گدھی کا کر کے سوار لیے ہر سبھی شیش و برادر گئے رگھو کر کے ہمارہ سارے گئے جنت میں ہر ہر شمر کر گئے نشان کو سہو کمارے گئے جنت کو وہ عالی تھا دبار رہو دایم وہ خوش با کامرانی آئے مقصد دلی ہر دم ملیکا سرخ روٹن سے ظاہر قدرتی نور اودھ میں گویا بلبل سخن تھے
--	--	---	---

لو و کس کا مقام حجاب کے لاہور و کشور کا آباد کرنا اور چاک کرنا وہاں پر



وہ نصف اور خوات کے گھر تھے	رعیت کے وہ حق میں ڈاکر تھے	رہی کوچوں اور وہ ہر دو برادر	پدر کے بعد اپنا راج پا کر
جو تھا پنجاب میں اک شہر آباد	ہجرت کی بھی وہ ان نسل نشاد	وہاں کے مرد و زن شیریں بیا تھے	حسین خبر و ہر جا عیان تھے
وہ قصہ صنیہ شہر بدر سے	سنا تھا حال سب در پردے	یکایک انکو دلتین سمانی	کرین ہم سہر ملکہ دونوں بجا
اور وہ کاراج پسر جیکو دیکر	رعیا کو دیا و جرح بلا کر	سوشل وانگد و دیگر برادر	حد و منقسم میں تھو وہ شتر
برائے سیر نکلی جب ان سے	رہ پنجاب لی اپنے مکان سے	جو تھی اب ہوا او طعن شتر	رہی خوشحال ان ہر دو برادر
وہاں کوئے کیا آباد لاہور	کشوری کس نے ایک وہ او	جو تھے کوشش میں دونوں	کیا آباد پور و ن کو سہر
ہوا پور سے جب لاہور ہو	کشوری بھی کیا آباد بھر پور	سکان فردوس ہی جرج برین	زمین پر اس سے ہوا پور شتر
کشوری ہی گویا آباد گلشن	وہ ہی باغ ارم سے پرور	اُسی جا پر ہو دونوں برادر	ہوا وہ اسے دلشاد شتر
جمع ہڈت کے بنیید خان	بنائے اسجکہ مندر و استخان	وہ عزایت قدم اور نیک نام	ہوں اور گاہ سے یہاں نام
کئی مدت گزرا ہیشہ دست	رہی پنجاب میں باجاہ و حشمت	لو کس ایک جگہ پام ہر محل	برادر و نولفت میں اکل
اور وہ پنجاب سے رسم زمانہ	رہے الفت و تھا گاہ	جگہ بند و بندہ اور گمانہ	رہی انہاں خوش حال زمانہ
جو انکے خاندان میں چھتری	وہ اب بھی چھتری لے تھری	کٹھارا لے لکھی جان جگر سے	کہ ہو قبول کر پاکی نظر سے
تری قدرت سے یہ ہر خوشامی	گدا کو بخشے فرمانروائی	کتنے سے اب ہو امین فانی	کرین لطافت اسید فی الحال
بہار گل سے گل گل جن ہو	بکار عہد کی بلبل سخن ہو	نئی بخشش میں گو ہر کامرانی	کہ ہو دنیا میں حظ زندگانی
	کر و مقبول ہمیری سنا جات	رفع الیدم میں ہو سبکی	
	صلا میں اس کتھا کے اب دیا کر		
	بہار گل سے دے گل تازہ تر		



سری گنیش آئٹھ
است گنیش جی

سری گنیش لکھنا کھانا
است کو پڑھ کر دیکھو
لال پائے صف میں کیا کیا
بانے ہمار لال کو آسائے کام
سرمو میں پناہ پڑا اعلیٰ عالم
آشیر باد افسے میں ہے
سرمو میں ہیش دل باغ کھانا
پرست ہالیہ پہ بوجھل کا راج تھا
نارنگے نام پاری رکھ سکے لوان
اسخان میں تمام ہر ہر نے لایا
برجھا جو پاس ہر لکھ لاس پر
سرمو ہمار بیاہ میں آیا میں
بانے ہمار لال خالص ہمار ہو
سولہ راقم ہر ہر میں
چھٹی میں سر جو سے پت کی
جو و خاص تھے وہ سچا تھے
ورد زبان جو کی صوم شام
توسن بان کو صف میں تھے
راجہ نام و تر خوش و صدم
کتے میں چاکا اور دھیا پوری
تھی نہ بھڑکی رعایا جو اس جگہ
شکھی لکھی کے کیا جانی دعا
رام لکھن تہرین بھر تھ چارت

است سری دی جی
پوچھ جی دیال ہر دی دیکھا
دھیرج ہون میں حرم نظر کر لگا
است سری چتر گیت جی
نام میں چتر کو پتہ جی و
سان سیاہ شکر سیو
بھولا کر پال نام ہر شکر دیکھا
تھے راج کاج و حرم میں لکھا
سیو میں میں لکھ کے و فاکے
سرمو زمان تھی ہر ہر میں لکھا
انکار تھا قبول کیا بھر دیکھا
درتالیف کتاب
حب الوطن ہے خاطر کار و فاکے
بر لب جمن ہر گل گل آئینہ
شاگرد خوش کلام میں لکھا
شکوہ و فاکہ ہر لکھنا کھانا
ہو تھاجا خوش شش لکھی دیکھا
آرٹھ کھانا بال کا نہ
رانی جی ملی تھیں پتہ لکھا
سکھن سلف سے تھے فو تھ لکھا
بادا و تھی تو انکھ خندل لکھا
تینوں چار تھ سو خوش لکھا
سیا جھم بیاہ لکھوں رام اور لکھوں

گج گیس سے اس میں لکھا
تسے میں تھے ہر ہر لکھا
یہ تو ہی ہر لکھنا دیکھا
ریناکی رت لکھی ہر لکھا
کالیٹھ انکا ہر صف لکھا
تامہ چاغ و ورت لکھا
حبال ختم ہو و لکھا
پوچھ جی میں سے ہر لکھا
بر کی دلی پت تھی ہر لکھا
دھونہ جا ہر لکھا
سبل خوشی بیاہ لکھا
برے میں بھول نہ لکھا
تھے باب سیر لکھا
انیدم لکھی ملی خوش لکھا
چوتھارام تھا لکھا
غلطی تھ تو تھا جھم لکھا
آسا لکھی ہر لکھا
میدان میں غنچ بان لکھا
سوم خندین نام لکھی لکھا
پتہ کاتہ مقام اوہ لکھا
شکھی لکھی کو لکھا
سوم سے میں لکھی لکھا
لکھ لکھی میں لکھا

<p>لاون ڈونڈون کوں بھرا با بڈت ملے پنج کم کو دیگا تو دیگا کرل ملادین پک جی چو کھیت سینا جکے پی ی مین بد پون جو دھابی ہو کوئی گدا کرنا محو ملن پونتر کو کھیت تکلیف باکے نہت و خیر گورام پونتر لکھن ام سنگ او جھل ملن کیر رام کو ہوت جا کر بھامین نے تو اوشن رام لکھن دیکھ ہو گیان برٹا</p>	<p>پونچے جنک پوری میں دھنچک سیکھا چہرہ چن کا ہوی سی جیلا سا برسا بندہ سب لانا تمکے افشلی شوت خاکی دھاتے کھینکے کمان سیاہ کرین میں کھیت شیطان انکو جا کے سنا بکھا رام لکھن لاؤ کرین کا کے پونچے جنک پوری میں چن ناگ پورا سے دل بریا کے پھس پھس پر رام بھی ہو مہا بھو لاکر وہ دل کو وہ دم دھاتے</p>	<p>گدا جکے پی کی دی دھانک بڈت ملے پنج کم کو دیگا تھا خون کھونک بات میں اسم جنکے سے کمال راون بھی بھیر گیا دل کرتے تھے جنک بھنگ کرنا مسلح کیا ہوا میں شاک اسم جنکے جانی میں مہا منہیں تھے رام میں بھی افش رکھ کر کے ہاتھ اپنا بر جھا دیگر کو روایا تھے حق ارضا</p>
---	---	---

<p>چہرہ راجھو کو رام تھران جھنک بوتہ تھی دل سپر کھل دھنک کھنکے شک ہو جھنک ہٹ کھنکے تو لکھن ام رام لکھن کے کھنک بھائی جب چرلٹ ملن پونتر</p>	<p>نار کو کیکی جملین تھنک بن بن بھیرن وہ رام لکھن سینا جی انکو سا تھنک آؤ وہ تو لاسے لارون کر بیت پر کھنکے دل مٹا</p>	<p>راخلاف تھے حق ارضا کو جا لاکر تیر کان لے دھاکے دھنچک وہ رام لکھن کے یو غم فراق میں شاک رہتے تھے انکو دھاکے بسا تباغ مانچے رام</p>
--	---	--

<p>پھوچوین پھرنوٹ پر اورین بیور و جھنک بندہ بچن پاسا کو دھاکہ پونچے جنک پوری میں رکھ کر کے ہاتھ دوری کو وہ پونکھا کہ لکھنکے ناب لکھنکے میں جانی جو خاص</p>	<p>خند ملن کو پھنکے پھوچوین پھرنوٹ پر کھنکے تمام پھرنوٹ پر اسم اشارہ رام تھا رام دھنکے حلال نہنشی کو باندھ لاوین سباہ اجو انکا لباد</p>	<p>یو دیکھوٹک کھاو مال اندر رہو اتر تیراے کھنک رام دھنکے پھرنوٹ پر پھنکے پاس پونکھا کہ دو کھنکے سب کھا کہ دو کھنکے پھرنوٹ پر بھنکے جی تو بجاو</p>
--	---	---

نکا خبر گئی کہ نسا چرکنا ہوئے
 مارا ہو کر نہ رہا دن بری سیا
 مار پھر اچھس کا بڑا اعتماد تھا
 مارچ نے کیا وہی راویں جو کنا
 تیر تھا لگا تو گر امر گن خاک پر
 تنہا بن گیا تو ہوا جو راویں
 سیوری کے پر کھائے تھے بھوکے
 بن بن پھر تلاش میں سینا کو رام جی
 خانہ نگار صف ہو گیا لوہاں کے
 مارا ہواں ام نے سکر لوہاں سے
 اوتر دیا یہ رام نے اس وقت مال کو
 دیکھے جو نظر سے کوئی انکو بد تیر
 دنی نظر میں کو سکر لوہاں کو دین
 سکر یوراج پای لباری خبر سیا
 اس دم بلا کہ رام نے نہوت کما
 خانہ نگار صف ہو گیا خبر ملی
 پہونچیں جس وہ سند پہونچا کوئی
 بیک سبائے مثل وہ پایک سی پک
 پایا یہ سید کا بھیجک سے جگہ کی
 مارا اچھو کو کو کھل کھائی بک جا
 باندھا ہو سب مال ان بن گ
 لگا چب چرتیں کھن رام کو پک
 لائی لکھی جو رام نے لکھ کو بھیج
 یہ راویں فرج ہو رہا تھے
 راویں جگا انکھ کو کو نو وقت

آہو فلک نے جو کرمی بھر کر شکار میں
 لینے دیا نہ رام کو بھر دم سیا کے ساتھ
 راویں یہ لوہاں کی لطف عطا
 بیچھے برک رام بھی لکھن کے ساتھ
 لکھن نام کید اسم سدا
 لکنا میں کھ اٹھا ہی جا لگا
 ویسے اگھائی کھائی غیر ذالقا کے
 جاکر کھائی کھائی دے لکھ کو
 جاتا تھا کو کو کرمی پھر لوہاں
 نام لکھن کو سکر سیا بھو راں میں
 رام لکھن جگہ سیا کی لکھن
 کھائے نہ رام سنگ لکھن کو کھ

کسکندہ کا ند

مارا ہواں رام نے پایا خطا کو
 تھا در زاکاں سے شکوہ کھاکو
 دنیا میں چاہے ہوں عطا کو
 مار سے اسکیا پ نہیں جاکو
 لگا پھر پھر اور لوٹ وفا کو
 لکھن نے کو پک کے دریا جاکو
 سکر کو نکال بھر آتا جب ہوا
 وقت تر عیر رام کو لگا لکھ کو
 بھگنی انجید ہو ناری غزین
 دھیر ہو کو نہیں سنی بات رام کی
 لکھن میں جھانڈو خوش ہو کر رام کو
 لکھ کو اپنی بھیجک لکھ اور خبر

سند رکائے

پہونچیں سندہ پار کوٹ کو
 لاوی خبر سیا کی جو جا لکھ کے
 پہونچا یہ سندہ جا پوٹ ہو کر
 سندہ راویں کھائی کھائی کو
 دلی ہو سگھتا تھے برہم جاکو
 بھیجیں جانیت وانگہ دست پون
 سبے کھائی کو پون سو نہیں
 بھیجک لکھ راویں اسے سندہ کر
 سدا گیا سی پون پشت پشت دل
 لکھ کر اس دم کو بھیجک لکھ

لکنا کا ند

وشمن بنایا رام کا راویں جو ملک کو
 فرزند زن برادر کو لکھ کے ساتھ
 ہر دو طرف سے بھوکہ لکھ کو
 راویں کند جب فر لکھ کو
 وشن و لکھ تر ستان لکھ کو
 مارا ہواں رام اور لکھن نہ لکھ کو

سالار نے بھی لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 بھوکہ لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 وقت شکا بن میں بھوکہ لکھ کو
 آتا تھا رام و بھی بے انصاف کو
 دھوکہ لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 سیوری بھوکہ لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 غمراہی لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 پایا تہ جانی سے راویں کو
 بن بن ملاہ رام لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 پیارا ہوا میں شہر لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 جانا غنیمت و خیر مہیا کو
 لکھ کو کو بھوکہ لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 پاکہ لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 خرد کو کو نہ لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 لاوی خبر شاپ سیا کی وفا کو
 سکر کو او رام لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 جاوی کو کوئی جو بھوکہ لکھ کو
 کیا کیا کیا ہو کام طبع لکھ کو
 کھائے لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 دم کو بھیجک لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 لکھ کو بھوکہ لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 جانیر فتح لکھ کو بھوکہ لکھ کو
 براد کو لکھ کو بھوکہ لکھ کو

<p>لائی لکھن کے دل میں گن ان کی چہرہ چشم فلم پر آپ ہو سکتی ارجاں گھر پر یہ آواز اصرار دوزخ کالیست قوم نام سلیمان حایم وکیلا لکھن کو آکر بنائی جھوٹ پریت اٹھا کھنڈیوں آدھو سنکرے ام رام ہوسوچ بڑھو بوٹی لنگائی رام زچھن ترین در باراج کا چین غرور قادر ہو تمہی موت سلیمان لکھن کی چہرہ دو لکھن لکھن لکھن لکھن امداد خواہ ران پاتال جہنم اہرون کو چند کاویں کوں کیا اہرون کے دھین لکھن کانہدیر دربان و خاں کے دوج بہان دیو لکھن کو مارا چل کو دست پون رام و لکھن باپ کے دیون لکھن نالاگت پون نے ترپا کر لکھن خوشل ہوئی دیو لکھن لکھن منہ دوری دیو لکھن لکھن داون چہا ہوا آب جو لکھن لکھن رام و لکھن لکھن لکھن حب کام کا دل میں لکھن لکھن چھ لکھن لکھن لکھن لکھن رام و لکھن لکھن لکھن لکھن</p>	<p>قد سے مثل خاک بھی باو جی لکھن سوز جگر سے آہ لکھن لکھن بروز زبان نام لکھن لکھن دعوی و انکو مثل سیاق لکھن پریت جائی لاؤ وہ بوٹی پیا لکھن جانا ہی ہر تہی ز نسا چہا لکھن پوچھا کسا ہر حال پون لکھن آرام جان ہوئی لکھن لکھن علمی ہوشان شوکت طبع کا لکھن مارا کی لکھن میں تر قضا لکھن لنگا ہی سست کر لکھن لکھن</p>	<p>میں نہیں لکھن لکھن لکھن سکتی لکھن لکھن لکھن تنگین لکھن لکھن لکھن پیکس لکھن لکھن لکھن سوج کا ہون لکھن لکھن مارا لکھن لکھن لکھن پانی دعا پون لکھن لکھن رام و لکھن لکھن لکھن پچھن لکھن لکھن لکھن جانا لکھن لکھن لکھن پون لکھن لکھن لکھن</p>
<p>اہر ارون اور راون کی اوسنے جان اپنی تصدق و فاکر رام و لکھن لکھن لکھن باندہا ہوا لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن دیو کی کمان کفر لکھن مارا ہی دیو لکھن لکھن تہا ہر زبان پون لکھن لکھن</p>	<p>سوتھے رام و لکھن لکھن منہدین پون لکھن لکھن پانی خیر لکھن لکھن رام و لکھن لکھن لکھن رام و لکھن لکھن لکھن راون کو لکھن لکھن لکھن</p>	<p>فرزند وزن برادر کر خان راون نے جمع ہاتھ میں لی پھر قضا راون کی جان میں لکھن لکھن راون کو مار کر لکھن لکھن راون کا لکھن لکھن لکھن</p>

آج جو رام اور لکھن بھرت چترن	انکے قدم چھوئے ہیں پیر لالہ کے	ہر ایک کو عالم دیا ملک مال و زر	خوش ہو گیا ہر ایک ابو دھیا کج کاتم
جہاں کی نبی ہر رام لکھن کی دیکھ	گدی پر بیٹھ کر کے کیا جگ رام نے	اب تک بہار نام ہر کیا خوشنما کے ساتھ	چوہے نے خوبصورت صورت کیا سن

تاریخ

تھے انگریزی اٹھارہ سے اتنی	ستہ ہشتون تاریخ لکھی	کتھا بالیر سب انجام پائی	سبھا میں رام لیلہ کی سہماں
ناشی جھان لال سر رشتہ دار سب جی لکھیم پور حال سینا پور کہ دوست ولی ہیں تخلص خزان			
نسبت راہین بہار کے تاریخ تصنیف فرمائی ہے			

کیا خوب بہار نے یہ رنگیں	احداث کیا ہر باغ دینی	تاریخ یہ ہر خزان کو سوجھی	روشن ہو گیا ہر باغ دینی
تاریخ از شاہ آغا شاعر پیشال بابو خیرانی لال صاحب منہم سب جی لکھیم پور			

مخوفان ہر ایک شاعر ہر ایک	معنی بزرگ رلف زبان جسکی ہر ایک	لکھا ہر ایک صفت میں عامہ خوش	کیونکر نہ آج شاہ دینی ہر ایک
یہ وہ کتاب ہے کہ اگر اسکے بیان لکھ	ممکن نہیں کہ لکھ سکوں شمعہ زبان	لکھ سال طبع عانی خوشدل روحی	مخوف طبع عام ہر ایک راہین بہار
	جو صدق دینے پان کر اور کتاب کا	ہو عاقبت میں محکم ہونے کا	۱۸۸۵ء

خودہ باد شکوہ سنجان دقیرہ میں جو ہر شناسان صبح نفس کو کہ اندون پوئی راہین بہار طبع ناشی نولکشور صاحب
 جبکہ طبع کی دھوم مشرق سے غریب تک ہر طبع ہو کر منظور نظر خاص و عام ہوئی یہ نسخہ ایسا عمدہ ہر کہ جسکے اوصاف میں
 زبان قلم کی لال بحساب ہر کہ کتاب انتخاب اور لاجواب ہر کہ تصانیف سکے اور حکایات سوانح عمری سری سر جن مکان
 کران را چند رسوا می جی بالیکی اور تہی کرت واد بعت راہین و غیرہ نسخہ جات مستند سے مستند کیے گئے ہیں وہ انتخاب
 ہر کہ جادی مضامین مٹول سے دریا کو کوزہ میں اور ہر کو مٹھی میں بند کیا ہو کیون تو مصنف صاحب شاعر شیرین مقال
 بابو باگے بہاری لال صاحب نگر نری نولیں درجہ سوم حال پشندار ایسے ہی ہیں جنکو فن شاعری میں کمالیت حاصل ہر استعار
 خوانی محاورے تلامذہ یہ چاروں انکے درم ناخدیہ غلام ہیں ہر وقت ہر تہہ باندھے تودب پیش نظر رہتے ہیں فی البیہ شعر
 زبان مبارک سے کہنے ہیں انکی تالیف میں خامہ فرسا ہونا گویا درہ ہاں ریگستان کو انکے گلیوں پر شمار کرنا ہر بس پریم الیہ
 شہامی انکو ہر دو جہان میں نیک نام رکھے بقول شغفیکہ بہ از دست من گرا آید ہر تہہ تہہ دما ناید

خاتمہ الطبع

راہین بہار مصنف بابو باگے بہاری لال صاحب انگریزی نولیں درجہ سوم حال پشندار صاحب فرمائش مصنف محمود
 طبع ناشی نولکشور میں سماہ چند ہر شاعر بار اول طبع ہوئی

۲۲۲

۲۹۲/۵۵

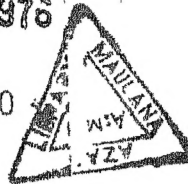
This book was taken from the Library
on the date last stamped. A fine of
1 anna will be charged for each day
the book is kept over time.

28 NOV 1973

22 OCT 1973

17 JUN 1973

26 MAY 1973



DA 31.80

29 MAY 58

A. S. S. S.

URDU STACKS



TIREU STACKS

۲۹۳۵۵

~~98A24 159~~

بہارِ لعل

Date _____ Date _____

No.

Date: 29/5/50

4/17/08 ~~TTT~~ ~~des~~

10/10/37

10

5 OFF

33

10

2014年12月15日